تالیف

حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب امرتسریؒ

تحقیق وتحشیہ

از: محمد اشرف تاجپوری
مدرس جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل-سملک

ادارۃ الصدیق، ڈابھیل گجرات
نزد جامعہ ڈابھیل، ضلع: نوساری۔ موبائل: 9913319190

وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ کُلِّ مَثَل

تصحیح وترقیم، تحقیق وتعلیق سے آراستہ طبع جدید

کتاب الصرف

تالیف:
حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب امرتسریؒ

تحقیق وتحشیہ
از: محمد اشرف تاجپوری
مدرس جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل-سملک

ناشر
ادارۃ الصدیق، ڈابھیل

مصنفؒ کی علمی دلچسپی

کتاب الصرف کے مصنف کی تالیف ’’عربی بول چال‘‘ کے دیباچہ میں ایک فقرہ ہے: ’’دوسال گذرنے کو ہیں کہ مصر، شام اور استنبول (ترکی) کا ایک طویل سفر کیا اور مصر کے دار الحکومت ’’قاہرہ‘‘ میں ایک سال سے زیادہ عرصہ تک مقیم رہا، میرے اس سفر کا اصل باعث جامعہ ازہر کی یونیورسیٹی کی زیارت اور استفادہ تھا جو ایک وقت علوم عربیہ کی ترقیات میں بغداد و قرطبہ کے ہم پلہ اور ہمارے زمانہ میں تمام اسلامی دنیا کے اہل علم کا مرکز اور مختلف مما لک کے دس ہزار مسلمان طالب علم کا وہاں مجمع تھا‘‘۔[۲؍ اکتوبر ۱۹۰۲ء]

اس فقرہ سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے شام، استنبول کے علمی سفر اور جامعہ ازہر، قاہرہ میں ایک سالہ قیام سے نحو وصرف اور ادب عربی میں ان کو خاص ذوق وشوق اور بے حد شغف رہا ہے۔

جب ہند میں فارسی زبان کا رواج کم ہونے لگا تو وقت کے تقاضے کو دیکھ کر ۱۳۱۵ھ میں کتاب الصرف اور کتاب النحو کو بزبانِ اردو تالیف کیا ہے۔

تفصیلات

نام کتاب: .... کتاب الصرف

مؤلف:....حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب امرتسریؒ

تصحیح وتعلیق:.........................محمد اشرف تاجپوری عفی عنہ

کمپیوٹر کتابت اور تزیین:..................... My self

بہ اہتمام:....جناب مفتی ابوبکر پٹنی زید مجدہ، محمد اشرف تاجپوری

طبع ثانی:.. شعبان المعظم ۱۴۴۰ھ = اپریل ۲۰۱۹ء

ناشر:.................................ادارۃ الصدیق، ڈابھیل

+91-994886188, 9913319190

PUBLISHER

IDARATUSSIDDEEQ

DABHEL, DIST:NAVSARI

GUJARAT, INDIA

+91-9904069047, 9913319190

فہرست عناوین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلاۃ و السلام علی رسولہ محمد و الہ أجمعین، أمّا بعد.

حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب امرتسریؒ کی تالیف کردہ **کتاب الصرف** کوتقریباً ۱۱۶ر سال کا عرصہ ہورہا ہے اپنے زمانۂ تالیف سے مدارس اسلامیہ میں داخل درس چلی آرہی ہے، یہ اس کی مقبولیت کی دلیل ہے۔ذالك فضل اللّٰہ یؤتیه من یشاء.

کتاب النحو کی طرح یہ کتاب بھی بحمداللہ کئی سالوں سے زیرتدریس ہے، دورانِ تدریس اس کی تصحیح و ترقیم، تحقیق وتعلیق کی اشد ضرورت کا احساس ہورہا تھا اس لیے امہات الکتب کی طرف رجوع کیا گیا، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مؤلفِ کتاب نے تالیف کتاب کے لیے فصولِ اکبری فارسی سے- جو ۱۲۶۲ھ پہلے کی تالیف ہے- اور شافیہ ابنِ حاجب سے بالخصوص استفادہ کیا ہے، کتاب النحو کی تصحیح وتحقیق کے بعد بفضل اللہ تعالیٰ کتاب الصرف پر بھی کام شروع کردیا گیا تھا مگر تکمیل میں تاخیر در تاخیر ہوتی رہی، "کل شیئ مرھون باوقاتھا"۔

کتاب النحو کے مانند اس کتاب کی بھی جامعیت اردو رسائل میں بے مثل ہے، خصوصا نسبت وتصغیر، اسماءِ مفردہ مجرد ومزید کے اوزان، جمع کے اوزان، ثلاثی مجرد کے مصادر سماعی وقیاسی اور خاصیات ابواب کے اسباق اس چھوٹی کتاب میں امتیازی شان کہی جاسکتی ہے، اس جامیعت کے باوجود اس کی تنقیح وتصحیح کے حوالہ سے بے اعتنائی برتی جاتی رہی، اور قدیم طرزِ کتابت وطباعت کی وجہ سے افادہ واستفادہ متاثر ہوتا معلوم ہونے لگا، اگرچہ چند سالوں سے کمپیوٹر کتابت وکمپوزنگ سے اس کی طباعت ہوئی ہے مگر خاطرخواہ نظرثانی نہ ہونے سے مزید اغلاط درآئیں ہیں، اور فنی خلجان کا بھی باعث ہونے لگا۔

زیرنظر تصحیح شدہ ایڈیشن میں جہاں ان اغلاط کی تصحیح کا اہتمام کیا گیا ہے مزید مفید بنانے کے لیے علاماتِ ترقیم کے ساتھ فن کی امہات الکتب سے مراجعت کرکے تحقیق وتنقیح کرتے ہوئے فنی تسامحات و خلجان کے دور کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، اور لائق افادہ واستفادہ بنانے واسطے باحوالہ تعلیق وتحشیہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

اَلإِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطأِ وَالنِّسْیَان کے بموجب میری اس سعی میں فروگذاشت ہونے کا مجھے اعتراف ہے،توجہ دلانے پر قارئین کا پیشگی ممنون ومشکور ہوں۔ إن کان صواباً فمن اللّٰہ، وإن کان خطأً فمن تلقاءِ نفسي، و ما أبرء نفسي، وما توفیقي إلا باللّٰہ و لہ الحمد أولًا و آخرًا، و صلّی اللّٰہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و علی الہ واصحابہ أجمعین.

محمد اشرف بن اکبر تاجپوری عفی عنہ، رجب ۱۴٤٠ھ = اپریل ۲۰۱۹ء

دیباچہ طبع اول، (از:مصنف)

اس کتاب کی ترتیب میں مفصلۂ ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے:

۱- ہر مضمون کے حصے کر کے اس کے سبق مقرر کیے گئے ہیں، گردانوں کو جدول کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے اور پھر صیغوں کی ایسی تشریح کی گئی ہے کہ بآسانی شناخت ہو سکیں، ہر سبق کے خاتمے پر امثلہ اور سوالات امتحانی درج ہیں۔

۲- افعال و اسماء مشتقہ کے قواعد لکھنے میں مجرد و مزید فیہ کو بالکل علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے تاکہ مبتدی کے حق میں خلط مبحث نہ ہو۔

۳- اسماء مشتقہ اور افعال کی بحث میں اس امر کو اسلوب خالص کے ساتھ بیان کیا ہے کہ یہ تمام الفاظ مادۂ مجرد میں تھوڑی تھوڑی تبدیلی کے بعد کس طرح مزید فیہ بن جاتے ہیں معلوم ہوں۔

۴- اجوف اور ناقص کی بحثوں میں ہر جگہ پوری گردان درج ہوئی ہے اور جو صفحہ کے تین کالم ہو کر پہلے میں گردان دوسرے میں تعلیل اور تیسرے میں ضابطۂ تعلیل لکھا گیا ہے اور جو شرائط مانع تعلیل ہیں ان کو بطور نوٹ کے علیحدہ دکھلایا ہے، ہفت اقسام کی ہر بحث کے خاتمہ پر بتا گیا ہے کہ ان سے مزید فیہ کے ابواب کس طرح آتے ہیں اور ان کی تعلیل کا کیا ضابطہ ہے۔

۵- خواص ابواب کو خاص کر جدول کے ذریعہ تحریر کیا ہے اور ابواب مشترک المعانی کے خواص کو یکجا لکھا گیا ہے، فرق' استعمال ساتھ ساتھ بیان ہوتا گیا ہے اور ہر موقع پر کہیں حاشیہ کے ذریعہ وہ اصول بتائے ہیں جو خواص الابواب کے سمجھنے میں سہولت کا باعث ہوں۔ (اس میں ترمیم کی گئی ہے، اشرف)

۶- ایک قسم کے بحثوں کے خاتمے پر ایک ایک صفحہ سوالات کا دیا گیا ہے اور اس میں سات' سات، آٹھ' آٹھ فقرے عربی زبان کے ایسے تحریر کیے ہیں جن میں مذکورہ بالا بحثوں کے صیغے پہچاننے میں پوری مہارت اور عربی زبان کی ابتدائی واقفیت پیدا کرنے میں ایک گونہ بصیرت حاصل ہو، یہ فقرے قرآن مجید سے منتخب کیے گئے ہیں، اور عام اخلاقی مسائل پر شامل ہیں جن سے ہر مذہب و ملت کا آدمی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اخیر کتاب میں ایک ضمیمہ شامل کیا گیا ہے جس میں معرفہ ونکرہ کے اقسام اور حروف کی بحث یورپین مصنفین کی پابندی سے درج کی گئی ہے۔ خداوند تعالی کے فضل و کرم سے امید کہ یہ رسالہ طلبائے مدارس اور خاص کر ان شائقین کے واسطے مفید ہوگا جن کے ہاتھ سے زمانے کی رفتار نے مدرسے کی بنچوں یا درسگاہ کی صفوں پر نشست و برخاست کا اختیار چھین لیا ہے۔

خاتمے پر پنجاب کی ان نامی گرامی ادیب عالموں کی عنایت کا دلی شکریہ کرنا واجب معلوم ہوتا ہے

جنہوں نے اپنا قیمتی وقت کتاب الصرف کے بعض مقامات کے ملاحظہ میں صرف کر کے ایسے مفید مشورے دیے ہیں جن سے اب یہ کتاب ہر اہل علم کی نظر سے گذرنے کے لائق ہوگئی ہے: (۱) جناب حکیم مولوی نور الدین صاحب، سابق طبیب سرکار، جموو کشمیر۔ (۲) جناب مولوی مراد علی صاحب، پنشن یافتہ سر رشتہ تعلیم پنجاب۔ (۳) جناب مولوی خلیفہ حمید الدین صاحب، فیلو پنجاب یونیورسیٹی۔ (۴) جناب مولوی قاضی ظفر الدین صاحب، مدرس عربی اورنٹیل کالیج لاہور۔

الراقم: خاکسار عبد الرحمٰن ولدِ مولوی حافظ عمر الدین صاحب، ہوشیار پوری، امرتسر۔ ۲۴/دسمبر ۱۹۰۵ء
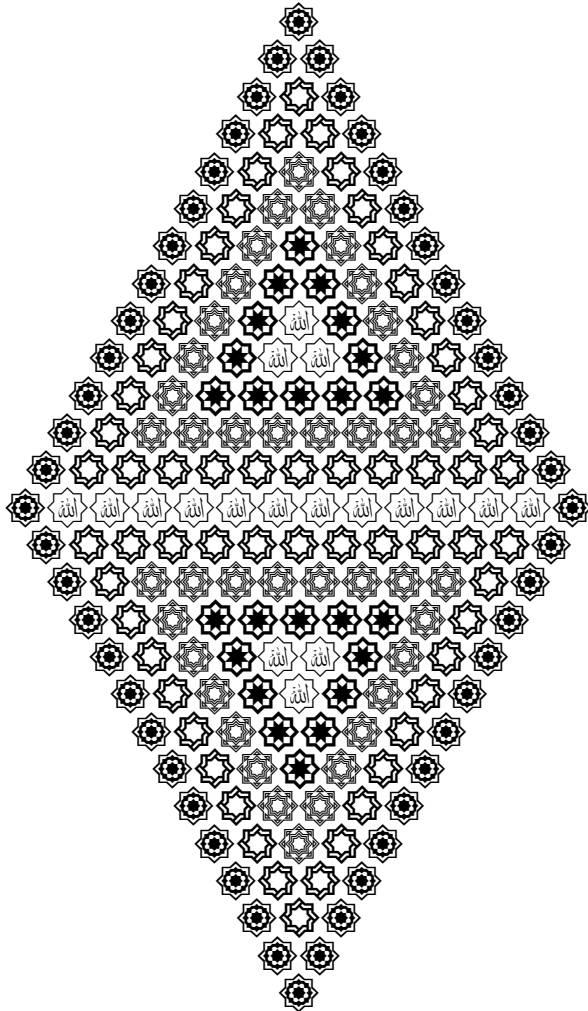
علمِ صرف اور علمِ اشتقاق کا مختصر تعارف

تدوینِ علوم کے ابتدائی دور میں علمِ صرف اور علمِ اشتقاق فنِ نحو ہی کا ایک حصّہ شمار کیے جاتے تھے، بعد میں ’’ فنِ صرف‘‘ کے نام کے مستقل شمار کیا جانے لگا، یہ دونوں بھی دراصل الگ الگ فن ہیں، لیکن عامّۃً مصنفین دونوں کو ایک ہی کتاب میں بیان کرتے ہیں اس لیے دونوں کے ایک ہی فن ہونے کا وہم ہوتا ہے، اسی توہم کی وجہ سے بعض مؤلفین نے ’’صرف‘‘ کی وہ تعریف بیان کی ہے جو درحقیقت ’’اشتقاق‘‘ کی ہے، اور دونوں فن پڑھنے کے باوجود اکثر طلبا حقیقتِ حال سے ناواقف ہوتے ہیں، بایں سبب چند سطروں میں اس کا تعارف ذکر کیا گیا ہے۔

علم اشتقاق:هو علم بتحويل الأصل الواحد إلى أمثلة مختلفة لمعان مقصودة.

یعنی جس میں ایک کلمہ سے چند مختلف صیغے بنانے کا طریقہ معلوم ہو جو مادّہ (حروفِ اصلیہ) میں متحد ہوں اور صورت و معنی میں مختلف ہوں۔

موضوع: کلماتِ مفرہ؛ مادّہ میں اصلی اور زائد حروف ہونے کے اعتبار سے۔

غرض و غایت: مشتق و مشتق منہ کی صحیح شناخت ہو جائے اور مشتق ہونے کلمات و صیغوں کا صحیح تلفظ اور صحیح معنی معلوم ہوں۔

علمِ صرف:هو علم يبحث فيه عن الأعراض الذاتية لمفرادت كلام العرب من حيث صورها و هيئتها كالإعلال و الإدغام.

جس میں کلمات مفردہ کے عوارضِ ذاتیہ یعنی صورت و ہیئت کے اعتبار سے بحث کی جائے، مثلاً تعلیل و تخفیف اور ادغام وغیرہ۔

موضوع: کلماتِ مفردہ تعلیل و تخفیف اور ادغام کے اعتبار سے۔

غرض و غایت: تعلیل و تخفیف اور ادغام شدہ صیغوں کی شناخت میں خطا سے حفاظت ہو جائے اور معنی و مفہوم میں غلطی لازم نہ آئے۔

تنبیہ:

علمِ نحو کا موضوع بھی کلمہ ہے مگر ترکیبِ کلام میں واقع ہونے کے اعتبار سے۔

علمِ صرف کا موضوع بھی کلماتِ مفردہ ہیں مگر صورت و ہیئت کے اعتبار سے۔

علمِ لغت کا موضوع بھی کلماتِ مفردہ ہیں مگر معنیٔ وضعی و غیر وضعی ہونے کے اعتبار سے۔

[ماخوذ: علم الصیغہ اردو]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبق: ۱

صرف کی تعریف : صرف وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اوران میں تغیر کرنے کا طریق بیان کیا جائے۔

فائدہ: اس علم کا یہ ہے کہ انسان صحت اور دورستگی کے ساتھ کلمات کا تلفظ کر سکے۔

کلمے کی تعرف و تقسیم: جو لفظ بامعنی اور مفرد ہو اس کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل، حرف۔

اسم : وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنے معنی بتائے اور ماضی، مستقبل وحال میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جاے، جیسے: رَجُلٌ (مرد)، حِمارٌ (گدھا)۔

فعل : وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنی بتائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جاے، جیسے: ضَرَبَ (اس نے مارا)، یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا)۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر نہ سمجھے جائیں، جیسے: مِنْ (سے)، اِلٰی (تک)۔

اسم، فعل اور حرف: تینوں کی مثال اکٹھی یوں بیان کی جاسکتی ہے، اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ (میں اللہ پر ایمان لایا)؛ اس میں " اٰمَنْتُ " فعل، " ب "حرف اور لفظ " اَللّٰہ "اسم ہے۔

"فعل"، میں تغیر کثرت سے واقع ہوتا ہے، " اسم"میں اس سے کم تر اور "حرف" میں بالکل نہیں، چونکہ علم صرف میں تغیرات سے بحث ہوتی ہے اس واسطے سب سے پہلے " فعل" کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

فعل کی بحث

فعل کی تین قسمیں ہیں: ماضی، مضارع، امر۔

ماضی: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا زمانہ گشتہ میں واقع ہونا سمجھا جائے،

جیسے: کَتَبَ (اس نے لکھا)۔

مضارع: وہ فعل ہے جس سے کام کا کبھی تو زمانۂ حال میں اور کبھی زمانۂ آئندہ میں ہونا پایا جائے، جیسے: یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا)۔[۱]

امر: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے، جیسے: اُکْتُبْ (تو لکھ)۔

تنبیہ: بعض صرفیوں نے فعل کی چار قسم لکھی ہیں اور چوتھی قسم "**نھی**" کو قرار دیا ہے؛ یعنی وہ فعل جس سے کسی کام کرنے سے روکا جائے، جیسے: لَا تَکْتُبْ (تو مت لکھ)، مگر حقیقت میں یہ قسم فعل مضارع میں داخل ہے۔

لازم و متعدی: جو فعل صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے اُس کو **لازم** کہتے ہیں، جیسے: ذَھَبَ زَیْدٌ (زید گیا)، اور جس کو فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو اس کو **متعدی** کہتے ہیں، جیسے: شَرِبَ زَیْدٌ مَاءً ا (زید نے پانی پیا)۔[۲]

معروف و مجہول: اگر فعل کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو تو اُس کو **معروف** کہیں گے، جیسے: خَلَقَ اللّٰہُ (اللہ نے پیدا کیا)، یَخْلُقُ اللّٰہُ (اللہ پیدا کرتا ہے یا کرے گا) اور اگر مفعول کی طرف ہو تو **مجہول** کہلائے گا، جیسے: فُتِحَ الْبَابُ (دروازہ کھولا گیا)، یُفْتَحُ الْبَابُ (دروازہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا)۔

مثبت و منفی: اگر ماضی اور مضارع کے پہلے حرفِ نفی نہ ہو تو اس کو **مثبت** کہیں گے، جیسے: خَلَقَ وَیَخْلُقُ ورنہ **منفی**، جیسے: مَا خَلَقَ وَلَا یَخْلُقُ۔

❁

---

[۱] فعل مضارع کی وضع میں زمانہ کے متعلق تین قول ہیں: ۱- حال و استقبال دونوں میں مشترک وضع ہوا ہے، ۲- مستقبل میں حقیقت اور حال میں مجازی طور استعمال کے لیے وضع ہوا ہے، ۳- نمبر دو کا برعکس۔ [نوادر الوصول: ۱۳]

[۲] فعل متعدی: وہ فعل جس میں فعل لغوی (کام) یا اس کا اثر فاعل (کام کرنے والے) سے تجاوز کر کے مفعول تک پہنچے۔ فعل لازم: وہ فعل جو فاعل سے تجاوز نہ کرے۔ [زنجانی: ۶، ۷، علم الصیغہ]

سبق :۲

ماضی کا بیان

فعل کے جتنے صیغے اردو، فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں؛ عربی زبان میں ان کی بہ نسبت چند صیغے زائد ہیں، اس زیادت کی وجہ یہ ہے کہ [" فاعل"کی مختلف حالتیں ہیں جن کے سبب سے فعل کے صیغوں میں تبدیلیاں ہوتی ہیں، مثلا:]

فاعل تین حالتوں سے خالی نہیں ہوسکتا: " متکلم" ہوگا یا "مخاطب" یا "غائب"، پھر اُن میں سے ہر ایک "مذکر" ہوگا یا "مؤنث"، اور ہر حالت میں اس کا " واحد، تثنیہ یا جمع " ہونا بھی ضروری ہے، پس اس لحاظ سے فاعل کی اٹھارہ قسمیں ہوئیں، جس کے مطابق فعل میں بھی اٹھارہ صیغے حسبِ ذیل ہونے ضروری تھے:

۳/ صیغے مذکر متکلم کے لیے	۳/صیغے مؤنت متکلم کے لیے
۳/صیغے مذکر مخاطب کے لیے	۳/صیغے مؤنث مخاطب کے لیے
۳/صیغے مذکر غائب کے لیے	۳/صیغے مؤنث غائب کے لیے

مگر عربوں کے استعمال میں بعض صیغے مشترک آئے ہیں، چنانچہ متکلم کے چھ صیغوں کی بجائے دو صیغے مستعمل ہیں۔ [ان کی تفصیل گردان سے معلوم ہوگی]

××× **نوٹ**: سہولتِ تعلیم کے خیال سے فعل کی گردان غائب کے صیغوں شروع کی گئی ہے۔

بحث اثبات فعل ماضی معروف

گردن	معنی	صیغہ
فَعَلَ	کیا اُس ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں	واحد مذکر غائب
فَعَلَا	کیا اُن دو مردوں نے زمانہ گزشتہ میں	تثنیہ مذکر غائب
فَعَلُوْا	کیا اُن سب مردوں نے زمانہ گزشتہ میں	جمع مذکر غائب
فَعَلَتْ	کیا اُس ایک عورت نے زمانہ گزشتہ میں	واحد مؤنث غائب
فَعَلَتَا	کیا اُن دو عورتوں نے زمانہ گزشتہ میں	تثنیہ مؤنث غائب
فَعَلْنَ	کیا اُن سب عورتوں نے زمانہ گزشتہ میں	جمع مؤنث غائب

فَعَلْتَ	کیا تو ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں	واحد مذکر حاضر
فَعَلْتُمَا	کیا تم دو مردوں نے زمانہ گزشتہ میں	تثنیہ مذکر حاضر
فَعَلْتُمْ	کیا تم سب مردوں نے زمانہ گزشتہ میں	جمع مذکر حاضر
فَعَلْتِ	کیا تو ایک عورت نے زمانہ گزشتہ میں	واحد مؤنث حاضر
فَعَلْتُمَا	کیا تم دو عورتوں نے زمانہ گزشتہ میں	تثنیہ مؤنث حاضر
فَعَلْتُنَّ	کیا تم سب عورتوں نے زمانہ گزشتہ میں	جمع مؤنث حاضر
فَعَلْتُ	کیا میں ایک مرد یا عورت نے	واحد مذکر و مؤنث متکلم
فَعَلْنَا	کیا ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے	تثنیہ و جمع، مذکر و مؤنث متکلم

سبق: ۳
صیغوں کی شناخت اور علامتیں

فَعَلَ	سب علامتوں سے خالی، صغیہ واحد مذکر ہے۔
فَعَلاَ	میں " ا " علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلُوْا	میں " و " علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلَتْ	میں " تْ ساکن " علامت تانیث فاعل ہے۔
فَعَلَتَا	میں " ت " علامت تانیث اور " ا " علامت تثنیہ ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلْنَ	میں " نَ مفتوح " علامت جمع مؤنث غائب اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلْتَ	میں " تَ مفتوح " علامت واحد مذکر مخاطب اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلْتُمَا	میں " تُمَا " علامت تثنیہ مذکر مخاطب اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلْتُمْ	میں " تُمْ " علامت جمع مذکر مخاطب اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلْتِ	میں " تِ مکسور " علامت واحد مونث مخاطب اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلْتُمَا	میں " تُمَا " علامت تثنیہ مؤنث مخاطب اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلْتُنَّ	میں " تُنَّ " علامت جمع مؤنث مخاطب اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلْتُ	میں " تُ مضموم " علامتِ واحد متکلم اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلْنَا	میں " نَا " علامت متکلم مع الغیر اور ضمیر فاعل ہے۔

فائدہ: فَعَلَ اور فَعَلَتْ کا فاعل کبھی ان کے بعد مذکور ہوتا ہے، جیسے: فَعَلَ زَیْدٌ، فَعَلَتْ هِنْدٌ اور کبھی پوشیدہ، جیسے: زَیْدٌ فَعَلَ؛ أَیْ: هُوَ ، هِنْدٌ فَعَلَتْ؛ أَیْ: هِیَ۔

فائدہ: ماضی کا دوسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے، جیسے: "فَعَلَ" اور کبھی مکسور، جیسے: "فَعِلَ" اور کبھی مضموم، جیسے: "فَعُلَ"۔

سبق ۷: [اَمْثِلَۂ مشتقّہ]

امثلۂ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں، ان کو غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو۔

فَعَلَ کی مثالیں		فَعِلَ کی مثالیں		فَعُلَ کی مثالیں	
فَتَحَ	اُس نے کھولا	شَرِبَ	اُس نے پیا	بَعُدَ	وہ دور ہوا
دَخَلَ	وہ اندر آیا	لَبِسَ	اُس نے پہنا	قَرُبَ	وہ نزدیک ہوا
جَلَسَ	وہ بیٹھا	سَمِعَ	اُس نے سُنا	كَثُرَ	وہ زیادہ ہوا
أَكَلَ	اس نے کھایا	عَمِلَ	اُس نے کیا	كَرُمَ	وہ بزرگ ہوا
غَسَلَ	اُس نے دھویا	جَهِلَ	اُس نے نہ جانا	شَرُفَ	وہ شریف ہوا
ذَهَبَ	وہ گیا	شَهِدَ	اُس نے گواہی دی	حَسُنَ	وہ خوبصورت ہوا
ضَرَبَ	اُس نے مارا	فَهِمَ	اُس نے سمجھا	كَبُرَ	وہ بزرگ ہوا
نَصَرَ	اُس نے مدد کی	حَسِبَ	اُس نے گمان کیا	ضَعُفَ	وہ کمزور ہوا

سوالات

(۱) جَلَسْتَ، دَخَلْتُما، أَكَلْنَا، شَرِبْنا کیا کیا صیغے ہیں؟ اور ان کے معنی کیا ہیں؟۔

(۲) سَمِعْتَ، سَمِعْتِ، سَمِعْتُ؛ تغیر حرکاتِ "ت" سے کیا فرق پیدا ہوا؟۔

(۳) كَثُرُوْا، كَثُرْنَ، كَثُرْتُنَّ میں واحد پر کیا کیا تبدیلی ہوئی۔

(۴) ضَرَبَ سے واحد مذکر مخاطب، سَمِعَ سے تثنیہ مؤنث غائب، كَرُمَ سے تثنیہ

متکلم کیا ہوگا۔

(۵)عربی میں ترجمہ کرو۔

اس عورت نے گواہی دی، میں نے سُنا، وہ مرد بزرگ ہوا، تم سب نے کھایا۔

سبق : ۵

ماضی مجہُول کا بیان:

ق: ماضی مجہول ماضی معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو زیر دی جائے اور تیسرا حرف اپنی حالت پر رہے گا، جیسے: فُعِلَ (وہ کیا گیا) گردان یوں ہوگی۔

بحث اثبات ماضی مجہول

قسم فاعل	جمع	تثنیہ	واحد
مذکر غائب	فُعِلُوْا	فُعِلَا	فُعِلَ
مؤنث غائب	فُعِلْنَ	فُعِلَتَا	فُعِلَتْ
مذکر مخاطب	فُعِلْتُمْ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتَ
مؤنث مخاطب	فُعِلْتُنَّ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتِ
مذکر ومؤنث متکلم	فُعِلْنَا	.....	فُعِلْتُ

فائدہ-۱: ماضی معروف کے دوسرے حرف کو فتحہ، کسرہ اور ضمہّ تینوں حرکتیں آتی تھیں مگر مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ مکسور ہوتا ہے، پس مجہول میں یوں کہیں گے: فُتِحَ (وہ کھولا گیا)، ضُرِبَ (وہ مارا گیا)، سُمِعَ (وہ سنا گیا)، عُلِمَ (وہ جانا گیا)۔یہی حال باقی متعدی فعلوں کا ہے۔

فائدہ-۲: جو افعال لازم ہیں ان سے فعل مجہول نہیں بنتا، جیسے: جَلَسَ، خَرَجَ، کَرُمَ، بَعُدَ وغیرہ۔

مَا و لاَ کا استعمال: یہ دونوں حرف ماضی پر داخل ہوکر نفی کے معنی پیدا کرتے ہیں۔مگر اس سے لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی،فرق دونوں کے استعمال میں صرف اس قدر ہے کہ " مَا " تنہا آتا ہے، جیسے:مَا فَعَلَ (اس نے نہیں کیا)اور" لاَ " کے واسطے مکرر آنا لازم ہے[۱]، جیسے:لاَصَدَّقَ وَ لاَصَلّٰی (نہ اس نے تصدیق کی نہ نماز پڑھی)۔

❁

سبق : 6

مضارع کابیان

مضارع بنانے کا قاعدہ: مضارع ماضی سے بنتا ہے،اس کے بنانے کا طریق یہ ہے:

❁ ماضی کے شروع میں " ا ، ت، ي، ن " میں سے ایک حرف اس طرح لگایا جاتا ہے:**ي**: چار صیغوں کے پہلے آتی ہے، ۳/:مذکر غائب اور ایک:جمع مؤنث غائب۔ **ت**: آٹھ صیغوں کے پہلے آتی ہے،۲/:واحد وتثنیہ مؤنث غائب اور ۶ /:مذکر ومؤنث مخاطب۔ **ا(الف)**: ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی واحد متکلم۔ **ن**: ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی متکلّم مع الغیر ۔

❁ مضارع کا حرف آخر پانچ جگہ مرفوع ہوتا ہے:واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب،واحد مذکر مخاطب،واحد متکلم اور متکلم مع الغیر ۔

❁ چار تثنیوں کے آخر میں نون مکسورہ اور تین جگہ:جمع مذکر غائب ومخاطب اور واحد مؤنث حاضر میں "**ن**"مفتوح زیادہ کیا جاتا ہے،اس کو"**نون اعرابی**"کہا جاتا ہے۔

❁ جمع مؤنث غائب ومخاطب کے آخر میں بھی دو جگہ "**ن**" مفتوح آتا ہے مگر اس کو"**نونِ ضمیر**"کہتے ہیں، یہ ضمیر فاعل ہے،اور کبھی ساقط نہیں ہوتا۔

تنبیہ: ان چودہ صیغوں میں سے چار صیغے: **تفعلُ، تفعلان، أفعلُ** اور

---

[۱] یعنی دو مناسب فعلوں کے ساتھ، جیسے: لاَ كَتَبَ وَ لاَ قَرَءَ (نہ اس نے لکھا، نہ پڑھا)۔

نفعلُ؛ مشترک استعمال ہوتے ہیں، چنانچہ اس کی تفصیل گردان سے معلوم ہوگی۔

بحث اثبات فعل مضارع معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ
یَفْعَلُ	کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد یا اب یا آئندہ	واحد مذکر غائب
یَفْعَلَانِ	کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد // //	تثنیہ مذکر غائب
یَفْعَلُوْنَ	کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد // //	جمع مذکر غائب
تَفْعَلُ [1]	کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت // //	واحد مؤنث غائب
تَفْعَلَانِ [2]	کرتی ہیں یا کرے گی وہ دو عورتیں // //	تثنیہ مؤنث غائب
یَفْعَلْنَ	کرتی ہیں یا کرے گی وہ سب عورتیں // //	جمع مؤنث غائب
تَفْعَلُ	کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد // //	واحد مذکر حاضر
تَفْعَلَانِ	کرتے ہو یا کروں گے تم دو مرد // //	تثنیہ مذکر حاضر
تَفْعَلُوْنَ	کرتے ہو یا کروں گے تم سب مرد // //	جمع مذکر حاضر
تَفْعَلِیْنَ	کرتی ہے یا کرے گی تو ایک عورت // //	واحد مؤنث حاضر
تَفْعَلَانِ	کرتی ہے یا کروں گی تم دو عورتیں // //	تثنیہ مؤنث حاضر
تَفْعَلْنَ	کرتی ہو یا کروں گی تم سب عورتیں // //	جمع مؤنث حاضر
أَفْعَلُ [3]	کرتا ہوں یا کروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت //	واحد مذکر و مؤنث متکلم
نَفْعَلُ [4]	کرتے ہیں یا کریں گے ہم دو مرد یا ہم دو عورتیں یا ہم سب مرد یا سب عورتیں // //	تثنیہ و جمع، مذکر و مؤنث متکلم

[1] تَفْعَلُ : یہ صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر مخاطب میں مشترک ہے۔

[2] تَفْعَلَانِ : یہ صیغہ تثنیہ مؤنث غائب اور تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے۔

[3] أَفْعَلُ : یہ صیغہ مذکر و مؤنث واحد متکلم میں مشترک ہے۔

[4] نَفْعَلُ : یہ صیغہ تثنیہ و جمع اور مذکر و مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔

سبق: ۷

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

يَفْعَلُ	میں "ي" حرف مضارع اور علامتِ غائب ہے۔
يَفْعَلاَنِ	میں "ي" حرف مضارع اور علامتِ غائب ہے اور "ا" علامتِ تثنیہ اور ضمیر فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
يَفْعَلُوْنَ	میں "ي" حرف مضارع اور علامتِ غائب ہے اور "و" علامتِ جمع مذکر اور ضمیر فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
تَفْعَلُ	میں "ت" حرف مضارع اور علامتِ غائب ہے۔
تَفْعَلاَنِ	میں "ت" حرف مضارع اور علامتِ غائب اور "ا" علامتِ تثنیہ مؤنث اور ضمیر فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
يَفْعَلْنَ	میں "ي" حرف مضارع اور علامتِ غائب اور "ن" ضمیر جمع مؤنث فاعل ہے۔
تَفْعَلُ	میں "ت" حرف مضارع اور علامتِ خطاب ہے۔
تَفْعَلاَنِ	میں "ت" حرف مضارع اور علامتِ مخاطب ہے اور "ا" علامتِ تثنیہ اور ضمیر فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
تَفْعَلُوْنَ	میں "ت" حرف مضارع اور علامتِ مخاطب اور "و" علامتِ جمع مذکر اور ضمیر فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
تَفْعَلِيْنَ	میں "ت" حرف مضارع اور علامتِ مخاطب ہے اور "ي" علامتِ واحد مؤنث حاضر اور ضمیر
...	فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
تَفْعَلاَنِ	میں "ت" حرف مضارع اور علامتِ مخاطب اور "ا" علامتِ تثنیہ اور ضمیر فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
تَفْعَلْنَ	میں "ت" حرف مضارع اور علامتِ خطاب اور "ن" ضمیر جمع مؤنث فاعل ہے۔
أَفْعَلُ	میں "الف" حرف مضارع اور علامتِ واحد متکلّم ہے۔
نَفْعَلُ	میں "ن" حرف مضارع اور علامتِ متکلم مع الغیر ہے۔

سبق: ۸

امثلۂ مشقیہ

مضارع کا تیسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے: يَفْعَلُ اور کبھی مکسور، جیسے: يَفْعِلُ اور کبھی مضموم، جیسے: يَفْعُلُ۔

امثلۂ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں۔ ان کو خوب غور سے

پڑھو اور ہر ایک کی گردن کرو۔

یَفْعَلُ کی مثالیں		یَفْعِلُ کی مثالیں	
یَذْهَبُ	وہ جاتا ہے یا جائے گا	یَجْلِسُ	وہ بیٹھتا ہے یا بیٹھے گا
یَفْتَحُ	وہ کھولتا ہے یا کھولے گا	یَحْسِبُ	وہ گمان کرتا ہے یا کرے گا
یَشْرَبُ	وہ پیتا ہے پیئے گا	یَضْرِبُ	وہ مارتا ہے یا مارے گا
یَسْمَعُ	وہ سنتا ہے یا سُنے گا	یَکْسِبُ	وہ کماتا ہے یا کمائے گا

❁

یَفْعُلُ کی مثالیں			
یَدْخُلُ	وہ داخل ہوتا ہے یا داخل ہوگا	یَنْصُرُ	وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا
یَأْکُلُ	وہ کھاتا ہے یا کھائے گا	یَکْرُمُ	وہ بزرگ ہوتا ہے یا ہوگا

سوالات

(۱) یَجْلِسُوْنِ، تَدْخُلُوْنَ، تَأْکُلِیْنَ، یَشْرَبْن کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟۔

(۲) تَفْتَحَانِ کیا صیغے ہوسکتا ہے؟

(۳) یَضْرِبْنَ، تَضْرِبِیْنَ، أَضْرِبُ کیا کیا صیغے ہیں؟

(۴) ضَرَبَ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اور سَمِعَ سے واحد مذکر حاضر کیا آئے گا؟۔

(۵) عربی میں ترجمہ کرو: تم پیتے ہو، میں کھاؤں گا، وہ دو جاتی ہیں، ہم سب مار رہے ہیں، تو سنتی ہے۔

سبق: ۹

مضارع مجہول کا بیان

مضارع مجہول مضارع معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ علامت مضارع کو ضمہ اور عین کلمہ کو فتحہ دو اور لام کلمہ اپنی حالت پر رہے گا جیسے: یَفْعَلُ سے یُفْعَلُ (وہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا)۔ گردان یوں آئے گی۔

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	قسم فاعل
یُفْعَلُ	یُفْعَلَانِ	یُفْعَلُوْنَ	**مذکر غائب**
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	یُفْعَلْنَ	**مؤنث غائب**
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُوْنَ	**مذکر مخاطب**
تُفْعَلِیْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ	**مؤنث مخاطب**
اُفْعَلُ	.....	نُفْعَلُ	**مذکر و مؤنث متکلم**

فائدہ: مضارع معروف کے تیسرے حرف پر فتحہ، کسرہ، ضمّہ تینوں حرکتیں آتی تھیں مگر مضارع مجہول کا تیسرا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے پس مجہول میں یوں کہا جائیگا: یُفْتَحُ (وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا)، یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا)، یُسْمَعُ (وہ سُنا جاتا ہے یا سُنا جائے گا)، یُعْلَمُ (وہ جانا جاتا ہے یا جانا جائے گا)۔

مَا و لَا کا استعمال: مضارع پر جب حرف نفی "لَا یا مَا" زیادہ کیا جاتا ہے تو مثبت سے منفی بن جاتا ہے، مگر لفظوں میں اس سے کچھ تغیر نہیں ہوتا، جیسے: لَا یَفْعَلُ، مَا یَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا) لَا یُفْعَلُ، مَا یُفْعَلُ (وہ نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا)۔

سبق: ۱۰

فعل ماضی کے اقسام

عربی صَرف کی کتابوں میں ایک ہی قسم کی ماضی لکھی ہے، جو ماضی مطلق کے معنی دیتی ہے۔لیکن اگر ماضی کے دیگراقسام بنانا چاہوتو قواعد ذیل کے مطابق بنیں گے۔

ماضی قریب: جب ماضی مطلق پر" قَدْ "داخل ہوتو ماضی قریب بنتی ہے، جیسے:

قَدْضَرَبَ (اس نے ماراہے)، .... قَدْضَرَبْتُ(میں نے ماراہے)۔

اس ماضی کی گردان کرنے میں لفظ" قَــدْ " بدستورقائم رہتاہےکوئی تغیراس میں نہیں ہوتا۔

ماضی بعیدو استمراری: ماضی مطلق کےابتداءمیں" کَانَ" کالفظ بڑھانے سے ماضی بعیداورمضارع کے پہلے بڑھانے سے ماضی استمراری بنتی ہے۔

گردان کرنے میں جس طرح ماضی ومضارع کا صیغہ بدلتا ہے، اسی طرح " کَانَ"،میں تبدیلی ہوتی ہے، " کَانَ" کےبھی چودہ صیغے آتے ہے:

کَـانَ، کَـانَـا، کَانُوْا، کَانَتْ، کَانَتَا، کُنَّ ۞ کُـنْتَ، کُنتُمَا، کُنْتُمْ، کُنْتِ، کُنْتُمَا، کُنْتُنَّ ۞ کُنْتُ، کُنَّا ۞۔

پس ماضی بعیدکی گردان یوں ہوگی: کَـانَ شَرِبَ (اس نے پیا تھا)،...... کُـنْتُ شَرِبْتُ (میں نےپیا تھا)۔

اورماضی استمراری کی گردان یہ ہوگی: کَـانَ یَشْرَبُ (وہ پیتا تھا)، ...... کُـنْتُ أَشْرَبُ (میں پیتا تھا)۔

سوالات

(۱)جَلَسَ سے ماضی بعیداور أَکَلَ سے ماضی استمراری کی گردان کرو۔

(۲)ماضی بعید کےان صیغوں کودرست کرو: کَانَ ضَرَبْتَ، کُنْتَ سَمِعَ، کُنّ کَرُمْتُنَّ۔

(۳) ان صیغوں میں جہاں جہاں غلطی ہے بتاؤ: كَانَتْ يَجْلِسُ، كُنْتِ شَرِبْتُ، كُنْتُمْ أَكَلاَ۔

(۴) عربی میں ترجمہ کرو: وہ دو آدمی گئے تھے، تم سب عورتیں کھاتی تھیں، اس مرد نے مدد کی تھی، تم کھولا کرتے تھے، میں گمان کیا کرتا تھا۔

۞

سبق: ۱۱

مُضارِع کے تَغَیّرات کا بیان

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مضارع کا آخری حرف مرفوع اور اس کا صیغہ زمانۂ حال و استقبال دونوں میں مشترک ہوتا ہے، مگر ابتدا میں بعض خاص حروف کے آنے سے کبھی معنی میں اور کبھی معنی اور لفظ دونوں میں تغیر واقع ہوتا ہے، چنانچہ اس کی دو صورتیں ہیں:

۱- تغیرات معنوی

۱- لام مفتوح (" لَ ") مضارع کو زمانۂ حال کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: إِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْ (البتہ وہ مجھے غم میں ڈالتا ہے)۔

۲- " س " یا " سوف " زمانۂ مستقبل کے ساتھ، جیسے: سَيَقْرَءُ (ابھی پڑھے گا)، سَوْفَ يَقْرَءُ (تھوڑی دیر میں پڑھے گا)۔

تنبیه: یہ یاد رکھنا چاہیے کہ " س " مستقبل قریب کے لیے آتا ہے اور " سوف " مستقبل بعید کے لیے۔

۲- تغیرات لفظی و معنوی

تین قسم کے حروف ان تغیرات کا باعث ہوتے ہیں:

۱- ناصب، ۲- جازم، ۳- نون تاکید۔

تنبیه: پہلی دونوں قسموں کے حروف مضارع کے آخر میں تنہا تغیر پیدا کرتے ہیں اور نون تاکید دوسرے حروف سے مل کر۔ [ہر ایک حرف کا تغیر حسب ذیل ہے]

لَــنْ: یہ حرف ناصب ہے[۱]، مضارع کونصب اور معنیٰ نفی تاکید مستقبل کے دیتا ہے، جیسے: لَـنْ یَّفْعَلَ (وہ کبھی نہیں کرے گا)[۲]۔اس کو'' **نـفـي تـاكـيـد بَلَنْ** '' کہتے ہیں۔

لَمْ، لَامِ اَمَرْ، لَاءِ نَھی: یہ تینوں حروف جازم ہیں[۳] اور مضارع کے آخر کو جزم دیتے ہیں۔

لَمْ: مضارع کو ماضی منفی کے معنیٰ میں کر دیتا ہے، جیسے: لَـمْ یَـفْـعَلْ (اس نے نہیں کیا)،اس کو'' **نفي جَحَدْ بَلَمْ** '' کہتے ہیں۔

لام امر اور لاءِ نھی: کے آنے سے مضارع کا صیغہ امر یا نہی کے معنوں میں زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے، جیسے: لِیَــفْـعَــلْ (اس کو کرنا چاہیے)، لَایَـفْـعَلْ (اس کو نہ کرنا چاہیے)، پہلے کو'' **مـضـارع بـــ لامِ امـر** '' اور دوسرے کو '' **مضارع بہ لائے نھی** '' کہتے ہیں۔

فائدہ: '' لام'' امر ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔

---

[۱] فعل مضارع کے نواصب'' لَنْ'' کے سوا اور بھی ہیں: أَنْ، کَيْ، إِذَنْ اور أَنْ مقدرہ، ان سب کا عمل یکساں ہیں۔

[۲] '' لــن'' کے معنوی عمل میں تین قول ہیں: (۱) نفی مستقبل میں تاکید کا معنیٰ دیتا ہے، اس میں تین چیزوں کا فائدہ ہوتا ہے، ۱۔نفی کا، ۲۔تخصیص زمانۂ مستقبل کا، ۳۔تاکید کا۔لہٰذا تاکیدِ نفی کا تعلق زمانہ مستقبل کے ساتھ ہوگا، جیسے: ﴿قـال لَـنْ تَـرانـي﴾ (تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ پائے گا)۔ (۲) نفی مستقبل میں تأبید کا فائدہ دیتا ہے، یعنی نفی مستقبل میں دوام و استمرار، جیسے: ﴿لَنْ یـخلقوا ذبابا﴾ (وہ مکھی بھی کبھی پیدا نہیں کر پائیں گے) کیونکہ مخلوق میں خالقیت کی شان نہیں پائی جاتی۔ (۳) نفی مستقبل کا فائدہ دیتا ہے، مگر تاکید اور دوام کا بھی احتمال پایا جاتا ہے، جیسے: ﴿لَنْ أکـلم الیوم إنسیّا﴾، ﴿فـلـن أبـرح الارض حتـی یأذن لي أبي﴾ اگر دوام و اسمرار کا معنیٰ مراد ہو تو'' الیوم'' اور'' حتی یأذن '' سے زمانۂ مستقبل کی تحدید درست نہ ہوگی، ہاں قرائن سے دوام و استمرار کا معنیٰ مراد لیا جا سکتا ہے۔ نوٹ: قول اول کو راجح کہا گیا ہے، کیوں کہ اہل عرب نفی محض کے لیے مضارع منفی کا استعمال کرتے ہیں، اور تاکید نفی کے لیے نفی تاکید '' بلن '' کا استعمال کرتے ہیں۔[نوادر الوصول:۲۴، مغني:.....]

[۳] فعل مضارع کے جوازم'' لَمْ، لَامِ امر ، لائے نھی '' کے سوا اور بھی ہیں: لَمَّا اور إِنْ شرطیہ، ان سب کا عمل یکساں ہیں ۔

نون تاکید: یہ حرف مضارع کے آخر میں آتا ہے اور اس کے آنے سے مضارع کے پہلے لام مفتوح کا آنا ضروری ہے، یہ نون مضارع کے آخر حرف کو فتحہ اور معنی مستقبل تاکید کے دیتا ہے، جیسے: لَیَفْعَلَنَّ (وہ البتہ ضرور کرے گا)، اس کو "**مضارع لام تاکید بانون تاکید**" کہتے ہیں۔

نوٹ: "لام امر" اور "لائے نہی" کے تغیرات اگر چہ مضارع کی فرع ہیں مگر امر کے ساتھ معنی کے لحاظ سے ان کو ایک خصوصیت ہے اس لیے ان دونوں کا بیان امر کے بعد کیا جائے گا۔

۞

سبق: ۱۲

نفی تاکید بَلَنْ بنانے کا قاعدہ:

جب مضارع پر حرف "لَنْ" آتا ہے تو واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور متکلم مع الغیر کے پانچوں صیغوں کے آخر کو نصب دیتا ہے اور ساتوں صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتا ہے، لیکن جمع مؤنث غائب اور حاضر کے دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرتا۔

نفی حجد بَلَمْ بنانے کا قاعدہ:

"لَمْ" جب مضارع پر آتا ہے تو ان تمام صیغوں کو جزم دیتا ہے جن کو حرفِ "لَنْ" نے نصب دیا تھا، مگر ان صیغوں کے آخر میں حرفِ علّت ہو تو گر جاتا ہے، جیسے: لَمْ یَدْعُ ، لَمْ یَرْمِ، لَمْ یَخْشَ ؛ کہ تینوں جگہ مضارع کا اصل صیغہ: یَدْعُوْ، یَرْمِیْ، یَخْشٰی تھا، "لَمْ" کے آنے سے حرف علت گر گیا، باقی صیغوں میں "لَمْ" کا عمل بعینہ "لَنْ" کے جیسا ہوتا ہے۔

بحث نفی تاکید بَلَنْ فعل معروف		بحث نفی جحد بَلَمْ فعل معروف	
گردان	عمل "لَنْ"	گردان	عمل "لَمْ"
لَنْ یَّفْعَلَ	نصبِ آخر	لَمْ یَفْعَلْ	جزمِ آخر
لَنْ یَّفْعَلَا	سقوطِ نون اعراب	لَمْ یَفْعَلَا	مثل "لَنْ"
لَنْ یَّفْعَلُوْا	سقوطِ نون اعراب	لَمْ یَفْعَلُوْا	مثل "لَنْ"
لَنْ تَفْعَلَ	نصبِ آخر	لَمْ تَفْعَلْ	جزمِ آخر
لَنْ تَفْعَلَا	سقوطِ نون اعراب	لَمْ تَفْعَلَا	مثل "لَنْ"
لَنْ یَّفْعَلْنَ	.....	لَمْ یَفْعَلْنَ	.....
لَنْ تَفْعَلَ	نصبِ آخر	لَم تَفْعَلْ	جزمِ آخر
لَنْ تَفْعَلَا	سقوطِ نون اعراب	لَمْ تَفْعَلَا	مثل "لَنْ"
لَنْ تَفْعَلُوْ	سقوطِ نون اعراب	لَمْ تَفْعَلُوْا	مثل "لَنْ"
لَنْ تَفْعَلِیْ	سقوطِ نون اعراب	لَمْ تَفْعَلِیْ	مثل "لَنْ"
لَنْ تَفْعَلَا	سقوطِ نون اعراب	لَمْ تَفْعَلَا	مثل "لَنْ"
لَنْ تَفْعَلْنَ	.....	لَمْ تَفْعَلْنَ	.....
لَنْ اَفْعَلَ	نصبِ آخر	لَمْ اَفْعَلْ	جزمِ آخر
لَنْ نَّفْعَلَ	نصبِ آخر	لَمْ نَفْعَلْ	جزمِ آخر

تنبیہ: مجہول کی گردان مثل معروف کے آتی ہے۔

نفی تاکید "بَلَنْ" مجہول: لَنْ یُّفْعَلَ، لَنْ یُّفْعَلَا، لَنْ یُّفْعَلُوْا، لَنْ تُفْعَلَ، لَنْ تُفْعَلَا، لَنْ یُّفْعَلْنَ ....

نفی جحد "بَلَمْ" گردان مجہول: لَمْ یُفْعَلْ، لَمْ یُفْعَلَا، لَمْ یُفْعَلَوْا، لَمْ تُفْعَلْ، لَمْ تُفْعَلَا، لَمْ یُفْعَلْنَ ....

سبق: ۱۳

لام تاکید با نون تاکید کا بیان

نون تاکید کی دو قسمیں ہیں: ایک " نون ثقیلہ " جو مشدد ہوتا ہے، دوسرا " نون خفیفہ " جو ساکن ہوتا ہے، دونوں کے احکام حسب ذیل ہیں:

نون ثقیلہ کے احکام: (مضارع لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ کا قاعدہ)

۱- نون ثقیلہ مضارع کے سب صیغوں کے آخر میں اور "لام" تاکید سب صیغوں کے شروع میں [۱] آتا ہے اور اس کے آنے سے ساتوں نون اعرابی گر جاتے ہیں۔

۲- جمع مذکر غائب وحاضر کے صیغوں سے " واو " اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے " یاء " بھی ساقط ہو جاتی ہے۔

۳- جمع مؤنث غائب وحاضر کے نون کے پیچھے " الف فاصل " لایا جاتا ہے تاکہ "نون ضمیر" اور "نون ثقیلہ" کے اجتماع سے ثقل واقع نہ ہو۔[۲]

۴- نون ثقیلہ کا ماقبل چار تثنیوں میں اور دو جمع مؤنث غائب حاضر میں " الف ساکن " ہوتا ہے، جمع مذکر غائب وحاضر میں "مضموم"، اور واحد مؤنث حاضر میں " مکسور " اور باقی پانچ صیغوں میں "مفتوح" ہوتا ہے۔

۵- نون ثقیلہ اگر " الف " کے بعد واقع ہو تو " مکسور " ہوگا ورنہ " مفتوح "۔

نون خفیفہ کے احکام: (مضارع لام تاکید با نون تاکید خفیفہ کا قاعدہ)

نون خفیفہ ان صیغوں میں آتا ہے جہاں نون ثقیلہ کے پہلے " الف " نہیں ہوتا، [کیوں کہ اس قسم کے دو ساکنوں کا اجتماع کلام عرب میں دشوار ہے]، اور وہ آٹھ صیغے ہیں، ان مقامات پر نون خفیفہ کے ماقبل کا حال مثل نون ثقیلہ کے ہوتا ہے۔

نون ثقیلہ اور خفیفہ: دونوں سے مضارع کے معنوں میں تاکید پیدا ہونے کے سوا

---

[۱] کبھی لام تاکید مفتوح کی جگہ " إِمّا " آتا ہے، جیسے: إِمّا يَبْلُغَنَّ عَنْدَكَ الْكِبَرَ۔ یہ إِنْ شرطیہ اور ما زائدہ سے مرکب ہے، اس میں شرط کا معنی ہوا کرتا ہے۔[شرح ابن عقیل: نونِ تاکید]

[۲] نون ثقیلہ دو "نون" کے قائم

لفظوں میں بھی کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔[جو ان کی گردانوں سے بخوبی واضح ہو جائے گا]

بحث مضارع معروف لام تاکیدبانون تاکید ثقیلہ		بحث مضارع معروف لام تاکیدبانون تاکید خفیفہ	
گردان	تغیرات بباعث نون ثقیلہ	گردان	تغیرات بباعث نون خفیفہ
لَیَفْعَلَنَّ	فتحۂ آخر (وہ ضرور کرے گا)	لَیَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ (وہ ضرور کرے گا)
لَیَفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	×	×
لَیَفْعَلُنَّ	سقوط نون اعرابی و واو	لَیَفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَنَّ	فتحۂ آخر	لَتَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	×	×
لَیَفْعَلْنَآنِّ	زیادت الف فاصل	×	×
لَتَفْعَلَنَّ	فتحۂ آخر	لَتَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	×	×
لَتَفْعَلُنَّ	سقوط نون اعرابی و واو	لَتَفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلِنَّ	سقوط نون اعرابی و یاء	لَتَفْعَلِنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	×	×
لَتَفْعَلْنَانِّ	زیادت الف فاصل	×	×
لَأَفْعَلَنَّ	فتحۂ آخر	لَاَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَنَفْعَلَنَّ	فتحۂ آخر	لَنَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ

تنبیہ: مجہول کی گردان معروف کی طرح ہوتی ہے۔ مثلاً:

مجہول با نون ثقیلہ: لَیُفْعَلَنَّ، لَیُفْعَلَانِّ، لَیُفْعَلُنَّ، لَتُفْعَلَنَّ، لَتُفْعَلَانِّ، لَیُفْعَلْنَانِّ الخ۔ **مجہول با نون خفیفہ :** لَیُفْعَلَنْ، لَیُفْعَلُنْ، لَتُفْعَلَنْ الخ۔

تغیُرات مضارع کی مشق

امثلۂ ذیل میں مضارع کی حرکت "عین" کو مدِ نظر رکھو اور مضارع کے لفظی

مقام ہوتا ہے لہٰذا اس اجتماع سے تین نون ہو جاتے ہیں۔

تغیرات سے معنی میں جو تبدیلی ہے اس پر غور کرو اور ہر ایک فعل کی پوری گردان کر جاؤ۔

يَفْعَلُ کی مثالیں:

لَنْ يَّذْ هَبَ	لَمْ يَذْهَبْ	لَيَذْهَبَنَّ لَيَذْهَبَنْ۔
لَنْ يَّفْتَحَ	لَمْ يَفْتَحْ	لَيَفْتَحَنَّ لَيَفْتَحَنْ۔
لَنْ يَّشْرَبَ	لَمْ يَشْرَبْ	لَيَشْرَبَنَّ لَيَشْرَبَنْ۔
لَنْ يَّسْمَعَ	لَمْ يَسْمَعْ	لَيَسْمَعَنَّ لَيَسْمَعَنْ۔

نوٹ: يَفْعِلُ اور يَفْعُلُ کی مثالیں سبق نمبر ۸ر میں مذکور ہیں، ان میں بھی طریقۂ بالا کے موافق پہلے ہر ایک کے معنی بیان کرو اور پھر گردانیں کرو۔

سوالات

(۱) لَنْ يَّذْهَبْنَ، لَنْ تَشْرَبْنَ، لَنْ اَسْمَعَ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

(۲) لَمْ تَجْلِسُوْا، لَمْ تَضْرِبِيْ، لَمْ تَدْخُلِيْ اصل میں کیا تھے؟ اور ان میں کیا تبدیلی ہوئی؟

(۳) لَيَحْسِبَنَّ، لَتَحْسِبَنَّ، لَيَحْسِبْنَانِّ میں مضارع پر نون ثقیلہ نے کیا اثر کیا ہے؟

(۴) لَأَنْصُرَنْ، لَيَأْكُلَنْ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو:

وہ شخص کبھی نہیں مارے گا، تم کبھی نہیں بیٹھو گے، ہم دو عورتوں نے نہیں سُنا، تم البتہ ضرور کھاؤ گے، میں البتہ ضرور پیوں گا۔

فائدہ: امثلۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ نون تاکید کے پہلے " لَام یا إِمَّا " کے آنے سے کس قسم کی تاکید کلام میں پیدا ہوتی ہے۔

وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ ذَالِكَ (خدا کی قسم میں ضرور ہی وہ کام کروں گا)۔

لَنَسْفَعاً بِّالنَّاصِيَةِ (البتہ ہم اس کو پیشانی کے بالوں سے گھسیٹیں گے)۔

اِماَّ يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ (اگر تیرے سامنے اچھی طرح بڑھاپے کو پہنچے)۔

تنبیہ: " لَنَسْفَعًا " اصل میں " لَنَسْفَعَنْ " تھا نون خفیفہ " الف مع تنوین " کی شکل میں لکھا گیا۔

سبق: ۱۴
امر کا بیان

امر حاضر معروف: امر حاضر معروف کے چھ صیغے ہوتے ہیں اور مضارع حاضر معروف سے بنتے ہیں، اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کریں اور دیکھیں:

۱- اگر علامت مضارع کا مابعد متحرک ہے تو آخر کو جزم دیں، جیسے: تَعِدُ سے عِدْ۔

۲- اگر مابعد ساکن ہے تو ہمزۂ وصل ابتدا میں زیادہ کردیں اور آخر کو جزم دیں، پھر "عین" کلمہ کو دیکھیں اگر مضموم ہے تو ہمزۂ وصل مضموم ہوگا، جیسے: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔

۳- اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزۂ وصل مکسور ہوگا، جیسے: تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ۔

فائدہ: نون اعرابی ساقط ہوجائے گا، اور نون ضمیر اپنی حالت پر رہے گا، اگر آخر میں حرف علّت ہو تو وہ بھی گر جائے گا، جیسے: تَدْعُوْ سے اُدْعُ، تَرْمِيْ سے اِرْمِ، تَخْشٰی سے اِخْشَ۔

امر غائب ومتکلم معروف: بناوٹ کے لحاظ سے یہ کوئی مستقل فعل نہیں ہے، بلکہ درحقیقت "مضارع بہ لام امر" کا ایک دوسرا نام ہے۔

فائدہ: "لام امر" مضارع غائب ومتکلم معروف کے آٹھ صیغوں سے خاص ہے جو صیغہ ہائے واحد کو جزم دیتا ہے، نون اعرابی کے سقوط اور نون ضمیر کی قائمی میں مثل "لَمْ" کے عمل کرتا ہے، جیسے: يَنْصُرُ سے لِيَنْصُرْ۔

امر مجہول: امر مجہول چودہ صیغوں سے آتا ہے اور مضارع مجہول پر "لام امر" کے لگانے سے بن جاتا ہے، پس "تُنْصَرْ سے لِتُنْصَرْ" امر حاضر مجہول ہوگا اور "يُنْصَرُ سے لِيُنْصَرْ" امر غائب مجہول۔

نون تاکید: امر معروف ومجہول کے صیغہ میں نون ثقیلہ وخفیفہ دونوں لاحق ہوتے

ہیں، امر حاضر معروف ''بے لام'' آتا ہے اور باقی '' لام مکسور''کے ساتھ، جیسے :
اُنْصُرَنَّ، اُنْصُرَنْ ، لِيَنْصُرَنَّ، لِيَنْصُرَنْ۔

	امر معروف کی گردان		امر مجهول کی گردان
لِيَفْعَلْ	اس ایک مرد کو کرنا چاہیے	لِيُفْعَلْ	چاہیے کہ وہ کیا جائے
لِيَفْعَلَا	ان دو مردوں کو کرنا چاہیے	لِيُفْعَلَا	چاہیے کہ وہ دو کیے جائیں
لِيَفْعَلُوْا	ان سب مردوں کو کرنا چاہیے	لِيُفْعَلُوْا	چاہیے کہ وہ سب کیے ئیں
لِتَفْعَلْ	اس ایک عورت کو کرنا چاہیے	لِتُفْعَلْ	چاہیے کہ وہ کی جائے
لِتَفْعَلَا	ان دو عورتوں کو کرنا چاہیے	لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ وہ دو کی جائیں
لِيَفْعَلْنَ	ان سب عوروں کو کرنا چاہیے	لِيُفْعَلْنَ	چاہیے کہ وہ سب کی جائیں
اِفْعَلْ	تو کر (ایک مرد)	لِتُفْعَلْ	چاہیے کہ تو کیا جائے
اِفْعَلَا	تم کرو (دو مرد)	لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ تم دو کیے جاؤ
اِفْعَلُوْا	تم کرو (سب مرد)	لِتُفْعَلُوْا	چاہیے کہ تم سب کیے جاؤ
اِفْعَلِىْ	تو کر (ایک عورت)	لِتُفْعَلِىْ	چاہیے کہ تو کی جائے
اِفْعَلَا	تم کرو (دو عورت)	لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ تم دو کی جاؤ
اِفْعَلْنَ	تم کرو (سب عورت)	لِتُفْعَلْنَ	چاہیے کہ تم سب کی جاؤ
لِأَفْعَلْ	مجھ کو کرنا چاہیے [مرد یا عورت]	لِاُفْعَلْ	چاہیے کہ میں کیا جاؤ [مرد یا عورت]
لِنَفْعَلْ	ہم کو کرنا چاہیے [دو مرد یا سب مرد ، دو عورتیں یا سب عورتیں]	لِنُفْعَلْ	چاہیے کہ ہم کیے جائیں [دو مرد یا سب مرد، دو عورتیں یا سب عورتیں]

امر با نون ثقیلہ: اِفْعَلَنَّ ، اِفْعَلَآنِّ ، اِفْعَلُنَّ ، اِفْعَلِنَّ ، اِفْعَلَانِّ ، اِفْعَلْنَآنِّ۔
لِيَفْعَلَنَّ ، لِيَفْعَلَآنِّ ، لِيَفْعَلُنَّ ، لِتَفْعَلَنَّ ، لِتَفْعَلَانِّ ، لِيَفْعَلْنَآنِّ۔

امر حاضر بانون خفیفہ: اِفْعَلَنْ ، اِفْعَلُنْ ، اِفْعَلِنْ۔ لِيَفْعَلَنْ ، لِيَفْعَلُنْ ،
لِتَفْعَلَنْ۔ لِأَفْعَلَنْ ، لِنَفْعَلَنْ۔

سبق : ۱۵

نہی کا بیان

نہی کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ درحقیقت وہ فعل مضارع ہے جس کے پہلے ”لاءِ نہی“ لگایا جائے، ”لاءِ نہی“ مضارع کے آخر کو جزم دیتا ہے، نون اعرابی کے سقوط اور نون ضمیر کی قائمی میں ” لَمْ “ کے مثل عمل کرتا ہے، نہی معروف ہو یا مجہول دونوں میں یہ قاعدہ یکساں مؤثر ہے۔ گردان یوں آجائے گی۔

نہی معروف کی گردان		نہی مجہول کی گردان	
لَایَفْعَلْ	اس کو نہ کرنا چاہیے	لَایُفْعَلْ	چاہیے کہ وہ ایک مرد نہ کیا جائے
لَایَفْعَلَا		لَایُفْعَلَا	
لَایَفْعَلُوْا		لَایُفْعَلُوْا	
لَاتَفْعَلْ		لَاتُفْعَلْ	
لَاتَفْعَلَا		لَاتُفْعَلَا	
لَایَفْعَلْنَ		لَایُفْعَلْنَ	
لَاتَفْعَلْ	تو نہ کر (ایک مرد)	لَاتُفْعَلْ	تو نہ کیا جائے (ایک مرد)
لَاتَفْعَلَا		لَاتُفْعَلَا	
لَاتَفْعَلُوْا		لَاتُفْعَلُوْا	
لَاتَفْعَلِیْ		لَاتُفْعَلِیْ	
لَاتَفْعَلَا		لَاتُفْعَلَا	
لَاتَفْعَلْنَ		لَاتُفْعَلْنَ	
لَاأَفْعَلْ		لَاأُفْعَلْ	
لَانَفْعَلْ		لَانُفْعَلْ	

فائدہ: نہی کے تمام صیغوں پر نون ثقیلہ وخفیفہ دونوں آتے ہیں

امر و نہی کی مشق

تنبیہ: امر با ہمزۂ وصل [یعنی امر حاضر] کا تیسرا حرف حرکت میں مضارع کے حرف ثالث کا تابع ہوتا ہے، یعنی مفتوح کے ساتھ مفتوح، مکسور کے ساتھ مکسور اور مضموم کے ساتھ مضموم۔ [سبق نمبر ۱۴ کے احکام کو مدنظر رکھ کر امثلہ ذیل کی گردان کرو]

یَفْعَلُ کی مثالیں		یَفْعِلُ کی مثالیں		یَفْعُلُ کی مثالیں	
اِذْهَبْ	جا	اِجْلِسْ	بیٹھ	اُدْخُلْ	اندر آ
اِفْتَحْ	کھول	اِضْرِبْ	مار	اُنْصُرْ	مدد کر
اِشْرَبْ	پی	اِغْسِلْ	دھو	اُكْرُمْ	بزرگ ہو
اِسْمَعْ	سُن	اِحْسِبْ	گمان کر	اُقْرُبْ	قریب ہو

تنبیہ: امر غائب اور فعلِ نہی؛ ان دونوں فعلوں میں حرفِ آخر کے سوا باقی تمام حرفوں کے حرکات وہی رہیں گے جو مضارع میں تھے۔ [امثلہ ذیل پر غور کرو]

امر غائب کی مثالیں		نہی حاضر کی مثالیں		نہی غائب کی مثالیں	
لِيَفْتَحْ	چاہیے کہ وہ کھولے	لَا تَفْتَحْ	مت کھول	لَا يَفْتَحْ	اس کو نہ کھولنا چاہیے
لِيَغْسِلْ	چاہیے کہ وہ دھوئے	لَا تَغْسِلْ	مت دھو	لَا يَغْسِلْ	اس کو نہ دھونا چاہیے
لِيَجْلِسْ	اس کو بیٹھنا چاہیے	لَا تَجْلِسْ	مت بیٹھ	لَا يَجْلِسْ	چاہیے کہ وہ نہ بیٹھے

سوالات

(۱) اِذْهَبُوْا، اِضْرِبِيْ، اُنْصُرْ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

(۲) لَا تَسْمَعْ اور لَا تَسْمَعُ فعل کی کیا کیا قسمیں ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

(۳) لَيَشْرَبَنَّ اور لِيَشْرَبْنَ میں کیا فرق ہے؟

(۴) وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰى أَنْ لَا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَأَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔

(۴) عربی میں ترجمہ کرو:

تم دوعورتیں مارو، چاہیے کہ وہ دوعورتیں ماریں، تم مت دھوؤ، تم نہ دھوئے، تم سب مرد بزگ ہو جاؤ۔

سبق: ۱۶
اسم کی بحث

اسم کی تین قسیمں ہیں: مصدر، مشتق، جامد۔

مصدر: وہ اسم ہے جس سے افعال اور اسمائے مشتقہ نکلیں اور اس کے اردو ترجمہ کے آخر ”نا“ آئے، جیسے: ضَرْبٌ (مارنا)، قَتْلٌ (مارڈالنا)۔

مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے اس طور پر نکلے کہ مصدر کے معنی اور اصلیت اس میں باقی رہے، صرف اس کی ایک نئی صورت پیدا ہو جائے، [جس طرح برتن اور زیورات چاندی سے بنتے ہیں]، جیسے: ضَارِبٌ (مارنے والا)، مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)؛ مصدر ”ضَرْبٌ“ سے نکلے ہیں۔[۱]

جامد: وہ اسم ہے جس سے کوئی کلمہ نہ نکلے اور نہ وہ کسی کلمہ سے نکلا ہو، جیسے: فَرَسٌ (گھوڑا)۔

نوٹ: الفاظ کی بناوٹ کے لحاظ سے مصدر اس کا مستحق ہے کہ پہلے اس کی بحث شروع ہوتی مگر سہولت اس امر کی مقتضی ہے کہ پہلے اسمائے مشتقہ کا بیان کیا جائے اس واسطے کہ ان کو فعل سے مناسبت خاص ہے اور ضمیمۂ فعل کہلاتے ہیں۔

---

[۱] اقسام اشتقاق: دوکلموں کا لفظا اور معنا مناسب ہونا اشتقاق کہلاتا ہے، اصل کلمہ کو ”مشتق منہ“ اور جو کلمہ اس سے بنایا گیا اس کو ”مشتق“ کہا جاتا ہے، اس کی تین قسمیں ہیں: (۱) اشتقاق صغیر: حروف اور ترتیب حروف میں مناسبت برقرار رہے، جیسے: الضرب سے ضرب، یضرب، ضاربٌ، (۲) اشتقاق کبیر: حروف میں موافقت ہو مگر ترتیب حروف میں نہ ہو، جیسے: الْجَذْبُ سے جَبَذَ ہر دو معنیً موافق ہے (بمعنی کشیدن)، (۳) اشتقاق اکبر: مخارج حروف میں موافقت ہو مگر حروف اور ترتیب حروف میں نہ ہو، جیسے: النہق سے نَعِقَ (گدھے کی آواز)۔[مراح الارواح:۴، فیوض عثمانی:۳۶] نوٹ: یہاں اسماء مشتقات میں اشتقاق صغیر مراد ہے۔

اسم مشتق کی بحث

اسمائے مشتقہ تعداد میں سات ھیں: اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مُشبّہ، اسم مبالغہ، اسمِ تفضیل، اسم آلہ، اسم ظرف۔

فائدہ: ان اسماء کو فعل سے ایک خاص تعلق ہے، مثلاً: ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا (زید نے بکر کو مارا) اس میں " ضَرَبَ " کے تعلق سے " زید " ضَارِبٌ کہلائے گا، " بکر " " مَضْرُوْبٌ "، جس آلہ سے ضرب لگائی گئی ہے وہ " مِضْرَبٌ "، جس وقت فعل کا وقوع ہوا ہے وہ " مَضْرِبٌ "، پس " ضَارِبٌ " اسم فاعل ہے، " مَضْرُوْبٌ " اسم مفعول، " مِضْرَبٌ " اسم آلہ اور " مَضْرِبٌ " اسم ظرف ہیں۔

تنبیہ: صفت مشبہ، اسم مبالغہ اور اسم تفضیل ایک طرح سے تو اسم فاعل ہی ہیں مگر ان میں اسم فاعل کی بہ نسبت کچھ خصوصیتیں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ [جیسا کہ اپنے اپنے موقع پر ان کے حالات سے معلوم ہوگا]

سبق: ۱۷

اسم فاعل کا بیان

اسم فاعل: وہ مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ قائم ہو، جیسے: ضَارِبٌ (یعنی وہ شخص جس سے ضرب صادر ہوئی)۔

ق: یہ اسم مادہ [۱] کے پہلے حرف کے بعد " الف " زیادہ کرنے سے اور دوسرے حرف کو " کسرہ " دینے سے بنتا ہے، حرف آخر کو " تنوین " اور تثنیہ و جمع کی حالت میں علامت تثنیہ اور جمع لاحق ہوتی ہیں، تین صیغے مذکر کے واسطے اور تین صیغے مؤنث کے

---

[۱] مادہ: لفظ کے ماخذ کو کہتے ہیں یعنی جس سے لفظ نکالا جاتا ہے، جیسے: " ضَارِبٌ " کا مادہ " ضرب " ہے۔ اکثر تو مصدر ہی اپنے مشتقات کا مادہ ہوتے ہیں مگر کبھی اسم جامد بھی دوسرے کلمہ کا مادہ ہو جاتا ہے، جیسے: " بَقَّالٌ "؛ اس کا مادہ " بَقْلَةٌ " ہے۔ مادہ میں تصرف کرنے سے اس کی اصل حرکات میں تغیر واقع ہوتا ہے، جیسے: " فَاعِلٌ اور مَفْعُوْلٌ " میں پہلی جگہ " عین " مکسور اور دوسری جگہ مضموم ہے۔ [مص]

واسطے مقرر ہیں۔ گردان یوں آتی ہے

صیغہائے مذکر		صیغہائے مؤنث	
فَاعِلٌ	ایک کرنے والا	فَاعِلَةٌ	ایک کرنے والی
فَاعِلَانِ	دو کرنے والے	فَاعِلَتَانِ	دو کرنے والیاں
فَاعِلُوْنَ	سب کرنے والے	فَاعِلَاتٌ	سب کرنے والیاں

اسم مفعول کا بیان

اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو، جیسے: مَضْرُوْبٌ (یعنی وہ شخص جس پر ضرب واقع ہوئی ہو)۔

ق: یہ اسم مادہ کے پہلے " میم " مفتوح اور دوسرے حرف کے بعد " واو " زیادہ کرنے سے بنتا ہے، اس زیادتی سے مادہ کا پہلا حرف "ساکن" اور دوسرا " مضموم " ہو جاتا ہے، آخر کو " تنوین " اور علاماتِ تثنیہ و جمع لاحق ہوتی ہیں، اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کے بھی چھ صیغے آتے ہیں۔ گردان یوں آتی ہے

صیغہائے مذکر		صیغہائے مؤنث	
مَفْعُوْلٌ	کیا ہوا ایک	مَفْعُوْلَةٌ	کی ہوئی ایک
مَفْعُوْلَانِ	کیے ہوئے دو	مَفْعُوْلَتَانِ	کی ہوئی دو
مَفْعُوْلُوْنَ	کیے ہوئے سب	مَفْعُوْلَاتٌ	کی ہوئی سب

فائدہ: " فَاعِلٌ اور مَفْعُوْلٌ " کے علاوہ " فَعِيْلٌ اور فَعُوْلٌ " دو وزن مشترک بھی آئے ہیں جو کبھی اسم فاعل اور کبھی اسم مفعول کے معنی دیتے ہیں۔ چنانچہ

۱- " فَعِيْلٌ " کے وزن پر اسم فاعل " سَمِيْعٌ " (سننے والا) اور اسم مفعول " جَرِيْحٌ " (زخمی کیا ہوا) آتا ہے۔ اور

۲- " فَعُوْلٌ " کے وزن پر اِسم فاعل " بَتُوْلٌ " (دنیا سے قطع تعلق کرنے والی) اور اسم مفعول " رَسُوْلٌ " (بھیجا ہوا) آتا ہے۔

ق: ماضی مضموم العین اور نیز ان فعلوں سے جن کے فاعل میں ثبوت کے معنی ملحوظ ہوں اسم فاعل نہیں آتا، بلکہ "فَعِيْلٌ" کے وزن پر صفت مشبہ آتی ہے۔

ق: لازم فعلوں سے اسم مفعول بالکل نہیں آتا۔

ضمیروں کا استعمال: اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے مندرجۂ ذیل ضمیریں لگانے سے صیغے کے معنی غائب یا مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں۔

یہ ضمیریں تعداد میں چودہ ہیں:

مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
هُوَ، هُمَا، هُمْ	هِيَ، هُمَا، هُنَّ	أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ	أَنْتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُنَّ	أَنَا، نَحْنُ

اسم فاعل، اسم مفعول کی مشق

اسم فاعل: امثلۂ ذیل کی گردان کرو اور ہر ایک کا مادہ بتاؤ		**اسم مفعول:** امثلۂ ذیل کی گردان کرو اور بتاؤ کہ کس لفظ سے بنے ہیں	
فَاتِحٌ	کھولنے والا	مَفْتُوْحٌ	کھولا ہوا
جَالِسٌ	بیٹھنے والا	مَأْكُوْلٌ	کھایا ہوا
آكِلٌ	کھانے والا	مَسْمُوْعٌ	سنا ہوا
ذَاهِبٌ	جانے والا	مَعْلُوْمٌ	جانا ہوا
سَامِعٌ	سننے والا	مَشْرُوْبٌ	پیا ہوا
عَالِمٌ	جاننے والا	مَشْهُوْدٌ	گواہی دیا ہوا
شَارِبٌ	پینے والا	مَنْصُوْرٌ	مدد کیا ہوا
شَاهِدٌ	گواہی دینے والا	مَجْهُوْلٌ	نہ جانا ہوا

سوالات

(۱) ذَاهِبَانِ، شَارِبُوْنَ، مَأْكُوْلَاتٌ۔

(۲) أَنَا عَالِمٌ، أَنْتُمْ مَنْصُوْرُوْنَ، هُنَّ جَالِسَاتٌ کے معنی بیان کرو۔

(۳) عربی میں ترجمہ کرو:

وہ سب عورتیں اندر آنے والیاں، تم سب سننے والے، ہم مدد کئے ہوئے، تم سب عورتیں پینے والیاں، دو مرد جانے والے، میں مدد کیا ہوا۔

سبق: ۱۸
صفت مشبّہ کا بیان

صِفت مشبّہ: وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی بطور ثبوت یعنی پائیداری کے پائے جائیں، جیسے: " جَمِيْلٌ "وہ شخص ہے جس میں خوبصورتی بطورِ پائیداری کے قائم ہے۔

فائدہ: اسم فاعل اور صفت مشبہ میں یہ فرق ہے کہ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے اور صفت مشبہ میں صفت پائیدار۔[۱] [پس " ضَارِبٌ " کوئی شخص اُس وقت کہلائے گا جب " ضَرْبٌ " کی صفت اس سے صادر ہو، اور " جَمِيْلٌ " وہ جس میں جمال کی صفت ہر وقت پائی جائے۔]

ق: صفت مشبہ کے اوزان بہت ہیں[۲]، مگر کوئی قاعدہ کلیہ ان کے واسطے مقرر نہیں۔

۱- مادہ کے دوسرے حرف کے بعد کبھی " ی "، کبھی " واو " اور کبھی " الف " زیادہ کیا جاتا ہے، جیسے: شَرِيْفٌ (بھلا آدمی)، وَقُوْرٌ (صاحب وقار)، شُجَاعٌ (دلیر)۔

۲- کبھی مادہ قائم رہتا ہے اور صرف حرکات میں تغیر ہوتا ہے، جیسے: صَعْبٌ (دشوار)، جُنُبٌ (ناپاک)، صِفْرٌ (خالی)۔

---

[۱] عامۃً کام کرنے والا جب تک کام کرتا ہے تب تک وصفی معنی (یعنی معنیٔ مصدری) باقی رہتا ہے، جب کام بند کر دیتا ہے ختم ہو جاتا ہے، لیکن صفت مشبہ میں کام بند ہو جانے بعد بھی وصفی معنی کی شان ہمیشہ باقی رہتی ہے۔

[۲] صفت مشبہ کے دیگر چند اوزان یہ ہیں: فُعْلٌ = صُلْبٌ، فَعُلٌ = نَدُسٌ، فِعِلٌ = بِلِزٌ، فَعِلٌ = زِيَمٌ، فُعَلٌ = حُطَمٌ، فَاعِلٌ = كَابِرٌ، فَعَالٌ = جَبَانٌ، فِعَالٌ = هِجَانٌ، فُعْلىٰ = حُبْلىٰ، فَعَلىٰ = حَيَدىٰ، فُعْلَانٌ = عُرْيَانٌ، فَعَلَانٌ = حَيَوَانٌ، فُعَلَاءُ = عُشَرَاءُ۔ [فصول اکبری از فیوض عثمانی:۴۲]

فائدہ: صفت مشبہ عام طور پر مفصلہ ذیل فعلوں سے اس طرح مشتق ہوتی ہے:

۳- ماضی مکسور العین سے " فَعِلٌ " کے وزن پر بشرطیکہ ان میں رنگ یا عیب یا حلیہ کے معنی نہ پائے جائیں، جیسے: فَرِحَ سے فَرِحٌ (خوش)۔

۴- ماضی مضموم العین سے " فَعِيْلٌ " کے وزن پر، جیسے: کَرُمَ سے کَرِيْمٌ (شریف)۔

۵- ماضی مفتوح العین سے " فَعَلٌ " کے وزن پر، جیسے: حَقٌّ (درست)۔ [یہ اصل میں " حَقَقٌ " تھا۔]

۶- جو افعال رنگ یا عیبِ ظاہری یا حلیہ کے معنی رکھتے ہوں ان سے مذکر کا صیغہ " أَفْعَلُ " کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ " فَعْلَاءُ " کے وزن پر آتا ہے، جیسے: أَحْمَرُ (مردِ سرخ)، حَمْرَاءُ (زنِ سرخ)، أَعْوَرُ (کانا مرد)، عَوْرَاءُ (کانی عورت)، أَعْيَنُ (مردِ فراخ چشم)، عَيْنَاءُ (زنِ فراخ چشم)۔

نوٹ: پہلی مثال رنگ، دوسری مثال عیب اور تیسری مثال حلیہ کی ہے۔

۷- جو صفات عارضی ہیں، جیسے: بھوک، پیاس یا ان کی ضد[۱]؛ ان سے صفت مذکر " فَعْلَانُ " کے وزن پر آتی ہے، اور صفت مؤنث " فَعْلٰی " کے وزن پر، جیسے: جَوْعَانُ (بھوکا مرد)، جَوْعٰی (بھوکی عورت)، عَطْشَانُ (پیاسا مرد)، عَطْشٰی (پیاسی عورت)۔

فائدہ: صفت مشبہ سے چھے صیغے آتے ہیں اور اسم فاعل کی طرح ان کے آخر میں بھی علامتیں لگائی جاتی ہیں، جیسے: حَسَنٌ، حَسَنَانِ، حَسَنُوْنَ، حَسَنَةٌ، حَسَنَتَانِ، حَسَنَاتٌ ۔[۲]

تنبیہ: ۱-" أَفْعَلُ " کے آخر میں تنوین نہیں آتی، ۲- نیز اس کے صیغۂ مؤنث:"

---

[۱] ان کی ضد، جیسے: (۱) شکم سیری، شَبْعَانُ (شکم سیر مرد)، شَبْعٰی (شکم سیر عورت)، (۲) سیرابی، رَيَّانُ (سیراب مرد)، رَيّٰی (سیراب عورت)۔

[۲] یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تمام اوزان کے لیے یہ قاعدہ نہیں ہے۔

فَعْلَاءُ“ کا ”ھمزہ“ تثنیہ بنانے میں”واو“ سے بدل جاتا ہے،**جیسے**:حَمْرَاءُسے حَمْرَاوَان، اور ۳-مذکرومؤنث کی جمع ”فُعْلٌ“ کےوزن پر آئے گی۔

گردان	أَفْعَلُ، أَفْعَلَانِ، فُعْلٌ	فَعْلَاءُ، فَعْلَاوَانِ، فُعْلٌ

تنبیہ: غائب ومخاطب ومتکلم کی تعیین کے واسطےجس طرح اسم فاعل اوراسم مفعول کے پہلےضمیریں لگائی جاتی ہیں ویسی ہی صفت مشبہ کے ساتھ بھی لگائی جاتی ہیں **جیسے**:هُوَ سَيِّدٌ، أَنْتَ أَحْمَرُ، أَنَا جَوْعَانُ۔

سوالات

(۱) سَلِيْمٌ اور فَرِحٌ گردان کرو۔

(۲) شَرِيْفٌ ،حَسَنَاتٌ، حَمْرَاءُ کیا کیا صیغے ہیں۔

(۳) أَنْتَ شُجَاعٌ، هُمَا سَلِيْمَتَانِ، نَحْنُ حَسَنُوْنَ کے معنی بیان کرو۔

(۴)عربی میں ترجمہ کرو:

وہ ناپاک مرد، تو ایک خوب صورت، ہم دو بہادر آدمی، وہ سب سرخ عورتیں، تو بھوکا مرد، میں پیاسی عورت۔

سبق : ۱۹

اسم مبالغہ کے اوزان

جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے اس کو **مبالغہ** کہتے ہیں،جیسے: ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا)۔

ق: یہ لفظ مادہ میں کبھی حروف کے مکرر لانے اور کبھی ” ی، و، الف “ کو متفرق طور پر زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔مگراس کے اوزان بھی سماعی ہیں اور کثیر الاستعمال یہ ہیں:

فَعِلٌ	حَذِرٌ	بڑا بچنے والا	فَعَّالٌ	سَفَّاكٌ	بڑا خون ریز
فَعِيْلٌ	عَلِيْمٌ	بہت جاننے والا	فُعَّالٌ	كُبَّارٌ	بہت بزرگ
فَعُوْلٌ	أَكُوْلٌ	زیادہ کھانے والا	فِعِّيْلٌ	صِدِّيْقٌ	بہت سچا
مِفْعَلٌ	مِجْزَمٌ	بہت کاٹنے والا	فُعَالٌ	عُجَابٌ	بہت عجیب
مِفْعَالٌ	مِنْعَامٌ	بہت انعام دینے والا	فَاعُوْلٌ	فَارُوْقٌ	بہت فرق کرنیوالا
مِفْعِيْلٌ	مِنْطِيْقٌ	بہت بولنے والا	فُعْلَةٌ	ضُحْكَةٌ	جس کو ہنسی کی عادت ہو

فَعُّوْلٌ	قَيُّوْمٌ	بہت قیام کرنے والا
فُعُّوْلٌ	قُدُّوْسٌ	بہت پاک
فُعَّلٌ	قُلَّبٌ	بڑا حیلہ گر

فائدہ: (۱) اوزان مبالغہ میں تذکیر وتانیث کا کچھ فرق نہیں ہوتا، مگر کبھی زیادتی مبالغہ کے لیے آخر میں " ۃ " بڑھا دیتے ہیں، جیسے: رَجُلٌ عَلَّامَةٌ ، اِمْرَأَةٌ عَلَّامَةٌ (بہت زیادہ جاننے والا؛ خواہ مرد ہو یا عورت)

(۲) جب " فَعِيْل "، بمعنی " فَاعِل " اور " فَعُوْل "، بمعنی " مَفْعُوْل " ہو تو اس وقت تذکیر وتانیث میں تفریق کی جاتی ہے، جیسے: هُوَ عَلِيْمٌ – هِيَ عَلِيْمَةٌ، جَمَلٌ حَمُوْلٌ – نَاقَةٌ حَمُوْلَةٌ۔[۱]

(۳) اہل حرفہ اور پیشہ وروں کے لئے " فَعَّالٌ " کا وزن خاص ہے، جیسے: خَيَّاطٌ (درزی)، حَجَّامٌ (پچھنے لگانے والا)، بَزَّازٌ (پارچہ فروش)۔

(۴) بعض اوقات یہ وزن اسم جامد سے بھی بنایا جاتا ہے، جیسے: بَقَّالٌ (سبزی فروش) " بَقْلَةٌ " سے نکلا ہے جس کے معنی ساگ پات کے ہیں، ایسا ہی جَمَّالٌ (شتربان) " جَمَلٌ " سے بنا ہے جس کے معنی اونٹ کے ہیں۔

اسم تفضیل کا بیان

اسم تفضیل: وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس میں اَوروں کی بہ نسبت

[۱] مگر جب "فعیل"، بمعنی مفعول ہو یا اس کا احتمال ہو تو تذکیر وتانیث میں تفریق نہیں کی جاتی۔ [شافیہ، مفہوما]

مصدری معنی میں زیادتی پائی جائے، جیسے: اَللّٰہُ أَکْبَرُ (یعنی خدا تعالی سب سے بزرگ ہے)۔

فائدہ: مبالغہ اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ مبالغہ میں زیادتی فی نفسہ ہوتی ہے اور اسم تفضیل میں بمقابل دوسرے کے، جیسے: ضَـــــرَّابٌ (بہت مارنے والا، اسم مبالغہ ہے)، أَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ (بہت مارنے والا بہ نسبت زید کے، اسم تفضیل ہے)[۲]

ق: اسم تفضیل کا صیغۂ مذکر "أَفْعَلُ" کے وزن پر اور صیغۂ مؤنث "فُعْلٰی" کے وزن پر آتا ہے، اور اس کے آخر کبھی تنوین نہیں آتی۔ [گردان اس کی یوں ہوگی]

مذکر	معنی	مؤنث	معنی	صیغہ
أَفْعَلُ	بہت زیادہ کرنے والا	فُعْلٰی	بہت زیادہ کرنے والی ایک	واحد
أَفْعَلَان	بہت زیادہ کرنے والے دو	فُعْلَیَان	بہت زیادہ کرنے والی دو	تثنیہ
أَفْعَلُوْنَ	بہت زیادہ کرنے والے سب	فُعْلَیَاتٌ	بہت زیادہ کرنے والیاں سب	جمع سالم
أَفَاعِلُ	بہت زیادہ کرنے والے سب	فُعَلٌ	بہت زیادہ کرنے والیاں سب	جمع مکسر

فائدہ: اسم تفضیل ہمیشہ "اسم فاعل" کے معنی دیا کرتا ہے، جیسے: أَنْصَرُ (بہت مدد کرنے والا)، مگر کبھی "اسم مفعول" کے واسطے بھی آجاتا ہے، جیسے: أَشْھَـرُ (بہت مشہور) أَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا)۔

تنبیہ: "الوان و عیوب" سے اسم تفضیل نہیں آتا، پس أَسْوَدُ (سیاہ رنگ)، أَعْوَرُ (کانا) اسم تفضیل نہیں؛ بلکہ "صفت مشبہ" ہیں۔

سوالات

(۱) ضَرَبَ، سَمِعَ، قَرُبَ سے اسم تفضیل کی گردان کرو۔

---

[۱] یعنی جو کلمہ فاعل میں وصفی معنی کی زیادتی پر فی نفسہ دلالت کرے ایسے کلمہ کو اسم مبالغہ کہا جاتا ہے، مثلاً: ایک مکان میں سہولیات اور ڈزائن کی وجہ سے لاگت زیادہ ہے تو اس کی قیمت بھی فی نفسہ زیادہ ہوگی، یہ اس مبالغہ ہوا۔ دوسرا مکان سادہ ہے اس کی لاگت کم ہے مگر شہر میں ہونے یا اسٹیشن کے قریب ہونے یا آمد و رفت کے لیے عام شاہ راہ کے قریب ہے اس وجہ سے قیمت زیادہ ہے، یہ اسم تفضیل ہے۔

(۲) عَلِیْمٌ اور قَتِیْلٌ کیا صیغے ہیں اوران کے صیغہ مذکرومؤنث میں کس طرح تمیز کی جاتی ہے۔

(۳) أَکْبَرُ اور أَحْمَرُ میں کیا فرق ہے اوران کا صیغہ مؤنث کس وزن پر آئے گا؟۔

(۴) عربی میں ترجمہ کرو: وہ (مرد) بہت مددگار، زید سے زیادہ مارنے والا ایک مرد، (عورت) بہت نزدیک، تم (عورتیں) بہت دور، تم (مرد) بہت دور، وہ سب بزرگ عورتیں۔

❁

سبق: ۲۰

اسم آلہ کا بیان

اسم آلہ: وہ اسم مشتق ہے جو اس چیز کو بتلائے جو کام کرنے کا ذریعہ ہو۔

ق: یہ اسم مادہ کے پہلے "میم مکسور" بڑھانے سے بنتا ہے، اوراس کے تین وزن ہیں، جن میں مذکرومؤنث کی کچھ تفریق نہیں۔

(۱) مِفْعَلٌ، جیسے: مِخْیَطٌ (سینے کا ذریعہ یعنی سوئی)

(۲) مِفْعَلَۃٌ، جیسے: مِرْوَحَۃٌ (ہوا دینے کا ذریعہ یعنی پنکھا)

(۳) مِفْعَالٌ، جیسے: مِفْتَاحٌ (کھولنے کا ذریعہ یعنی چابی)

تینوں کی گردان یوں آتی ہے:

❁	پہلا وزن	دوسرا وزن	تیسرا وزن	معنی
واحد	مِفُعَلٌ	مِفُعَلَۃٌ	مِفُعَالٌ	کرنے کا ایک آلہ
تثنیہ	مِفُعَلَانِ	مِفُعَلَتَانِ	مِفُعَالَانِ	کرنے کے دو آلے
جمع	مَفَاعِلُ	مَفَاعِلُ	مَفَاعِیْلُ	کرنے کے زیادہ آلے

اسم ظرف

اسم ظرف: وہ اسم مشتق ہے جو اس زمان یا مکان پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہو۔

ق: یہ اسم مادہ کے پہلے " میم مفتوح " بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے: مَضرِبٌ (وہ وقت یا جگہ جس میں ضرب واقع ہو)۔

فائدہ: اس کے دووزن ہیں: " مَفْعَلٌ " (بفتح عین) اور " مَفْعِلٌ " (بکسر عین)۔ گردان یوں آتی ہے: مَفْعَلٌ، مَفْعَلاَنِ، مَفَاعِلُ۔

فائدہ: جمع کا وزن اسم آلہ اور اسم ظرف میں مشترک ہے۔

عین کلمے کی حرکات: اسم ظرف مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے " مَفْعَلٌ " (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے اور مضارع مکسور العین سے " مَفْعِلٌ " (بکسر عین) کے وزن پر۔

تنبیہ: صرف بارہ لفظ مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس مکسور العین آئے ہیں:

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
۱: مَنْسِكٌ	قربان گاہ	۵: مَشْرِقٌ	آفتاب نکلنے کی جگہ	۹: مَسْكِنٌ	رہنے کی جگہ
۲: مَجْزِرٌ	مذبح شتراں	۶: مَغْرِبٌ	آفتاب غروب ہونے کی جگہ	۱۰: مَرْفِقٌ	کہنی رکھنے کی جگہ
۳: مَنْبِتٌ	اُگنے کی جگہ	۷: مَفْرِقٌ	مانگ نکالنے کی جگہ	۱۱: مَسْجِدٌ	نماز پڑھنے کی جگہ
۴: مَطْلِعٌ	جائے طلوع آفتاب	۸: مَسْقِطٌ	گرنے کی جگہ	۱۲: مَنْخِرٌ	نتھنا

فائدہ: کبھی ظرف کا صیغہ اسم جامد سے جب کہ کسی چیز کی مکانیت اور کثرت پر دلالت کرتا ہو " مَفْعَلَةٌ " کے وزن پر بھی آجاتا ہے، جیسے: مَأْسَدَةٌ (وہ جگہ جہاں شیر بہت رہتے ہیں)، اور " مَقْبَرَةٌ " (وہ جگہ جہاں مردے دفن کرتے ہیں)، " مَیْذَنَۃٌ " (وہ جگہ جہاں اذان دیتے ہیں) مکانوں کے نام ہیں، اسم ظرف نہیں۔ [۱]

[۱] اسی طرح " مدرسة " وہ جگہ بکثرت طلبہ پڑھتے ہیں، ان کلمات کو علم الصیغہ فارسی حاشیہ میں بمنزلہ اسم مکان کہا ہے، وجہ یہ ہے کہ اسم ظرف میں دو چیزیں ملحوظ ہوتی ہیں: (۱) زمان یا مکان کے معنی ومفہوم کا ہونا، (۲) معنیٰ حدثی (معنی مصدری: کام) کا اس میں انجام پایا جانا، یہ دونوں چیزیں پائی جائیں تو اسم ظرف کہا جائے گا۔ کسی جگہ میں کسی چیز کی کثرت بتلانے کے لئے اسم جامد کو " مَفْعَلَةٌ " کے وزن پر لایا جاتا ہے، جیسے: مأسدةٌ وغیرہ، ان میں مکانیت اور کثرت شئ کا مفہوم ہے لیکن معنی حدثی نہیں پایا جاتا ہے لہٰذا اصطلاحاً اسم ظرف نہیں کہے جائیں گے۔ [وافی: ج ۳، ص ۳۱۸]، "

سوالات

(۱) ضَرَبَ سے اسم آلہ اور جَلَسَ سے اسم ظرف کی گردان کرو۔

(۲) اسم آلہ کے کتنے وزن ہیں اور ان کے واسطے مادہ میں کیا کیا تبدیلی کرنی پڑتی ہے؟

(۳) اسم ظرف کے وہ کون سے الفاظ ہیں جو مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس آتے ہیں؟۔

(۴) "مِکْحَلٌ اور مَقْبَرَۃٌ" کیا کلمے ہیں اور کس طرح بنائے گئے ہیں؟

صرف صغیر کا بیان

جس قدر افعال اور اسمائے مشتقہ بیان ہو چکے ہیں، صرفیوں نے اُن کی مشق کے واسطے قاعدے مقرر کیے ہیں اور اُن سب کا ایک ایک ابتدائی صیغہ لے کر مسلسل گردان کراتے ہیں، اس گردان کو **صرف صیغر** سے نامزد کرتے ہیں، اس کا طریق یہ ہے۔

ضَرَبَ، یَضْرِبُ، ضَرْباً، فَھُوَضَارِبٌ ۞ وَضُرِبَ، یُضْرَبُ ضرباً، فَذَاكَ مَضْرُوْبٌ ۞ لَمْ یَضْرِبْ—لَمْ یُضْرَبْ ۞ لَایَضْرِبُ—لَایُضْرَبُ ۞ لَنْ یَضْرِبَ—لَنْ یُّضْرَبَ ۞ اَلْاَمْرُ مِنْہُ: اِضْرِبْ— لِتُضْرَبْ، لِیَضْرِبْ—لِیُضْرَبْ ۞ وَالنَّھْیُ عَنْہُ: لَاتَضْرِبْ—لَا تُضْرَبْ، لَایَضْرِبْ—لَایُضْرَبْ ۞ اَلظَّرْفُ مِنْہُ: مَضْرِبٌ ۞ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ: مِضْرَبٌ، مِضْرَبَۃٌ، مِضْرَابٌ ۞ وَأَفْعَلُ التَّفْضِیْلُ مِنْہُ: أَضْرَبُ، وَ الْمُؤَنَّثُ مِنْہُ: ضُرْبٰی ۞۔

مَیْذَنَۃ " اور " مقبرۃٌ "کا مصدر.....آتا ہے پھر بھی یہ اسم ظرف نہیں ہیں، کیونکہ معنیٔ حدثی کے پائے جانے کی جگہ یا زمانہ ان میں ملحوظ نہیں ہوتا ہے کیوں کہ عرفِ عام میں "مقبرۃ" اور " مَیْذَنَۃٌ "مخصوص جگہ کے معنی میں مستعمل ہیں، وہاں حدثی معنی خواہ پایا جائے یا نہ پایا جائے۔ اگر معنیٔ حدثی کی جائے وقوع یا زمانۂ وقوع ملحوظ ہو تو "مقبُرۃ" (بضم الباء) پڑھا جائے گا، مگر اس لغت کو شاذ کہا گیا ہے اور بعضوں نے اس کے برعکس " مَقْبَرَۃٌ " (بفتح الباء) کو جائے وقوع یا زمانہ وقوع پر دلالت کرنے کے لیے اور " مَقْبُرَۃٌ " (بضم الباء) مکان مخصوص پر دلالت کرنے کے لیے کہا ہے۔ [جار بردی شرح شافیہ: ۴۵]، اس طرح "مسْجِدٌ" بکسر الجیم بھی مکان مخصوص (عمارت مسجد) کے لئے کہا گیا ہے خواہ وہاں حدثی معنی پایا جائے یا نہ پایا

سبق:۲۱

ابنیہ کی بحث

اسم کی اصل بنائیں تین ہیں: ثلاثی[تین حرفی]، رباعی [چارحرفی]، خماسی[پانچ حرفی]۔ اور **فعل کی صرف دو**: ثلاثی و رباعی۔

پھران میں سے ہرایک کی دوقسمیں ہیں:

(۱) **مجرد**: جس کے تمام حروف اصلی ہوں۔[۱]

(۲) **مزیدفیہ**: جس میں حرفِ زائد بھی ہوں۔

پس حرف اصلی اور زائد کے لحاظ سے اسم کی چھ قسمیں اورفعل کی چہار قسمیں ہوئیں۔[اُن کی تفصیل یہ ہے]

اسم کی قسمیں

۱/ ثلاثی مجرد، جیسے:زَمَنٌ (وقت)۔ ۲/ثلاثی مزید فیہ، جیسے:زَمَانٌ (وقت)" الف " زائد ہے
۳/رباعی مجرد، جیسے:ثَعْلَبٌ (لومڑی)۔ ۴/رباعی مزید فیہ، جیسے:قِنْدِیْلٌ (لالٹین)" یاء " زائد ہے
۵/خماسی مجرد، جیسے:سَفَرْجَلٌ(بہی)۔ ۶/خماسی مزید فیہ، جیسے:عَضْرَفُوْطٌ(بامنی)" واو " زائد ہے

فعل کی قسمیں

۱/ثلاثی مجرد، جیسے:خَرَجَ (وہ نکلا)۔۲/ثلاثی مزید فیہ، جیسے:أَخْرَجَ (اُسنے نکالا)" الف " زائد ہے
۳/رباعی مجرد، جیسے:دَحْرَجَ(اُسنے لڑھکایا)۔ ۴/رباعی مزید فیہ، جیسے:تَدَحْرَجَ (وہ لڑھکا)" تاء " زائد ہے

جائے اور حدثی معنی کا وقوع یا اس کا زمانہ ملحوظ ہو تو " مَسْجَدٌ " بفتح الجیم مستعمل ہوگا۔[جاربردی:۴۵]۔

[۱] جوحروف کلمے کے تمام تغیرات میں قائم رہتے ہیں وہ ''**حروفِ اصلی**'' ہیں، ورنہ ''**زائد**''، مثلاً: ضَرَبَ، یَضْرِبُ، اِضْرِبْ، ضَارِبٌ، مَضْرُوْبٌ کو دیکھو؛ ان میں " ض، ر، ب "موجود ہیں اس لیے یہ تینوں اصلی ہیں اور باقی حروف، جیسے:" ی، الف، واو " وہ زائد ہیں۔ فعلِ مجرد اور مزید فیہ کی شناخت کے واسطے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب خاص ہے، پس اگر ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں حرف زائد نہ ہو، اگر چہ اس کے مصدر اور مشتقات میں ہوں؛ تو اس فعل کو مجرد کہیں گے، جیسے:" یَخْرُجُ " اپنے ماضی:" خَرَجَ " کے لحاظ سے مجرد کہلائے گا، اگر چہ مصدر " الخروج " آتا ہے، اور" یُخْرِجُ " اپنے ماضی " أَخْرَجَ " کے لحاظ سے مزید فیہ کہا جائے گا۔مصدر اور اسمائے مشتقہ بھی

××× **فائدہ:** مصادر اور اسمائے مشتقہ اگر چہ اسم سے ہیں مگر اُن کو فعل کے ساتھ اشتقاق کا ایک خاص تعلق ہے اس لیے اُن سے خماسی کی بنائیں نہیں آتیں۔

وزن کی بحث: تتبع زبان سے یہ بات معلوم ہوئی کی کوئی اسم[۱] یا فعل تین حرف سے کم نہیں ہوتا[۲]، اور نہ کوئی اسم سات حرف سے اور نہ کوئی فعل چھ حرف سے زیادہ آتا ہے، اسم کے اصلی حرف پانچ تک اور فعل کے چار تک ہوں گے، صرفیوں نے ان کلمات کے اصلی اور زائد کی شناخت کے واسطے **قاعدۂ وزن** ایجاد کیا ہے، اور ''**ف، ع، ل**'' کو اس کی میزان قرار دیا ہے، جس طرح چیزوں کی کمی بیشی اور برابری کا حال ترازو (میزان) سے ظاہر ہوتا ہے اسی طرح کلمات کے حرفوں کو ''**ف، ع، ل**'' کے ساتھ مقابل کرنے سے اُن کی اصلیّت وزیادت منکشف ہو جاتی ہے، میزان کو **وزن** بھی کہتے ہیں اور جس کلمے کے حرفوں کا وزن سے مقابلہ کیا جائے اُس کو **موزون بہ**۔ اس وزن کی تین صورتیں ہیں:[۳]

مجرد و مزید فیہ کہے جانے میں ماضی کے تابع ہیں۔(مص)

[۱] یہاں اسم معرب مراد ہے، ورنہ مبنی دوحرفی بھی ہوا کرتے ہیں، جیسے: ''کَمْ، مِنْ، مُذْ، إذ'' وغیرہ۔[سرح شافیہ: ۱۳/۱ج۱]۔ [۲] بعض اسم یا فعل جو بظاہر دوحرفی یا ایک حرفی معلوم ہوتے ہیں دراصل وہ بھی سہ حرفی ہیں، کثرت استعمال سے اُن کی یہ صورت ہوگئی ہے، جیسے: ''أَبٌ'' (باپ)، ''أَخٌ'' (بھائی)، یہ اصلی میں'' أَبَوٌ، أَخَوٌ'' تھے، اور ''کُلْ'' (کھا)، ''قِ'' (بچ) اصل میں ''أُؤْكُلْ'' اور ''اِوْقِيْ'' تھے، قواعد تخفیف وتعلیل کے بعد یہ شکل رہ گئی۔(مص)

[۳] یہ بات ملحوظ رہے کہ وزن کی تین قسمیں ہیں: وزنِ صرفی، وزنِ صوری، وزنِ عروضی: (۱) وزن صرفی: جس میں وزن اور موزون بہ میں تین امور کا لحاظ کیا جاتا ہے: ☆۱- حرکات وسکنات (زبر، زیر، پیش اور جزم) کا ہم جنس حرکات و سکنات کے ساتھ موافقت ہونے میں تقابل، ☆۲- موزون بہ کے حروف اصلیہ کا؛ وزن کے حروف اصلیہ کے ساتھ تقابل، ☆۳- زائد حروف کا ہم جنس زائد حرف کے ساتھ تقابل، مثلا: ''اِجْتَنَبَ'' کا ''افتعل'' کے وزن پر ہر سہ امور میں موازنہ اور تقابل ٹھیک ٹھیک پایا جاتا ہے، اس طرح ''لا تستعْوِنُ'' کا ''لا تستفْعِلُ'' کے وزن پر ٹھیک ٹھیک تقابل ہیں، لہٰذا اول میں ''ج، ن، ب'' اصلی ہیں اور ''ء، ت'' زائد ہیں، دوسری میں ''ع، و، ن'' اصلی اور ''ء، س، ت'' زائد ہیں۔ (۲) وزن صوری: جس میں موزون بہ اور وزن کا پہلی چیز میں تو تقابل ملحوظ ہو مگر دوسری اور تیسری چیز میں تقابل وموازنہ کا لحاظ ضروری نہیں، جیسے: ''اکابرُ، قواعدُ، مساجدُ'' تینوں ''مفاعلُ'' کے وزن پر ہیں جن میں حرکات وسکنات کا تقابل ٹھیک ٹھیک پایا جاتا ہے، مگر حروف اصلیہ وزوائد کا تقابل نہیں پایا جاتا ہے، کیونکہ وزن صرفی کے

۱- فَعَلٌ	یعنی: ف- ع- ل	یہ وزن ثلاثی مجرد کا ہے
۲- فَعْلَلٌ	یعنی: ف- ع- ل- ل	یہ وزن رباعی مجرد کا ہے
۳- فَعَلْلَلٌ	یعنی: ف- ع- ل- ل- ل	یہ وزن خماسی مجرد کا ہے

اِن اوزان کے ذریعہ کلمہ کا ثلاثی، رباعی، یا خماسی، اور مجرد یا مزید فیہ ہونا اس طرح معلوم ہوسکتا ہے کہ موزون: " سَفَرْجَلٌ " کے حرفوں کا مقابلہ وزن: " فَعَلْلَلٌ " کے حرفوں سے ترتیب وار کیا جائے، اور حرکات وسکنات کے موافق ہونے کا بھی لحاظ رکھا جائے۔

فائدہ: حرف اصلی کو " ف- ع- ل " سے تعبیر کریں گے اور جو زیادتی ہو اُس کو وزن میں بعینہ لائیں، پس جو حرف " ف- ع- ل " کے مقابل ہوں وہ اصلی ہوں گے، اور جو اُس کے سوا ہوں وہ زائد۔ پس دیکھو۔

زَمَنٌ	ثَعْلَبٌ	سَفَرْجَلٌ	مجرد کہلائیں گے کیوں کہ موزون
بروزن " فَعَلٌ "	بروزن " فَعْلَلٌ "	بروزن " فَعَلْلَلٌ "	میں سب حرف اصلی ہیں۔

زَمَانٌ	قِنْدِيْلٌ	عَضْرَفُوْطٌ	مزید فیہ کہلائیں گے کیوں
بروزن " فَعَالٌ "	بروزن " فِعْلِيْلٌ "	بروزن " فَعْلَلُوْلٌ "	کہ موزون میں حرفِ زائد
" الف " زائد ہے	" یاء " زائد ہے	" واو " زائد ہے	بھی ہیں۔

اعتبار سے اول " اَفَاعِلُ " کے وزن پر، ثانی " فَوَاعِلُ " کے وزن پر اور ثالث " مَفَاعَلُ " کے وزن پر ہونا چاہئے۔ (۳) وزن عروضی: جس میں موزون بہ اور وزن میں موازنہ وتقابل کا لحاظ تینوں امور ضروری نہ ہو، صرف تعداد حروف اور حرکات وسکنات میں برابری ملحوظ ہو، ہم جنس حرکات وسکنات میں بھی موافقت کا ہونا ضروری نہیں ہے، جیسے: " يَفْعَلَ " بروزن " فَاعِلٌ ": اسم فاعل کے وزن پر ہے، نیز "طَعَامٌ، اِدَامٌ، زُكَامٌ، رَغِيْفٌ، صَبُوْرٌ " یہ پانچوں " فَعُوْلٌ " کے وزن پر شمار کئے جاتے ہیں، حالاں کہ وزن صرفی کے اعتبار سے اول " فَعَالٌ " کے وزن پر، ثانی " فِعَالٌ " کے وزن پر، ثالث " فُعَالٌ " کے وزن پر، رابع " فَعِيْلٌ " کے وزن پر ہیں، صرف خامس " فَعُوْلٌ " کے وزن پر ہے۔ نوٹ: ابواب اور صیغوں میں بلا قرینہ وزن صرفی مراد ہوتا ہے، البتہ تصغیر میں وزن صوری مراد ہوتا ہے اور اشعار وابیات میں وزن عروضی مراد ہوتا ہے۔ [نوادر الاصول شرح الفصول (فصول اکبری): ۱۷-۱۸]

سبق: ۲۲

اوزانِ فعل: فعل ثلاثی (سہ حرفی) کے تین وزن ہیں: فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ، یہ تینوں فعل ماضی ہیں، ان میں سے ہر ایک کے مضارع کے بھی تین وزن ہیں: یَفْعَلُ، یَفْعِلُ، یَفْعُلُ، مگر کسی جگہ ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات متفق ہوتی ہیں اور کسی جگہ مختلف، صرفیوں نے ہر ماضی کے لیے مضارع کے چند اوزان دریافت کیے ہیں: چنانچہ

ماضی "فَعَلَ" کے تین مضارع ہیں	۱- یَفْعِلُ، جیسے: ضَرَبَ یَضْرِبُ ۲- یَفْعُلُ، جیسے: نَصَرَ یَنْصُرُ ۳- یَفْعَلُ، جیسے: فَتَحَ یَفْتَحُ
ماضی "فَعِلَ" کے دو مضارع ہیں[۱]	۱- یَفْعَلُ، جیسے: سَمِعَ یَسْمَعُ ۲- یَفْعِلُ، جیسے: حَسِبَ یَحْسِبُ
ماضی "فَعُلَ" کا صرف ایک مضارع ہے[۲]	۱- یَفْعُلُ، جیسے: کَرُمَ یَکْرُمُ

تنبیہ: جب ماضی اور مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب (حسب تفصیل بالا) ملا کر بولا جائے تو اس مجموعہ کو "باب" کہتے ہیں، ان دونوں کے اختلافِ حرکاتِ عین کلمہ کے باعث نو (۹) باب آنے چاہیے تھے مگر مستعمل چھ (۶) ہیں:

۱- فَعَلَ یَفْعِلُ	ماضی مفتوح العین مضارع مکسور العین	یہ تینوں باب اصول کہلاتے ہیں کیوں
۲- فَعَلَ یَفْعُلُ	ماضی مفتوح العین مضارع مضموم العین	کہ ان کے ماضی اور مضارع کے عین
۳- فَعِلَ یَفْعَلُ	ماضی مکسور العین مضارع مفتوح العین	کلمہ کی حرکات مختلف ہیں۔[۳]

---

[۱] فَعِلَ- یَفْعُلُ، جیسے: فَضِلَ- یَفْضُلُ شاذ ہے۔

[۲] اس کے علاوہ ۲- فَعُلَ- یَفْعَلُ، جیسے: کَادَ - یَکَادُ شاذ ہے، اور ۳- فَعُلَ- یَفْعِلُ مستعمل نہیں ہے۔

[۳] ام الابواب اور اصول الابواب اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ جب ماضی اور مضارع معناً مختلف ہیں تو لفظاً حرکات میں بھی مختلف ہونا چاہئے تاکہ اختلاف حرکت سے اختلاف معنی پر دلالت ہونے میں موافقت و مناسبت باقی رہے گی

۴- فَعَلَ يَفْعَلُ	ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین	یہ تینوں باب فروع کہلاتے ہیں
۵- فَعُلَ يَفْعُلُ	ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین	کیوں کہ ان کے ماضی اور مضارع
٦- فَعِلَ يَفْعِلُ	ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین	کے عین کلمہ کی حرکات متفق ہیں۔

فائدہ: ابواب مندرجہ بالا کے سوا دو باب ثلاثی سے اَوْ رآئے ہیں۔[۱]

۱-فَعِلَ يَفْعُلُ	ماضی مکسور العین، مضارع مضموم العین	جیسے: فَضِلَ يَفْضُلُ (زیادہ ہونا)
۲-فَعُلَ يَفْعَلُ	ماضی مضموم العین، مضارع مفتوح العین	جیسے: كَادَ يَكَادَ (قریب ہونا)

تنبیہ: مگر اکثر صرفیوں کی رائے ہے کہ یہ دونوں کوئی مستقل باب نہیں، بلکہ پہلا باب تداخل لغات سے ہے[۲]، اور دوسرا باب " سَمِعَ يَسْمَعُ " سے ہے۔

امثلۂ مشقیہ

مفصلۂ ذیل مصدروں سے ہر باب کی صرف صغیر کرو۔

مصادرِ باب								
فَعَلَ يَفْعِلُ	اَلضَّرْبُ	مارنا	اَلْغَلْبُ	غلبہ کرنا	اَلْكِذْبُ	جھوٹ بولنا
	اَلْغَسْلُ	دھونا	اَلظُّلْمُ	ستم کرنا	اَلْكَسْبُ	کمانا

مصادرِ باب						
فَعَلَ يَفْعُلُ	اَلنَّصْرُ	مدد کرنا	اَلْقَتْلُ	مار ڈالنا	اَلْفَسَادُ	تباہ ہونا
	اَلطَّلْبُ	ڈھونڈنا	اَلدُّخُوْلُ	اندر آنا	اَلْخُرُوْجُ	نکلنا

[مراح:۷]

[۱] مذکورہ آٹھ کے علاوہ نوواں فَعُل – يَفْعِل بنتا ہے مگر مستعمل نہیں ہے۔

[۲] تداخل کے یہ معنی ہیں کہ ماضی کوئی ایک باب سے ہو اور مضارع کوئی دوسرے باب سے ہو، " فَضِلَ يَفْضُلُ " عربی زبان میں دو باب سے آیا ہے: ماضی بابِ " سَمِعَ " سے اور مضارع بابِ " نَصَرَ " سے، دو باب سے مل کر یہ باب پیدا ہوا ہے، جیسے: قرآن کریم میں " مَاتَ "، فعل ماضی بابِ نَصَرَ اور بابِ ضَرَبَ دونوں سے اور " يَمُوْتُ ": مضارع بابِ نصر سے استعمال ہوا ہے، وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا (مریم:٦٦)، وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللهِ تُحْشَرُونَ (آل عمران:۱۵۸)، ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى (أعلىٰ:۱۳)۔

مصادرِباب	اَلسَّمْعُ	سننا	اَلْفَهْمُ	سمجھنا	اَلشَّهَادَةُ	گواہی دینا
فَعِلَ يَفْعَلُ	اَلْعِلْمُ	جاننا	اَلْجَهْلُ	نہ جاننا	اَلشُّرْبُ	پینا

فائدہ: باب " سَمِعَ " کا اسم فاعل اکثر " فَاعِلٌ " کے وزن پر آتا ہے، جیسے: سَامِعٌ، عَالِمٌ، مگر جب فاعل میں ثبوت کے معنی ملحوظ ہوں تو " فَاعِلٌ " کا وزن نہیں آتا، بلکہ " فَعِيْلٌ " :صفت مشبہ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: سَمِيْعٌ، عَلِيْمٌ۔

مصادرِباب	اَلْفَتْحُ	کھولنا	اَلرَّهْنُ	گِروی رکھنا	اَلصَّبْغُ	رنگ کرنا
فَعَلَ يَفْعَلُ	اَلْجَرْحُ	زخمی کرنا	اَلْمَنْعُ	روکنا	اَلذَّهَابُ	جانا

مصادرِباب	اَلْكَرَمُ وَ	بزرگ	اَللُّطْفُ	پاکیزہ ہونا	اَلْقُرْبُ	نزدیک ہونا
فَعُلَ يَفْعُلُ	اَلْكَرَامَةُ	ہونا	اَلْكَثْرَةُ	بہت ہونا	اَلْبُعْدُ	دور ہونا

فائدہ: باب " كَرُمَ " سے اسم فاعل کی جگہ " فَعِيْلٌ " کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ آتا ہے، جیسے: كَرِيْمٌ، اور یہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔

مصادرِباب	اَلْحَسْبُ وَ	گمان کرنا	اَلنِّعْمَةُ وَ	خوش عیش
فَعِلَ يَفْعِلُ	اَلْحِسْبَانُ		اَلنَّعِيْمَةُ	ہونا

فائدہ: باب "حَسِبَ" سے چند ہی مصادر آئے ہیں، جن میں صحیح کے صرف دو ہیں۔

سبق:۲۳

ابواب ثلاثی مزید فیہ و رباعی

فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ باب ہیں، جو ثلاثی مجرد کی ماضی کے ابتدا یا وسط میں " ایک " یا " دو " یا " تین " حرفِ مقررہ بڑھانے سے بنتے ہیں، اور یہ تین حصّوں میں منقسم ہیں:

(**۱**) وہ ابواب جو ایک حرفِ زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں، یہ تین ہیں:

۱-أَفْعَلَ: فاء کلمے کے پہلے "ھمزہ" زیادہ کرنے سے، **جیسے**: کَرُمَ سے أَکْرَمَ، (یعنی باب إِفْعَال)

۲-فَعَّلَ: عین کلمے کو مشدد کرنے سے، **جیسے**: صَرَفَ سے صَرَّفَ، (یعنی باب تَفْعِیْل)

۳-فَاعَلَ: فاء کلمے کے بعد "الف" زیادہ کرنے سے، **جیسے**: قَتَلَ سے قَاتَلَ، (یعنی باب مُفَاعَلَة)

(**۲**) وہ ابواب جو دو حرفِ زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں، یہ پانچ ہیں:

۱-تَفَعَّلَ: اول میں "ت" لانے اور عین کلمے کو مشدّد کرنے سے، **جیسے**: قَبِلَ سے تَقَبَّلَ، (یعنی باب تَفَعُّل)

۲-تَفَاعَلَ: اول میں "ت" اور فاء کلمے کے بعد "الف" لانے سے، **جیسے**: قَبِلَ سے تَقَابَلَ، (یعنی باب تَفَاعُل)

۳-اِفْتَعَلَ: اول میں "ھمزہ" اور فاء کلمے کے بعد "ت" لانے سے، **جیسے**: جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ، (یعنی باب اِفْتِعَال)

۴-اِنْفَعَلَ: اول میں "ھمزہ" اور "ن" لانے سے، **جیسے**: فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ، (یعنی باب اِنْفِعَال)

۵-اِفْعَلَّ: اول میں "ھمزہ" لانے اور لام کلمے کو مشدّد کرنے سے، **جیسے**: حَمِرَ سے اِحْمَرَّ، (یعنی باب اِفْعِلَال)

(**۳**) وہ ابواب جن میں تین حروف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے، یہ چار ہیں:

۱-اِفْعَالَّ: اول میں "ھمزہ"، عین کلمہ کے بعد "الف" بڑھانے اور لام کلمہ مشدد کرنے سے، **جیسے**: دَھِمَ سے اِدْھَامَّ، (یعنی باب اِفْعِیْلَال)

۲-اِسْتَفْعَلَ: اول میں "همزه"، "س" اور "ت" کے لانے سے، جیسے: نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ، (یعنی باب اِسْتِفْعَال)

۳-اِفْعَوْعَلَ: اول میں "همزه"، عین کلمہ کے بعد "واو" اور عین کلمہ مکرر لانے سے، جیسے: خَشِنَ سے اِخشَوْشَنَ، (یعنی باب اِفْعِیْعَال)

۴-اِفْعَوَّلَ: اول میں "همزه" اور عین کلمہ کے بعد "واو" مشدد بڑھانے سے، جیسے: جَلَذَ سے اِجْلَوَّذَ، (یعنی باب اِفْعِوَّال)

تنبیه: (۱) ان بارہ بابوں میں سے پہلے پانچ باب "بے ہمزۂ وصل" کہلاتے ہیں اور پچھلے سات "باہمزۂ وصل"۔

تنبیه: (۲) بابِ افعال کے پہلے جو ہمزہ ہے وہ قطعی کہلاتا ہے۔

رباعی مجرد کا ایک باب هے: فَعْلَلَةٌ، جیسے: دَحْرَجَةٌ۔

رباعی مزیدفیه کے تین باب هیں: جو ثلاثی مزید فیہ کی طرح رباعی مجرد کی ماضی میں " ایک " یا " دو " حرف زائد بڑھانے سے بنتے ہیں، اور دو حصّوں میں منقسم ہیں۔

(۱) وہ باب جو ایک حرف کے بڑھانے سے بنتا ہے، یہ صرف ایک ہے:

۱-تَفَعْلَلَ: اول میں " ت " زیادہ کرنے سے، جیسے: دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ، (یعنی باب تَفَعْلُل)

(۲) وہ باب جن میں دو حرف بڑھانے کی ضرورت ہے، اور یہ دو باب ہیں:

۱-اِفْعَنْلَلَ: اول میں "همزه" اور عین کلمہ کے بعد " ن " لانے سے، جیسے: حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ، (یعنی باب اِفْعِنْلَال)

۲-اِفْعَلَلَّ: اول میں "همزه" لانے اور دوسرے لام کلمہ کو مشدّد کرنے سے، جیسے: قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ، (یعنی باب اِفْعِلَّال)

❁

سبق-۲۴

فوائد متفرقہ

(۱) حرکات مضارع معروف:

۱- اِفْعَال، تفْعِيْل، مُفَاعَلَة، فَعْلَلَة؛ چار بابوں میں اُن کی ماضی چار حرفی ہے مضارع معروف میں علامت مضارع مضموم ہوگی اور باقی بابوں میں مفتوح۔

۲- تَفَعُّل، تَفَاعُل، تَفَعْلُل؛ تین بابوں میں اُن کی ماضی کے پہلے "ت" زائد آتی ہے مضارع کے آخر حرف کا ماقبل مفتوح ہوگا اور باقی بابوں میں مکسور۔

(۲) ہمزہ کا حذف:

۱- اِفْتِعَال، اِنْفِعَال، اِفْعِلَال، اِفْعِيْلَال، اِسْتِفْعَال، اِفْعِيْعَال، اِفْعِوَّال، اِفْعِنْلَال، اِفْعِلَّال؛ نو بابوں کی ماضی کے پہلے جو "ہمزۂ وصل" آتا ہے علامت مضارع کے لاحق ہونے کے وقت حذف ہوجاتا ہے، جیسے: يَجْتَنِبُ، يَنْفطِرُ وغیرہ۔

تنبیہ: باب "إفعال" کا ہمزۂ ماضی اگرچہ قطعی ہے مگر مضارع میں وہ بھی حذف ہوجاتا ہے، جیسے: "يُكْرِمُ" کہ اصل میں "يُأَكْرِمُ" تھا۔[۱]

(۳) تائے "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کا حذف:

جب تائے "تفعُّل" اور "تَفَاعُل" پر علامتِ مضارع "ت" داخل ہوتو مضارع معروف میں سے ایک "ت" کا تخفیفاً حذف کرنا درست ہے، جیسے: تنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ کہ اصل میں "تتنَزَّلُ" تھا۔[۲]

(٤) حرکات ماضی مجهول:

جملہ ابواب کے ماضی مجہول میں ماقبلِ آخر "مکسور" اور باقی متحرک حروف "مضموم" ہوتے ہیں، جیسے: اُجْتُنِبَ۔

---

[۱] ہمزہ وصلی اور قطعی دونوں زائد ہوتے ہیں، فرق اس قدر ہے کہ ہمزہ وصل بحالتِ وصلِ کلام تلفظ میں نہیں آتا، جیسے: فانتظروا إني معكم من المنتظرين، اور ہمزہ قطعی برابر بولا جاتا ہے، جیسے: وَ أَنذر عشيرتك الأقربين۔(مص)

[۲] خواہ صیغۂ غائب ہو یا مخاطب ہو۔ مغني اللبيب: ۰۷۶ ج۲، ﴿وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾، ﴿وَإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ﴾۔

تنبیہ: اگر ضمّہ کے بعد "الف" واقع ہوتو" واو "سے بدل جاتا ہے، جیسے:
قَابَلَ سے قُوْبِلَ۔

(۵) حرکات مضارع مجهول: تمام بابوں کے مضارع مجہول میں ماقبلِ آخر "مفتوح" اور علامت مضارع "مضموم" ہوگی اور باقی حرکات بدستور قائم رہیں گے، جیسے: یُجْتَنَبُ، یُقَابَلُ۔

(٦) حرکات اسم فاعل و اسم مفعول: اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں میں علامت مضارع کی جگہ " میم" مضموم اور آخر میں " تنوین" آتی ہے، مگر اسم فاعل کا ماقبل آخر " مکسور" اور اسم مفعول کا ماقبلِ آخر " مفتوح" ہوتا ہے، جیسے:" مُجْتَنِبٌ" اسم فاعل اور " مُجْتَنَبٌ" اسم مفعول ہے۔

(۷) ثلاثی مزید فیه اور رباعی کے ابواب کا اسم ظرف، اسم آله، اسم تفضیل: ۱- اسم ظرف: اسم مفعول کے اوزان پر آتا ہے۔

۲- اسم آلہ اور اسم تفضیل ان ابواب سے نہیں آتے۔[۱]

اسم آلہ کے معنی ادا کرنے منظور ہوں تو لفظِ " مَابِهٖ" کو مصدر پر بڑھائیں، جیسے:
مَابِهِ الْاِجْتِنَابُ (پرہیز کرنے کا ذریعہ)۔

اگر اسم تفضیل کے معنی ادا کرنے ہوں، تو لفظِ " أَشَدُّ " یا " أَكْبَرُ" یا اُن کے مثل [۲] مصدرِ منصوب پر زیادہ کریں، جیسے: أَشَدُّ تَنْكِيْلاً (بہت ہی بڑا عذاب دینے والا)، أَسْرَعُ اِلْتِهَاباً (بہت ہی جلد بھڑک اُٹھنے والا)۔

تنبیہ: ثلاثی مجرد کے جن بابوں سے "لَوْن اور عیب" کے معنی کے باعث اسم تفضیل نہیں آتا ان سے بھی اسی طرح ادا کرتے ہیں، جیسے: أَشَدُّ حُمْرَةً (بہت سرخ رنگ)، أَشَدُّ صَمَماً (بہت ہی بہرا)۔

---

[۱] کیوں کہ دونوں کے اوزانِ مقررہ: مِفعل، مِفعلة، مِفعال، اور أَفْعل، فُعْلیٰ کا تحقق ثلاثی مجرد میں ہی ہوسکتا ہے، ابوابِ غیر ثلاثی مجرد میں نہیں ہوسکتا۔ [۲] " أَزْيَدُ، أَكْثَرُ " وغیرہ۔

نوٹ: ہر ایک باب کی صرف صغیر نقشہ آئندہ سبق میں درج ہے، ان کی گردان کر جاؤ:

سبق: ۲۵، ۲۶

ابوابِ ثلاثی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل کے پانچ باب کی صرف صغیر:

۞	باب اول	باب دوم	باب سوم	باب چہارم	باب پنجم
۞	إِفْعَالٌ	تَفْعِيْلٌ	مُفَاعَلَةٌ	تَفَعُّلٌ	تَفَاعُلٌ
۞	إِكْرَامٌ	تَصْرِيْفٌ	مُقَاتَلَةٌ ایک	تَقَبُّلٌ	تَقَابُلٌ
۞	عزت کرنا	پھیرنا	دوسرے کو مارنا	قبول کرنا	آمنے سامنے ہونا
ماضی	أَكْرَمَ	صَرَّفَ	قَاتَلَ	تَقَبَّلَ	تَقَابَلَ
مضارع	يُكْرِمُ	يُصَرِّفُ	يُقَاتِلُ	يَتَقَبَّلُ	يَتَقَابَلُ
مصدر	إِكْرَامًا	تَصْرِيْفاً	مُقَاتَلَةً	تَقَبُّلاً	تَقَابُلاً
اسم فاعل	مُكْرِمٌ	مُصَرِّفٌ	مُقَاتِلٌ	مُتَقَبِّلٌ	مُتَقَابِلٌ
ماضی/مج	أُكْرِمَ	صُرِّفَ	قُوْتِلَ	تُقُبِّلَ	تُقُوْبِلَ
مضارع/مج	يُكْرَمُ	يُصَرَّفُ	يُقَاتَلُ	يُتَقَبَّلُ	يُتَقَابَلُ
مصدر/مج	إِكْرَامًا	تَصْرِيْفاً	مَقَاتَلَةً	تَقَبُّلاً	تَقَابُلاً
اسم مفعول	مُكْرَمٌ	مُصَرَّفٌ	مُقَاتَلٌ	مُتَقَبَّلٌ	مُتَقَابَلٌ
امر حاضر	أَكْرِمْ	صَرِّفْ	قَاتِلْ	تَقَبَّلْ	تَقَابَلْ
نہی حاضر	لَا تُكْرِمْ	لَا تُصَرِّفْ	لا تُقَاتِلْ	لَا تَتَقَبَّلْ	لَا تَتَقَابَلْ
مصادر برائے مشقِ صرف صغیر	اَلْإِسْلَامُ	اَلتَّكْذِيْبُ	اَلْمُشَارَكَةُ	اَلتَّفَكُّهُ	اَلتَّخَاصُمُ
	مسلمان ہونا	جھٹلانا	باہم شرکت کرنا	میوہ کھانا	باہم دشمنی کرنا
	اَلْإِذْهَابُ	اَلتَّقْدِيْمُ	اَلْمُنَازَعَةُ	اَلتَّلَبُّثُ	اَلتَّفَاخُرُ = ایک
	لے جانا	پیش کرنا	آپس میں جھگڑنا	ٹھیرنا	دوسرے پر فخر کرنا
	اَلْإِعْلَانُ	اَلتَّمْكِيْنُ	اَلْمُخَاصَمَةُ	اَلتَّبَسُّمُ	اَلتَّعَارُفُ = ایک
	ظاہر کرنا	جگہ دینا	باہم دشمنی رکھنا	مسکرانا	دوسرے کو پہچاننا

ابوابِ ثلاثی مزید فیہ با ہمزۂ وصل کے سات باب کی صرف صغیر

باب اول	باب دوم	باب سوم	باب چہارم	باب پنجم	باب ششم	باب ہفتم
اِفْتِعَالٌ	اِنْفِعَالٌ	اِفْعِلَالٌ	اِفْعِيْلَالٌ	اِسْتِفْعَالٌ	اِفْعِيْعَالٌ	اِفْعِوَّالٌ
اِجْتِنَابٌ	اِنْفِطَارٌ	اِحْمِرَارٌ	اِدْهِيْمَامٌ	اِسْتِنْصَارٌ	اِخْشِيْشَانٌ	اِجْلِوَّازٌ
بچنا	شگفتہ ہونا	سرخ ہونا	بہت سیاہ ہونا	مدد کرنا	کھردرا ہونا	جلد چلنا
اِجْتَنَبَ	اِنْفَطَرَ	اِحْمَرَّ	اِدْهَامَّ	اِسْتَنْصَرَ	اِخْشَوْشَنَ	اِجْلَوَّذَ
يَجْتَنِبُ	يَنْفَطِرُ	يَحْمَرُّ	يَدْهَامُّ	يَسْتَنْصِرُ	يَخْشَوْشِنُ	يَجْلَوِّذُ
اِجْتِنَابًا	اِنْفِطَارًا	اِحْمِرَارًا	اِدْهِيْمَامًا	اِسْتِنْصَارًا	اِخْشِيْشَانًا	اِجْلِوَّاذًا
مُجْتَنِبٌ	مُنْفَطِرٌ	مُحْمَرٌّ	مُدْهَامٌّ	مُسْتَنْصِرٌ	مُخْشَوْشِنٌ	مُجْلَوِّذٌ
اُجْتُنِبَ	...	...	...	اُسْتُنْصِرَ	...	...
يُجْتَنَبُ	...	...	...	يُسْتَنْصَرُ	...	...
اِجْتَنَابًا	اِنْفَطِرْ	اِحْمَرِّ ،	اِدْهَامِّ ،	اِسْتِنْصَارًا	اِخْشَوْشِنْ	اِجْلَوِّذْ
مُجْتَنَبٌ	...	اِحْمَرِرْ	اِدْهَامِمْ	مُسْتَنْصَرٌ	...	...
اِجْتَنِبْ	لَاتَنْفَطِرْ	لَا تَحْمَرَّ ،	لَاتَدْهَامَّ ،	اِسْتَنْصِرْ	لَاتَخْشَوْشِنْ	لَاتَجْلَوِّذْ
لَاتَجْتَنِبْ	...	لَاتَحْمَرِرْ	لَاتَدْهَامِمْ	لَاتَسْتَنْصِرْ	...	...
اَلْاِعْتِزَالُ	اَلْاِنْصِرَافُ	اَلْاِخْضِرَارُ	اَلْاِسْمِيْرَارُ	اَلْاِسْتِغْفَارُ	اَلْاِخْلِيْلَاقُ	اَلْاِخْرِوَّاطُ
گوشہ نشین ہونا	پھرنا	سبز ہونا	گندم گوں ہونا	آمرزش چاہنا	کپڑے کا پرانا ہونا	لکڑی تراشنا
اَلْاِخْتِطَافُ	اَلْاِنْقِلَابُ	اَلْاِصْفِرَارُ	اَلْاِكْمِيْتَاتُ	اَلْاِسْتِفْسَارُ	اَلْاِمْلِيْلَاحُ	اَلْاِعْلِوَّاطُ
اچک لینا	پلٹنا	زرد ہونا	گھوڑے کا کمیت ہونا	پوچھنا	پانی کھارا ہونا	اونٹ کی
اَلْاِرْتِحَالُ	اَلْاِنْكِسَارُ	اَلْاِغْبِرَارُ	اَلْاِشْهِيْبَابُ	اَلْاِسْتِخْلَافُ	اَلْاِحْدِيْدَابُ	گردن پکڑ
کوچ کرنا	ٹوٹنا	غبار آلود ہونا	گھوڑے کا سفید ہونا	جانشیں بنانا	کوزہ پشت ہونا	کے سوار ہونا

ابوابِ رباعی مجرد و مزید فیه کی صرف صغیر

رباعی مجرد	بےہمزہ وصل	باہمزہ وصل	باہمزہ وصل
فَعْلَلَةٌ	تَفَعْلُلٌ	اِفْعِنْلَالٌ	اِفْعِلَّالٌ
دَحْرَجَةٌ	تَدَحْرُجٌ	اِحْرِنْجَامٌ	اِقْشِعْرَارٌ
لڑھکانا	لڑھکنا	جمع ہونا	رونگٹا کھڑا ہونا
دَحْرَجَ	تَدَحْرَجَ	اِحْرَنْجَمَ	اِقْشَعَرَّ
يُدَحْرِجُ	يَتَدَحْرَجُ	يَحْرَنْجِمُ	يَقْشَعِرُّ
دَحْرَجَةً	تَدَحْرُجاً	اِحْرِنْجَاماً	اِقْشِعْرَارًا
مُدَحْرِجٌ	مُتَدَحْرِجٌ	مُحْرَنْجِمٌ	مُقْشَعِرٌّ
دُحْرِجَ	...	...	...
يُدَحْرَجُ	...	...	...
دَحْرَجَةً	...	...	...
مُدَحْرَجٌ	...	...	...
دَحْرِجْ	تَدَحْرَجْ	اِحْرَنْجِمْ	اِقْشَعِرَّ، اِقْشَعْرِرْ
لَاتُدَحْرِجْ	لَاتَتَدَحْرَجْ	لَاتَحْرَنْجِمْ	لَاتَقْشَعِرَّ، لَاتَقْشَعْرِرْ
اَلْبَعْثَرَةُ	اَلتَّسَرْبُلُ	اَلْاِبْلِنْدَاحُ	اَلْاِقْمِطْرَارُ
برانگیختہ کرنا	کرتا پہننا	جگہ کا فراخ ہونا	بہت ناحوش ہونا
اَلزَّعْفَرَةُ	اَلتَّزَنْدُقُ	اَلْاِعْرِنْكَاسُ	اَلْاِشْفِتْرَارُ
زعفرانی رنگنا	بددین ہونا	بالوں کا سیاہ ہونا	پراگندہ ہونا
اَلْقَنْطَرَةُ	اَلتَّبَخْتُرُ	اَلْاِسْلِنْطَاحُ	اَلْاِزْمِهْرَارُ
پل باندھنا	ناز سے چلنا	چت سونا	غصے سے آنکھوکا سرخ ہونا

فائدہ:(۱) ثلاثی اور رباعی کا ہر باب حرف زائد کی کمی سے مجرد ہوسکتا ہے، جیسے:
أَكْرَمَ سے كَرُمَ، صرَّفَ سے صَرَفَ، قَاتَلَ سے قَتَلَ، قَبِلَ سے تَقَبَّلَ، تَقَابَلَ سے قَبِلَ، اِجْتَنَبَ سے جَنَبَ، اِنْفَطَرَ سے فَطَرَ، اِحْمَرَّ سے حَمِرَ،

اِدْھَامَّ سے دَھِمَ، اِسْتَنْصَرَ سے نَصَرَ، اِخْشَوْشَنَ سے خَشِنَ، اِجْلَوَّذَ سے جَلَذَ، اِحْرَنْجَمَ سے حَرْجَمَ، اِقْشَعَرَّ سے قَشْعَرَ۔

فائدہ:(۲) مجرد کا ہر باب حروفِ مختصہٗ باب کی زیادتی سے مزید کے اکثر ابواب میں حسبِ استعمالِ اہلِ زبان آ سکتا ہے، جیسے:"خَرَجَ" مادۂ مجرد سے أَخْرَجَ، خَرَّجَ، خَارَجَ، تَخَرَّجَ، تَخَارَجَ، اِخْتَرَجَ، اِخَرَاجَّ، اِسْتَخْرَجَ۔

شناخت ابواب

(۱) ابواب مزید فیہ میں سے جب کسی فعل یا اسم مشتق کا پتہ دینا منظور ہو تو اس باب کے مصدر کا نام لے کر دینا چاہیے، مثلاً:" یُکْرِمُ "باب "إِفْعَال " سے اور " یُضَارِبُ "باب "مفاعلة " سے ہے۔

(۲) باب "اِفْتِعَالَ اور اِنْفِعَالَ " کے پہچاننے میں کبھی خفیف سا مغالطہ ہو جاتا ہے، پس یاد رکھنا چاہیے اگر تیسرا حرف "ت " زائدہ ہو تو باب " افتعال " ہے، اگر دوسرا حرف " ن " ساکن زائدہ ہو تو باب " اِنْفِعَال " ہے۔[۱]

(۳) اِفْعِيْلَال، اِفْعِيْعَال، اِفْعِنْلَال، اِفْعِلَّال: یہ چاروں مصدر ایک وزن کے ہیں:
اگر اصلی تین حرف اور لام کلمہ مکرر ہے تو " اِفْعِيْلَال " ہے، جیسے: اِدْھِيْمَامٌ۔
اگر اصلی تین حرف اور عین کلمہ مکرر ہے تو "اِفْعِيْعَال " ہے، جیسے: اِخْشِيْشَانٌ۔
اگر چار حرف اصلی اور عین کلمہ کے بعد " ن " زائد ہے تو " اِفْعِنْلَال " ہے، جیسے: اِحْرِنْجَامٌ۔
اگر چار حرف اصلی کے سوا لام کلمہ مکرر ہے تو " اِفْعِلَّال " ہے، جیسے: اِقْشِعْرَارٌ۔

مصادر غیر ثلاثی کے چند اور اوزان

فائدہ: ثلاثی مزید فیہ اور رباعی کے بعض مصادر اوزانِ ذیل پر بھی آتے ہیں۔

❁ باب " تَفْعِيْل " کا مصدر:

(۱) کبھی " تَفْعِلَةٌ " کے وزن پر آتا ہے، جیسے:" تَخْرِجَةٌ " (نکالنا)۔

---

[۱] " انتقل " میں دوسرا "ن "ہونے کے باوجود باب افتعال سے ہے کیوں کہ "ن " اصلی ہے زائد نہیں ہے۔

تنبیہ: یہ وزن افعالِ ناقص سے خصوصیت کے ساتھ آتا ہے۔

(۲) کبھی " فَعَالٌ، فِعَالٌ[۱]، فِعَّالٌ، تَفْعَالٌ " کے وزن پر بھی آجاتا ہے، جیسے: " کَلَامٌ" (بولنا) " کِذَابٌ"، " کِذَّابٌ"(جھٹلانا)، " تَکْرَارٌ "(دوہرانا)۔

❁ باب " مُفَاعَلَةٌ "کا مصدر:

(۱) " فِعَالٌ " کے وزن پر آتا ہے، جیسے: " قِتَالٌ "(لڑنا)۔

(۲) کبھی " فِیْعَالٌ " کے وزن پر بھی آجاتا ہے، جیسے: " قِیْتَالٌ " بمعنی قِتَالٌ۔

❁ باب " فَعْلَلَةٌ "کا مصدر:

(۱) " فِعْلَالٌ " کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے: " زِلْزَالٌ " بمعنی زَلْزَلَةٌ ۔

(۲) کبھی " فَعْلَلیٰ " کے وزن پر بھی آجاتا ہے، جیسے: " قَھْقَریٰ "(پچھلے پاؤں چلنا)۔

❁ باب "اِفْعِلَّال" کا مصدر:

(۱) کبھی " فُعَلِّیْلَةٌ " کے وزن پر آتا ہے، جیسے: " قُشَعْرِیْرَةٌ " بمعنی اِقْشِعْرَارٌ۔

سبق: ۲۷

ملحق برباعی کا بیان

ملحق برباعی کے معنی یہ ہیں کہ: ثلاثی مجرد میں کوئی حرف اس غرض سے زیادہ کیا جائے[۲] کہ وہ لفظ رباعی کا ہم وزن بنجائے، اس کو **ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی** کہتے ہیں۔

الحاق دو کلموں کے باہم مماثل کرنے کا نام ہے، مگر شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو؛ پس " أَکْرَمَ، یُکْرِمُ " اگرچہ بظاہر "دَحْرَجَ، یُدَحْرِجُ " کے وزن پر آتا ہے مگر چونکہ مصدر دونوں کا مختلف ہے اس واسطے " أَکْـــرَمَ " کو ملحق برباعی نہیں کہیں گے۔

---

[۱] بعض صرفیین نے ان کو اسم مصدر کہا ہے۔[علم الصیغہ: افادات]۔

[۲] اس زیادتی سے کوئی معنوی غرض مقصود نہ ہو، ورنہ ملحق نہیں کہا جائے گا، جیسے ابواب مزید فیہ میں زیادتی سے

ملحق برباعی کے سولہ باب ہیں: ۷/ملحق " بہ دَحْرَجَ"، ۷/ملحق " بہ تَدَحْرَجَ "، اور۲/ملحق "بہ اِحْرَنْجَمَ"۔ [ان ابواب کے مصادر حسب ذیل ہیں]

	ملحق " بہ دَحْرَجَ" کے۷/ ابواب		ملحق " بہ تَدَحْرَجَ " کے۷/ ابواب	
۱	فَعْلَلَةٌ: جَلْبَبَةٌ	چادراوڑانا	تَفَعْلُلٌ :تَجَلْبُبٌ	چادراوڑ نا
۲	فَيْعَلَةٌ: خَيْعَلَةٌ	بےآستین کرتہ پہنانا	تَفَيْعُلٌ :تَخَيْعُلٌ	بےآستین کرتہ پہننا
۳	فَوْعَلَةٌ: جَوْرَبَةٌ	جرّاب پہنانا	تَفَوْعُلٌ :تَجَوْرُبٌ	جراب پہننا
۴	فَعْنَلَةٌ: قَلْنَسَةٌ	ٹوپی پہنانا	تَفَعْنُلٌ: تَقَلْنُسٌ	ٹوپی پہننا
۵	فَعْيَلَةٌ: شَرْيَفَةٌ	کھیتی کے بڑھے ہوے پتوں کا کاٹنا	تَفَعْيُلٌ: تَشَرْيُفٌ	کھیتی کے بڑھے ہو پتوں کا کٹنا
۶	فَعْوَلَةٌ: سَرْوَلَةٌ	ازار پہنانا	تَفَعْوُلٌ: تَسَرْوُلٌ	آزار پہننا
۷	فَعْلَاةٌ: قَلْسَاةٌ	ٹوپی پہنانا	تَفَعْلٍ: تَقَلْسٍ	ٹوپی پہننا

ملحق "بہ اِحْرَنْجَمَ" کے۲/ باب:

۱	اِفْعِنْلَالٌ :اِقْعِنسَاسٌ	سینہ کا باہر ہونا اور پیٹھ کا اندر ہونا	۲	اِفْعِنْلَاءٌ: اِسْلِنْقَاءٌ	چت سونا

سوالات

الف (۱) فعل کا مجرد یا مزید فیہ ہونا کس طرح معلوم ہوسکتا ہے؟

(۲) باب کسے کہتے ہیں، مجرد سے مزید فیہ کے بنانے کا کیا طریق ہے؟

(۳) ہمزۂ وصلی اور قطعی کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟

(۴) اِنْتِظَامٌ اور اِنْقِسَامٌ کس کس باب کے مصدر ہیں، ان میں باہم تمیز کرنے کا کیا

معنوی غرض مقصود ہوتی ہے۔[شرح شافیہ:۱۹۱ج۱]

[۱] الحاق اسم میں بھی ہوتا ہے، اسم ملحق کے یہ معنی ہیں کہ اسم ثلاثی میں ایک حرف کی زیادتی سے رباعی کا ہموزن یا اسم رباعی میں ایک حرف کی زیادتی سے خماسی کے ہموزن بنائیں، جیسے: کَوْکَبٌ بروزنِ" جَعْفَرٌ "ملحق برباعی ہے، اور عَقَنْقَلٌ بروزنِ" سَفَرْجَلٌ "ملحق بہ خماسی ہے۔ الحاق کا فائدہ یہ ہے کہ اگر فعل میں ہے تو اس کی تصریفات اور مشتقات کا آنا، اگر اسم میں ہے تو تصغیر، جمع، وغیرہ قیاسی قواعد کا جاری ہونا۔[نوادر الاصول:۷۷]، یہ چیزیں لفظی امور سے تعلق رکھتی ہیں، اشعار میں وزن وقافیہ میں حسب ضرورت کام آتا ہے۔

قاعدہ ہے؟

(۵) باب تفعیل کے مصادر کن اوزان پر آتے ہیں اور ناقص کے ساتھ کون ساوزن خاص ہے؟

(٦) ملحق بر باعی کسے کہتے ہیں اور ملحق کی کیا شرط ہے؟

باء (۱) تَقَاتَلَ اور تُقَاتِلُ میں کیا فرق ہے اور یہ صیغے کس کس باب سے ہیں۔

(۲) اِجْتَنَبَ اور جَلْبَبَ اصل میں کیا تھے، اور موجودہ صورت اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے؟۔

جیم (۱) " ضَرَبَ " سے بابِ مفاعلت کی نفی جحد بلم اور " نَظَرَ " سے بابِ افتعال کے مضارع کی گردان بانوان ثقیلہ کرو۔

(۲) بابِ تفعیل سے اسم ظرف اور بابِ استفعال سے اسم تفضیل بناؤ۔

دال: فقرات ذیل میں مزید فیہ کے جو افعال واقع ہوئے ہیں ان کو بیان کرو۔

(۱) لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْأَذٰى۔ (احسان اور ایذا رسانی سے اپنی خیرات کا ثواب مت کھوؤ)

(۲) وَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ۔ (جس وقت تم گھروں میں داخل ہوں تو ایک دوسرے کو سلام کرو)

(۳) إِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ۔ (اگر تم سختی کرو تو ویسی ہی کرو جیسے تمہارے ساتھ کی گئی ہے)

(۴) تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ۔ (مجلسوں میں کھل کر بیٹھو)

(۵) وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ۔ (ایک دوسرے کو بُرے لقبوں سے مت پکارنا)

(٦) اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔ (برے گمان سے بہت بچا کرو)

(۷) وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ۔ (اور جو لوگ ظلم کرتے ہیں وہ جلد معلوم کرلیں گے کہ کس جگہ پھر جائیں گے)

(۸) وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرْ۔ (زیادہ لینے کی غرض سے کسی پر احسان مت کرو)

(۹) أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ (دیکھو، اللہ کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں)

(۱۰) لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔ (آپ ان پر داروغہ نہیں)

سبق: ۲۸

ہفت اقسام کا بیان

عربی کے بعض کلمات میں کبھی "حرف علّت" ہوتا ہے اور کبھی "ہمزہ" اور کبھی "ایک جنس کے دو حرف" اور کبھی ان تینوں میں سے ایک بھی نہیں ہوتا، پس صرفیوں نے اس اعتبار سے اسم اور فعل کی ایک اور تقسیم کی ہے، مثلاً:

جس کلمے میں "حرف علّت" ہو اس کو "**مُعْتَل**"،[۱]

اور جس میں "ہمزہ" ہو اس کو "**مھموز**"،

اور جس میں "دو حرف ہم جنس" ہوں اس کو "**مضاعف**"،

اور جس میں ان سے میں کوئی حرف نہ ہو اس کو "**صحیح**" کہتے ہیں۔

(۱) **صحیح**: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں "ہمزہ، حرف علّت اور دو حرف ہم جنس نہ ہوں، **جیسے**: ضَرَبَ، بَعْثَرَ، رَجُلٌ، جَعْفَرٌ۔

[۱] حرف علّت تین ہیں: واوَ، الف، ی، اور یہ حرکات ثلٰثہ کی درازی سے پیدا ہوتے ہیں، یعنی "ضمہ" کی درازی سے "واو"، "فتحہ" کی درازی سے "الف"، "کسرہ" کی درازی سے "ی"۔ اسی واسطے صرفیین "واوَ" کو اُختِ ضمہ، "الف" کو اُختِ فتحہ، اور "ی" کو اُختِ کسرہ کہتے ہیں۔ (مص)

حرف علّت کی وجہ تسمیہ: ان حرفوں کو حرف علّت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ علّت کے معنی بیماری کے ہیں اور مریضوں کی زبان سے بیمار کے وقت "وای" کا لفظ نکلتا ہے جو "واو، الف، ی" کا مجموعہ ہے۔ حروفِ علت کو "مَدَّہ" کہنے کی یہ وجہ ہے کہ مد کے معنی دراز کرنے کے ہیں اور یہ حرف درازی حرکت سے پیدا ہوتے ہیں۔ "لِیْن" اس واسطے کہ "لِیْن" کے معنی نرمی اور ضعف کے ہیں اور یہ مثل سانس کے نرم ہوتے ہیں، اور حرکتِ ثقیل (کسرہ، ضمہ) کو برداشت نہیں کر سکتے، خصوصاً "الف" اس قدر کمزور ہے کہ اسپر کوئی حرکت آہی نہیں سکتی، "واو اور ی" صرف فتحہ کے متحمل ہو سکتے ہیں کیوں کہ فتحہ خفیف ترینِ حرکات ہے۔ (مص)

فائدہ: (۱) الف، واو، یاء کو حروف علت کہا جاتا ہے خواہ ساکن ہو یا متحرک۔ (۲) اگر یہ ساکن ہوں تو اس کو حروف لین کہا جاتا ہے۔ [جاربردی شرح کافیہ:۹۸]۔ (۳) اگر ساکن ہونے کے ساتھ ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو تو حروف مدہ کہا جاتا ہے۔ لہٰذا ہر حرف مد کو حرف لین بھی کہا جائے گا، بایں وجہ صرفیین ان کو کبھی مطلقا (خواہ حرکت ماقبل موافق ہو یا نہ ہو) حروف لین سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ [جاربردی شرح شافیہ:۹۸]

(۲)**مهموز**: وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں "ہمزہ" ہو:

فاء کلمہ کی جگہ "ہمزہ" ہو تو **مهموز الفاء** کہلائے گا، جیسے: أَمَرَ، إِبِلٌ۔

عین کلمہ کی جگہ ہو تو **مهموزا لعین**، جیسے: سَئَلَ، رَأْسٌ۔

لام کلمہ کی جگہ ہو تو **مهموزا للام**، جیسے: قَرَأَ، جُزْءٌ۔

(۳)**معتل**: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں حرف علت ہو، اس کی تین قسمیں ہیں: [۱]

معتل الفاء: جس کا فاء کلمہ حرف علت ہو، جیسے: وَعَدَ، وَرْدٌ، اس کو "**مثال**" کہتے ہیں۔[۲]

معتل العین: جس کا عین کلمہ حرف علت ہو، جیسے: قَالَ، لَيْلٌ، اس کو "**اجوف**" کہتے ہیں۔[۳]

معتل اللام: جس کا لام کلمہ حرف علت ہو، جیسے: رَمٰی، ظَبْیٌ، اس کو "**ناقص**" کہتے ہیں۔[۴]

اگر کلمہ میں دو حرف علت ہوں تو اس کو "**معتل بدو حرف**" اور "**لفيف**" کہتے ہیں، اور اس کی دو قسمیں ہیں: [۵]

لفيف مفروق: جس میں دو حرف علت منفصل ہو، جیسے: وَلِیَ، وَحْیٌ۔

لفيف مقرون: جس میں دو حرف علت متصل ہو، جیسے: طَوٰی، یَوْمٌ۔

---

[۱] اگر معتل کے فاء یا عین یا لام کلمہ میں "واو" واقع ہو تو اس کو "معتل واوی" کہیں گے، جیسے: وَعَدَ، قَالَ، دَعٰی، اگر "یاء" واقع ہو تو اس کو "معتل یائی"، جیسے: یَسَرَ، بَاعَ، رَمٰی۔

[۲] کیوں کہ اس کی ماضی کی گردانیں صحیح کے مثل ہوا کرتی ہے۔

[۳] کیوں کہ اجوف کے معنی خالی پیٹ کے آتے ہیں جو درمیان میں ہوا کرتا ہے، اس کی ماضی کے درمیان میں اکثر صیغے حرف اصلی سے خالی ہو جاتے ہیں، جیسے: " قلن " سے آخر تک۔

[۴] کیوں کہ ناقص کے معنی کم ہونے کے ہیں، اس کی چند گردانوں میں تعلیل کے بعد حرف اصلی گر کر کم ہو جاتا ہے، جیسے: لم یدع، ادع، لا تدع، داعٍ۔

(۴)**مضاعف**: وہ کلمہ ہے جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں:
اگر عین اور لام کلمہ ایک جنس کے ہوں تو مضاعف ثلاثی کہلائے گا، جیسے: مَــدَّ، سَبَبٌ۔

اگر فاء اور لامِ اول، عین اور لامِ ثانی ایک جنس کے ہوں تو مضاعف رباعی، جیسے: زَلْزَلَۃٌ۔

تنبیہ: اس تفصیل کے موافق گیارہ قسمیں ہوتی ہے، مگر صرفیوں نے ان کو سات قسموں میں منحصر کیا ہے، جنہیں "**ہفت اقسام**" کہتے ہیں۔ **شعر**

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

سبق: ۲۹
تصرفات لفظی کا بیان

حروف علت، ہمزہ اور ایک جنس کے دو حرف آنے سے جو ثقل الفاظ میں واقع ہوتا ہے اس کو دور کرنے کے آٹھ (۸) قاعدے مقرر ہیں:

(۱)**اسکان**: حرف سے حرکت کا دور کرنا خواہ بہ نقل ہو، جیسے: "یَقُوْلُ" کہ اصل میں "یَقْوُلُ" تھا، خواہ باسقاط، جیسے: "یَدْعُوْ" کہ اصل میں "یَدْعُوُ" تھا۔

(۲)**تحریک**: دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دینا، جیسے: "قُلِ الْحَقَّ" کہ اصل میں "قُلْ اَلْحَقَّ" تھا۔

(۳)**حذف**: حرف یا حرکت کا گرا دینا، جیسے: "یَعِدُ" کہ اصل میں "یَوْعِدُ" تھا۔[۱]

[۵]لفیف کی تیسری قسم بھی ہے: معتل الفاء والعین، جیسے: یَومٌ، وَیلٌ. مگر اس سے افعال نہیں آتے کیونکہ ثقل بر ثقل پایا جاتا ہے۔[زنجانی:۳۸]

[۱]حروف حذف گیارہ ہیں، جن کا مجموعہ یہ ہے: ھُوْشَفِیٌّ بِخَائِنَۃٍ۔ (مص)

(۴)**زیادت**: دو ہمزوں کے درمیان" الف" کا بڑھانا، جیسے: " أَ أَنتَ " کہ اصل میں" أَ أَنْتَ" تھا۔[۱]

(۵)**اِبدال**: ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلنا، جیسے: " قَالَ " کہ اصل میں" قَوَلَ " تھا، یا " تَلَقٍّ "کہ اصل" تَلَقُّوٌ" تھا، [پہلے میں " واو" کو" الف" سے، اور دوسرے میں " ضمّہ " کو" کسرہ" سے بدلا، اور "واو" بعدِ "کسرہ" کے " ی" ہوگئ]۔[۲]

(۶)**ادغام**: دو ہم جنس حرفوں میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا، جیسے:" مَدَّ " کہ اصل میں" مَدَدَ " تھا۔[۳]

(۷)**قلب**: ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدّم ومؤخر کرنا، جیسے: " أَيِسَ " کہ اصل میں" يَئِسَ " تھا۔

(۸)**بَيْن بَيْن** (یا تسہیل): ہمزہ کو ہمزہ کے مخرج[۴] اور اس حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا جو ہمزہ کی حرکت کے موافق ہو یا ہمزہ کے ماقبل کی حرکت کے موافق ہو، قسم اوّل کو " **بَيْن بَيْن قريب** " کہتے ہیں اور قسم ثانی کو" **بَيْن بَيْن بعيد**"، جیسے: مُسْتَهْزِءُوْنَ۔

---

[۱]الف اور ہمزہ میں یہ فرق ہے الف ہمیشہ ساکن بے ضغطہ زبان کے ادا ہوتا ہے، جیسے: مَا و لاَ اور ہمزہ متحرک ہوتا ہے اگر ساکن ہو تو ضغطہ سے ادا ہوتا ہے، جیسے: أُؤْمُرْ، رَأْسٌ۔ حروف علت کی بنسبت ہمزہ میں ثقالت زیادہ ہے، باوجود اس ثقالت کے حرکتِ قویہ کا متحمل ہوسکتا ہے۔ حروف زیادت یا زائد دس ہیں، جن کا مجموعہ: سَأَلْتُمُوْنِيْهَا یا هَوَيْتُ السِّمَانَ ہے۔(مص)۔ [۲]حروف ابدال گیارہ ہیں، جن کا مجموعہ: أَتَجِدُ مَنْ وطِيَهَا۔(مص)

[۳]حروف ادغام تیرہ ہیں: ت، ث، د، ذ، ر، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ن۔(مص)

[۴]مخرج وہ جگہ ہے جہاں سے حرف کی آواز نکلے، مخرج کے اعتبار سے حرفوں کے کئی لقب ہیں: (۱) حروف حلقیہ: جن کا مخرج حلق ہے: یعنی ء — ھ، ع—ح، غ— خ۔(۲) حروف شفویہ: جن کا مخرج لب ہے: یعنی ب، ف، و، م ۔(مص)(۳) حروف لہویّہ: جن کا مخرج تالو ہے: یعنی ج، ق، ك، ی۔(مص)(۴) حروف سنیّہ: جن کا مخرج دانت ہیں: یعنی ت، ث، د، ذ، ط، ظ، ل، ن۔(مص)(۵) حروف لسانیہ: جن کا مخرج زبان کی جڑ ہے: یعنی ر، ز، س، ش، ص، ض۔(مص)

پس اگر ہمزہ کو ''ہمزہ'' اور ''واو'' کے درمیان پڑھیں تو '' بَیْن بَیْن قریب''
ہوگا، اور اگر ''ہمزہ'' اور ''ی'' کے درمیان پڑھیں تو '' بَیْن بَیْن بعید'' ہوگا۔

فائدہ: ہفت اقسام میں جو تصّرف معتل میں ہوتا ہے اس کو **اعلال** اور **تعلیل** کہتے ہیں اور جو مہموز میں ہو اس کو **تخفیف** اور جو مضاعف میں ہو اس کو **ادغام**۔

فائدہ: اکثر ایک قسم میں تصّرف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں، چنانچہ:
اعلال میں ابدال، حذف، اسکان: تین قاعدے،
تخفیف میں ابدال، حذف، زیادت اور تسہیل: چار قاعدے، اور
ادغام میں ابدال، اسکان، تحریک: تین قاعدے کام آتے ہیں۔

نوٹ: ان میں کثیر الاستعمال صورتوں کا بیان اپنے اپنے موقع پر درج ہوگا۔

❁

سبق: ۳۰
مثال کا بیان

نوٹ: مثال کی گردان میں صرف چند جگہ تغیر واقع ہوتا ہے، جس کے قاعدے ذیل میں درج ہیں۔

❁**قاعدہ: ۱**۔ (قاعدہٴ یَعِدُ): جو ''واوَ'' علامت مضارع مفتوح اور ''کسرہٴ عین'' کے درمیان واقع ہو حذف ہوجاتا ہے، جیسے: یَعِدُ؛ (کہ اصل میں '' یَوْعِدُ '' تھا)۔

فائدہ: یَھَبُ اور یَضَعُ سے '' واو'' اس واسطے گرا کہ '' عین کلمہ '' ان کا بھی در اصل '' مکسور '' تھا، مگر عین اور لام کلمہ کے حرف حلقی ہونے کے باعث ان کو بابِ فَتَحَ یَفْتَحُ میں لائے اور '' کسرہٴ عین'' کو '' فتحہ '' سے بدلا گیا ہے۔[۱]

---

[۱] ودع – یدع، وزر–یزر ہر دونوں میں یہی قاعدہ جاری ہوگا، البتہ ماضی مجرد غیر مستعمل ہے۔[زنجانی:۲۴]

❁**قاعدہ:۲**- (قاعدۂ عِدَۃٌ): جومصدر مثال" واوی" سے" فِعْلٌ" کے وزن پر ہواوراس کے مضارع سے "واو" حذف ہو چکا ہواس "واو" کومصدر سے حذف کرتے ہیں اوراس کے عوض آخر میں " ۃ " بڑھاتے ہیں[۱]، جیسے: عِدَۃٌ کہ اصل میں " وِعْدٌ" تھا۔

❁**قاعدہ:۳**-(قاعدۂ مِیْزَانٌ): جو" واو" کہ ساکن غیر مدغم ہو[۲]اوراس کا ماقبل مکسور ہووہ" یاء" سے بدل جاتا ہے، جیسے: مِیْزَانٌ [صیغہ اسم آلہ]، اِیْجَلْ [صیغۂ امر] کہ اصل میں" مِوْزانٌ، اِوْجَلْ " تھا۔

❁**قاعدہ:٤**- (قاعدۂ یُوْسِرُ): جو" یاء "ساکن غیر مدغم اوراس کا ماقبل مضموم ہووہ" واو" سے بدل جاتی ہے، جیسے: مُوْقِنٌ[صیغہ اسم فاعل]، یُوْسِرُ[صیغۂ مضارع] کہ اصل میں" مُیْقِنٌ، یُیْسِرُ " تھا۔

تنبیہ: جوصفت" فُعْلٰی"[۳] کے وزن پر یا " أَفْعَلُ اور فَعْلاَ ءُ" کی جمع" فُعْلٌ" [۴] کے وزن پر ہواور عین کلمہ "ی" ہوتو" ضمۂ" ماقبلِ " ی" کو" کسرہ" سے بدلیں گے، جیسے: حُیْکٰی سے حِیْکٰی [۵] بُیْضٌ سے بِیْضٌ،[أَبْیَضُ، بَیْضَاءُ کی جمع ہے]۔

---

[۱] "ۃ" بعوض حرف محذوف: مصدر سے کوئی حرف گر جائے تو اس کے عوض "ۃ" کا اضافہ کیا جاتا ہے، مگر "الإرائۃُ" اور "الإقامۃ" میں ضروری نہیں، لیکن یہ ملحوظ رہے کہ گرنے والا حرف "نون تنوین " کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا ہوا نہ ہو، اسی وجہ سے " تَعَدٍ "جو اصل میں " تَعَدُّوٌ " بروزن تفعُّلٌ تھا اضافہ نہیں ہوا۔[زرادی:۱٦، جاربردی:۴۱]

[۲] یعنی غیر مشدد، اس قید سے "اِجْلِوَّاذٌ، مُیِّزَ، بُیِّعَ، عُیِّنَ" جیسی مثالیں نکل گئیں۔

[۳] یہ وزن صفت مشبہ کا نہیں ہے، بلکہ اسم تفضیل کا واحد مؤنث ہے۔

[۴] یہ وزن صفت مشبہ کا ہے۔أَهْیَمُ–هَیْمَاءُ جمع هِیْمٌ اصل میں هُیْمٌ تھا۔ (پیاسا خواہ انسان ہو یا جانور، اونٹ وغیرہ) قرآن مجید میں ہے: فَشارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ.

[۵] حـاك یـحیكُ اترا کر چلنا سے اسم تفضیل کا واحد مؤنث ہے بہت مٹک کر چلنے والی عورت، اسم تفضیل میں وصفی معنی بمقابلۂ دیگر مراد ہوتا ہے، جیسا کہ اسم تفضیل کی وضع اسی غرض کے لئے ہوئی ہے، اس کو " فُـعـلـیٰ " وصفی کہا جاتا ہے، لیکن یہ وزن کبھی بجائے وصف کے اسم کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: فـطـوبـی لـلـغـربـاء و اخـریٰ لم

❁**قاعدہ:۵-** (قاعدہ اِتَّقَدَ): جو" واو " یا " ی" کہ باب افتعال کے فاء کلمہ میں واقع ہواور " ہمزہ" کے عوض میں نہ ہو [۱] تو اس کو" ت "سے وجوباً بدلتے ہیں اور" ت" کا "ت" میں ادغام کرتے ہیں، جیسے: اِتَّقَدَ، و اِتَّسَرَ کہ اصل میں" اِوْتَقَدَ و اِیْتَسَرَ " تھا۔

تقدیروا..... [سورۃ الفتح، اس کو " فعلیٰ " اسمی کہا جاتا ہے، طریقۂ امتیاز یہ ہے کہ عامۃً جہاں موصوف کے ساتھ وہ معرف باللام مستعمل ہو تو " فُعلیٰ " وصفی کا معنی مراد ہوگا۔ البتہ مِشْیَۃٌ حِکیٰ (نازو انداز والی چال) قِسْمَۃٌ ضِیزیٰ (بھونڈی تقسیم، نادرست تقسیم) ان میں موصوف کے ساتھ غیر معرف باللام مستعمل ہیں، اگر اس میں " فعلیٰ " وصفی کا معنی مراد ہو تو مفضل علیہ کو محذوف مانا جائے گا، ورنہ ان کو" بیضٌ "صفت مشبہ پر محمول مانا جائے گا، جس میں نہ اسم تفضیل کے مانندتین میں سے کسی طریقہ کے ساتھ استعمال شرط ہے نہ تقابل در وصف ضروری ہے بلکہ صفت میں پائداری ملحوظ ہوتی ہے، جیسا کہ حاشیۂ جلالین اور اعراب القرآن و بیانہ: ج:۷، ص:۳۲۹، ۳۳۱ میں ''ضیزیٰ'' کو" بیضٌ "صفت مشبہ پر محمول کیا ہے۔[ماحصل نوادر الوصول:۴۰، ۱۶۶]

[۱] اس قید سے " اِیْتَمَرَ " [أَمَرَ سے] اور " ایْتَزَرَ " [أَزَرَ سے] جیسی مثالیں خارج ہوگئیں، کیونکہ دونوں میں بقاعدۂ " ذِیْبٌ" ہمزہ کو "یاء" سے بدل دیا گیا۔

نوٹ" اِتَّخَذَ " مادہ " أخذ" باب افتعال سے ماضی کا صیغہ ہے، اصل میں" اِئْتَخَذَ " تھا، بقاعدۂ " ذِیْبٌ" ہمزہ کو "یاء" سے بدلا پھر "یاء" جو بعض ''ہمزہ'' تھی "تاء" سے بدل کر"تاء" میں ادغام کیا گیا ہے، مگر یہ شاذ ہے، یہ بعض اہل بغداد کی لغت ہے[نوادر الاصول:۱۴۳]

مجرد کے ابواب: مثالِ واوی ثلاثی مجرد کے پانچ بابوں سے اور مثالِ یائی چار بابوں سے آتی ہے۔

[مندرجہ ذیل صرف صغیر کو بپابندیٔ قواعدِ مثال کے گردان کیجیے]

مثال واوی					مثال یائی			
بابِ	بابِ	بابِ	بابِ	بابِ	بابِ	بابِ	بابِ	بابِ
ضَرَبَ	فَتَحَ	سَمِعَ	كَرُمَ	حَسِبَ	ضَرَبَ	فَتَحَ	سَمِعَ	كَرُمَ
يضرِبُ	يفتحُ	يَسْمَعُ	يَكْرُمُ	يَحْسِبُ	يَضْرِبُ	يَفْتَحُ	يَسْمَعُ	يَكْرُمُ
الوعدُ	اَلْوَهْبُ	اَلْوَجْلُ	اَلْوَسْمُ (خوب	اَلْوَرْمُ	اَلْيُسْرُ	اَلْيَنْعُ	اَلْيَتْمُ	اَلْيَقْظُ
وعدہ کرنا	بخشنا	ڈرنا	صورت ہونا	سوجنا	آسان ہونا	میوہ پکنا	یتیم ہونا	جاگنا
وَعَدَ	وَهَبَ	وَجِلَ	وَسُمَ	وَرِمَ	يَسَرَ	يَنَعَ	يَتِمَ	يَقُظَ
يَعِدُ	يَهَبُ	يَوْجَلُ	يَوْسُمُ	يَرِمُ	يَيْسِرُ	يَيْنَعُ	يَيْتَمُ	يَيْقُظُ
عِدَةً	هِبَةً	وَجْلاً	وَسَامَةً	وَرَماً	يُسْراً	يَنْعاً	يَتْماً	يَقْظاً
وَاعِدٌ	وَاهِبٌ	وَاجِلٌ	وَسِيْمٌ	وَارِمٌ	يَاسِرٌ	يَانِعٌ	يَتِيْمٌ	يَقِيْظٌ
وُعِدَ	وُهِبَ	وُجِلَ	...	...	...	...	...	...
يُوْعَدُ	يُوْهَبُ	يُوْجَلُ	...	...	...	...	...	...
عِدَةً	هِبَةً	وَجْلاً	...	...	...	...	...	...
مَوْعُوْدٌ	مَوْهُوْبٌ	مَوْجُوْلٌ	...	...	...	...	...	...
عِدْ	هَبْ	اِيْجَلْ	أُوْسُمْ	رِمْ	اِيْسِرْ	اِيْنَعْ	اِيْتَمْ	أُوْقُظْ
لَاتَعِدْ	لَاتَهَبْ	لَاتَوْجَلْ	لَاتَوْسُمْ	لَاتَرِمْ	لَاتَيْسِرْ	لَاتَيْنَعْ	لَاتَيْتَمْ	لَاتَيْقُظْ
مَوْعِدٌ	مَوْهِبٌ	مَوْجِلٌ	مَوْسِمٌ [۱]	مَوْرِمٌ	مَيْسِرٌ	مَيْنَعٌ	مَيْتِمٌ	مَيْقِظٌ
مِيْعَدٌ	مِيْهَبٌ	مِيْجَلٌ	مِيْسَمٌ	مِيْرَمٌ	مِيْسَرٌ	مِيْنَعٌ	مِيتَمٌ	مِيْقَظٌ
أَوْعَدُ	أَوْهَبُ	أَوْجَلُ	أَوْسَمُ	أَوْرَمُ	أَيْسَرُ	أَيْنَعُ	أَيْتَمُ	أَيْقَظُ

[۱] سبق: ۲۰/ میں اسم ظرف کی حرکت عین کی نسبت جو لکھا جا چکا ہے وہ صرف افعالِ صحیح میں منحصر ہے۔ غیر صحیح میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اسم ظرف مثال سے "مَفْعِلٌ" (بکسر عین) اور ناقص و مضاعف سے "مَفْعَلٌ" (بفتح عین) کے وزن پر ہمیشہ آتا ہے خواہ مضارع کی حرکتِ "عین" کچھ ہی ہو مگر "مَوْجَبٌ" اور دیگر چند الفاظ خلاف قاعدہ آئے ہیں۔ (مص)

سبق:۳۱

مزیدفیه کے ابواب: باب افعال اور استفعال کے مصدر کا فاء کلمہ اگر ”واو“ ہوتو ”ی“ ہوجاتا ہے،[ق:۳] ،جیسے:أَوْقَدَ، إِیْقَادًا، اور إِسْتَوْقَدَ، إِسْتِیْقَادًا۔ [ق:۳،۵] کو مدنظر رکھ کر ابواب ذیل کی گردان کرو۔]

باب افعال	اَوْقَدَ	یُوْقِدُ	اِیْقَاداً	مُوْقِدٌ	اَوْقِدْ	لَاتُوْقِدْ
باب استفعال	اِسْتَوْقَدَ	یَسْتَوْقِد	اِسْتِیْقَاداً	مُسْتَوْقِدٌ	اِسْتَوْقِدْ	لَاتَسْتَوْقِد
باب افتعال	اِتَّقَدَ	یَتَّقِدُ	اِتِّقَاداً	مُتَّقِدٌ	اِتَّقِدْ	لَاتَتَّقِدْ

مثال یائی میں کہا جائے گا

باب افعال	أَیْسَرَ	یُوْسِرُ	إِیْسَاراً	مُوْسِرٌ	أَیْسِرْ	لَا تُوْسِرْ
باب استفعال	اِسْتَیْقَظَ	یَسْتَیْقِظُ	اِسْتِیْقَاظاً	مُسْتَیْقِظٌ	اِسْتَیْقِظْ	لَا تَسْتَیْقِظْ

تکمیل قواعد مثال : قواعد مندرجۂ سابقہ کے علاوہ یہ دو قاعدے اور بھی یادرکھنے کے لائق ہیں۔

قاعدہ:٦- (قاعدۂ أُجُوْہٌ): جو”واو“ فاء کلمہ یا عین کلمہ میں مضموم ہو اس کا ”ہمزہ“ سے بدلنا جائز ہے،جیسے:أُجُوْہٌ، أَدْؤُرٌ ؛ [کہ اصل میں ”وُجُوْہٌ، أَدْوُرٌ“ تھا، پہلا ”وَجْہٌ“ کی اور دوسرا ”دَارٌ“ کی جمع ہے]۔

فائدہ: ۱ -بعض صرفی ”واو“ مکسور کو بھی جو فاء کلمہ میں واقع ہو ”ہمزہ“ سے بدل لیتے ہیں،جیسے: إِشَاحٌ، إِسَادَۃٌ ؛[کہ اصل میں ”وِشَاحٌ“ (بمعنی گلے کا ہار)، ”وِسَادَۃٌ“ (بمعنی تکیہ) تھا]۔اور ”واو“مفتوحہ کا ”ہمزہ“ سے بدلنا شاذ ہے،جیسے: أَحَدٌ، أَنَاۃٌ؛(کہ اصل میں ”وَحَدٌ، وَنَاۃٌ “(بمعنی سست عورت) تھا)۔[۱]

[۱] فائدہ: أسماءُ اصل میں وسْماءُ تھا، یہ وَسَامَۃٌ سے ماخوذ ہے، حسن الوجہ (خوبصورت چہرہ) کے معنی میں ہے اور عورت کا نام ہوگیا ہے، اسمٌ کی جمع نہیں ہے۔[شرح شافیہ:۸۱۴،ج:۲]

۞**قاعدہ:۷**-(قاعدۂ أَوَاصِلُ): اگر دو" واو "اول کلمہ میں واقع ہوں اور ۞ دونوں متحرک ہوں تو پہلا"واو"وجوباً " ہمزہ"ہوجاتا ہے، **جیسے**:أَوَاصِلُ، أُوَيْصِلٌ ؛ کہ **اصل میں** " وَوَاصِلُ، وُوَيْصِلٌ" تھا،[پہلا " واصِلَةٌ " کی جمع ہے،اور دوسرا" واصِلٌ" کی تصغیر ہے]۔ ۞اگر دوسرا"واو"ساکن ہوتو پہلے کو" ہمزہ" سے بدلنا جائز ہے، **جیسے**:أُوْرِیَ؛(کہ **اصل میں** " وُوْرِیَ" تھا۔

تنبیہ: " أُوْلٰی " میں جو **اصل میں** " وُوْلٰی" تھا؛" أُوَلٌ " کی موافقت کے لحاظ سے"واو" وجوباً " ہمزہ "ہوا ہے۔ [۱]

سوالات

الف(۱) یَهَبُ کا عین کلمہ مفتوح ہے" واو" کس طرح حذف ہوا؟۔

(۲) مِیْزَانٌ کیا کلمہ ہے؟، " ی"اس میں کہاں سے آئی؟۔

(۳)عِدَةٌ کیا کلمہ ہے؟، اوراس کی" ة "کیسی ہے؟۔

(۴) یُوْعِدُ کا عین کلمہ مکسور ہے" واو"کیوں نہیں گرا؟۔

(۵) "ی"ساکن ماقبل مضموم کا"ضمہ"کہاں قائم رہتا ہے اور کہاں "کسرہ" سے بدل جاتا ہے؟۔[۲]

(۶)جب اسم ظرف ابواب صحیح اور مثال سے مشتق ہو تو اس کے عین کلمہ کی حرکت میں کیا اختلاف ہوتا ہے؟۔

---

[۱]" أولیٰ" اصل میں "وُوْلیٰ"تھا، اس میں " واو "ثانی متحرک نہ ہونے کے باوجود اول کو ہمزہ سے وجوبا بدل دیا گیا ہے، یہ " أُوَلٌ "کی موافقت کے لحاظ سے ہوا ہے، جو اصل میں " وُوَلٌ" جمع مؤنث ہے،جس میں دو واو متحرک ہیں، پہلا وجوباً ہمزہ ہوا ہے، "أولیٰ" میں اگر چہ قاعدہ جوازی ہونا چاہیے،مگر اس کی موافقت کی وجہ سے وجوبی قرار دیا ہے تا کہ واحد اور جمع میں حکم یکساں رہے۔ [خلاصۂ شرح شافیہ:۸۱۲،ج:۲]۔ **تنبیہ**: بصریین کے نزدک "أولیٰ" "وَوَلَ" سے مشتق ہے،لیکن کوفیین کے نزدک " وَءَلَ" سے مشتق ہے لہٰذا " وُءْلیٰ" میں بقاعدہ مہموز "بوس" " وُوْلیٰ" ہوا پھر "أولیٰ" ہوا۔ [۲]جواب:اسم فاعل اور مضارع میں قائم رہتا ہے اور اسم تفضیل وصفتِ مشبہ میں کسرہ سے بدل جاتا ہے۔

ب (۱) أُوْلٰی اصل میں کیا تھا اور تبدیلی کس اصول پر ہوئی؟۔

(۲) اِتَّخَذَ اور اِتَّسَرَ کی اصل کیا ہے اور موجودہ صورت کیوں کر بنی؟۔[۱]

ج (۱) وَعَدَ سے باب افعال کا ''اسم فاعِل'' اور '' امر'' کیا ہوگا؟۔

(۲) وَصَلَ سے باب افعال کی نفی حجد بلَمْ اور '' وَجَبَ'' سے باب استفعال کی نہی غائب کیا آئے گی؟۔

د: فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسماء معتل الفاء ہوں ان کو بیان کرو۔

(۱) وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰی. (کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا)

(۲) اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. (خدا بے نیاز ہے، نہ کوئی اس سے پیدا ہوا ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے)

(۳) فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِياًّ يَّرِثُنِيْ. (پس مجھے اپنے پاس سے والی عطا کر جو میرا وارث ہو)

(۴) إِنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ. (زمین تو اللہ تعالی کی ہے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے)

(۵) وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُه. (اور جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے خدا اس کے لیے کافی ہے)

(۶) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً. (اور ہم نے موسیٰؑ سے تیس ۳۰ راتوں کا وعدہ کیا)

(۷) مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِيْ اسْتَوْقَدَ نَاراً. (ان کی کہاوت آگ جلانے والے کی کہاوت ہے)

[۱] اس میں ایک لغت ''تَخِذَ'' ہے اس صورت میں صرف اِدغام ہو گیا۔[القاموس الوحید]

سبق: ۳۲-۳۳
اجوف کا بیان

فائدہ: اجوف واوی ابواب ذیل سے آتا ہے۔

(۱) نَصَرَ، یَنْصُرُ سے، **جیسے**: قَالَ، یَقُوْلُ۔[اَلْقَوْلُ: **بات کرنا**]

(۲) سَمِعَ، یَسْمَعُ سے، **جیسے**: خَافَ، یَخَافُ۔[اَلْخَوْفُ: **ڈرنا**]

تنبیہ: قلیل طور پر اجوف واوی ضَرَبَ، یَضْرِبُ اور کَرُمَ، یَکْرُمُ سے، آتی ہے، **جیسے**: طَاحَ، یَطِیْحُ[۱] [الطَّوْحُ: **ہلاک کرنا، بابِ: ضرب سے**]، طَالَ، یَطُوْلُ [الطَّوْلُ: دراز ہونا، بابِ: کرم سے]۔

فائدہ: اجوف یائی ابواب ذیل سے آتا ہے۔

(۱) ضَرَبَ، یَضْرِبُ سے، **جیسے**: بَاعَ، یَبِیْعُ۔[اَلْبَیْعُ: **بیچنا**]

(۲) سَمِعَ، یَسْمَعُ سے، **جیسے**: نَالَ، یَنَالُ۔ [اَلنَّیْلُ: **پانا**]

تنبیہ: قلیل طور پر اجوف یائی نَصَرَ، یَنْصُرُ سے بھی آتی ہے، **جیسے**: بَادَ، یَبُوْدُ [اَلْبُیُوْدُ: ہلاک ہونا، باب: نصر سے]۔[۲]

تنبیہ: ان میں ضَرَبَ، یَضْرِبُ کثیر الوقوع ہے، اس سے کم سَمِعَ، یَسْمَعُ اور سب سے کم نَصَرَ، یَنْصُرُ۔

نوٹ: اجوف کے متعدد صیغوں میں تعلیل ہوتی ہے اور اس کے لیے چند قاعدے ہیں، ان سب کا ایک جا درج کرنا موجب تطویل سمجھ کر ہر ایک گردان کے محاذ میں تعلیل لکھی گئی ہے، جس قاعدے سے تعلیل ہوئی ہے وہ قاعدہ اسی مقام پر علاحدہ درج کیا گیا ہے جیسا کہ بیانات آئندہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا۔

۞**قاعدہ: ۸**- (قاعدۂ قَالَ، بَاعَ): جو" واو" اور " ی" متحرک اور اس کا

---

[۱] "یَطِیْحُ" اصل "یَطْوِحُ" تھا، پہلے قاعدۂ یَبِیْعُ بعدہ قاعدۂ مِیْزَانٌ جاری ہوا ہے۔

[۲] "یَبُوْدُ" اصل "یَبْیُدُ" تھا، پہلے قاعدۂ یَقُوْلُ بعدہ قاعدۂ یُوْسِرُ جاری ہوا ہے۔

ماقبل مفتوح ہو وہ "واو اور یاء"؛ " الف" سے بدل جائے گی۔

فائدہ: اس قاعدہ میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے:

(۱) "واو، یاء"؛ " ف" کلمہ میں نہ ہو، جیسے: تَوَسَّطَ، تَیَقَّظَ۔ [۱]

(۲) عین کلمہ ناقص کا یا بصورتِ ناقص کا نہ ہو، جیسے: طَوٰی، اِرْعَوٰی۔ [۲]

(۳) الف تثنیہ کے پہلے نہ ہو، جیسے: دَعَوَا ، رَمَیَا۔

(۴) مدہ زائدہ کے پہلے نہ ہو، جیسے: طَوِیْلٌ ، غَیُوْرٌ۔ [۳]

(۵) یائے مشدد اور نون تاکید کے پہلے نہ ہو، جیسے: عَلَوِیٌّ ، اِخْشَیَنَّ۔

(۶) وہ کلمہ اس کلمہ کے ہم معنی نہ ہو جس میں تعلیل کا قاعدہ مفقود ہے، جیسے: عَوِرَ بمعنی اِعْوَرَّ، اِجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ۔ (باہم پڑوسی ہونا) [ان دونوں میں "واو" کا ماقبل ساکن مانع تعلیل ہے]

(۷) فَعَلَانٌ ، فَعَلٰی ، فَعَلَةٌ کے وزن پر نہ ہو، جیسے: دَوَرَانٌ (گھومنا، چکر لگانا)، حَیَدٰی، (متکبرانہ چال، وہ گدھا جو اپنا سایہ دیکھ کر بدکنے لگے) حَوَکَةٌ (حائكٌ کی جمع ہے، جولاہا)۔

---

[۱] نیز دونوں کی حرکت اصلی ہوں، لہٰذا جَیَلٌ، تَوَمٌ، حَوَبٌ اصل میں جَیْئَلٌ، تَوْئَمٌ، حَوْئَبٌ تھا بقاعدۂ یَسْئَلُ مہموز ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ حذف ہوا ہے اسی طرح اِشْتَرَوُ الضَّلالَةَ میں رفعِ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے واو متحرک ہوا ہے۔ [شرح شافیہ: ۲/۸۲۸، نوادر الاصول: ۱۴۲] قائدہ آٹھ جاری نہ ہوگا کیوں کہ حرکت اصلی نہیں ہے۔

[۲] ناقص سے مراد لفیف مقرون ہے، جیسے: طَوٰی لفیفِ مقرون میں ہے، اور " اِرْعَوٰی " میں بصورتِ ناقص یعنی بصورتِ لفیفِ مقرون میں ہے کیوں کہ "رعا، یرعو سے ارعوی" باب افعلال میں " احمرر" کے وزن پر" ارعوَوَ " بتکرار لام کلمہ (" واو ") ہے، مگر " احمرر" میں قاعدۂ ادغام جاری ہوا تو " احمرَّ" ہوگیا لیکن " اِرْعَوَوَ " میں پہلا " واو "، بصورت عین ناقص ہو جانے کی وجہ " الف " سے تبدیل نہ ہوگا، مگر دوسرے " واو " میں ادغام اور تعلیل کا قاعدہ دونوں جمع ہوگئے ہیں اور قاعدۂ تعلیل کو ترجیح دی جاتی ہے دوسرے "واو" کو " الف " سے بدلا " ارعوٰی " ہوگیا۔ [فیوض عثمانی: ۱۲۴]

[۳] زائدہ کے مفہوم میں دو چیزیں ہیں: وہ کلمہ کے حروف اصلیہ میں سے نہ ہو اور معنی میں اس کا دخل نہ ہو، لہٰذا دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا بروزن نَصَرُوْا، تُدْعَیْنَ اصل میں تُدْعَوِیْنَ بروزن تُنْصَرِیْنَ ؛ اول میں " واو" معنیٔ جمعیت پر اور دوسرے میں " یاء " معنیٔ مخاطبۃ پر دال ہے؛ زائدہ شمار نہیں ہوتی اس لیے " الف " سے بدل کر گرگئی ہے۔ [نوادر الوصول: ۱۴۶، علم الصیغہ]

۞**قاعدہ:۹**-(قاعدۂ قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ): جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ " واو و یاء" بسبب اجتماعِ ساکنین گرجائے اور ۞ وہ کلمہ " یائی" یا "ماضی مکسور العین" ہو تو فاء کلمہ کو "کسرہ" دیا جائے گا، اور ۞ اگر " یائی" یا " مکسور العین " نہ ہو تو " ضمہ " دیا جائے گا۔

اجوف واوی اور یائی سے ماضی معروف کی گردان			
قَالَ	بَاعَ	خَافَ	**قَالَ، بَاعَ، خَافَ**: اصل میں " قَوَلَ، بَيَعَ، خَوِفَ " تھے؛ "واو،
قَالَا	بَاعَا	خَافَا	یاء" متحرک ماقبل اس کا مفتوح" واو، یاء "کو" الف" سے بدلا
قَالُوْا	بَاعُوْا	خَافُوْا	[ق:۸]۔
قَالَتْ	بَاعَتْ	خَافَتْ	۞ یہی تعلیل" قَالَا، قَالُوْا، قَالَتْ، قَالَتَا " اور اسکے اَمْثَال میں
قَالَتَا	بَاعَتَا	خَافَتَا	جاری ہوگی۔
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	**قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ**: اصل میں" قَوَلْنَ، بَيَعْنَ، خَوِفْنَ" تھے،
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	"واو، یاء" متحرک ماقبل ان کا مفتوح: " واو، یاء " کو " الف "
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	سے بدلا [ق:۸]، دوساکن جمع ہوئے اس لیے "الف " اجتماع
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	ساکنین سے گر گیا[۱]؛ اس کے بعد" قَلْنَ " میں فاء کلمہ کے فتحہ کو
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	ضمہ سے بدلا، کیوں کہ عین کلمہ " واو" اور ماضی غیر مکسور العین ہے،
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	اور "بَعْنَ، خَفْنَ " میں کسرہ سے بدلا، کیوں کہ پہلے میں عین کلمہ
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	"یاء " ہے اور دوسرے میں ماضی مکسور العین ہے [ق:۹]۔
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	۞ یہی تعلیل اخیر تک جاری رہے گی۔
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا	

۞**قاعدہ:۱۰**-(قاعدۂ قِيلَ، بِيْعَ، خِيْفَ): جو" واو "، " ی " ماضی مجہول کے عین کلمہ میں مکسور ہو اور ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو[۲] تو اس کا" کسرہ

---

[۱] اجتماع ساکنین کی تفصیل " مادّ " ادغام میں ملاحظہ ہو ۔ [۲] " قُوِیَ ، رُوِیَ "ماضی مجہول سے احتراز ہے، کیوں کہ " قَوِیٰ، رَوِیٰ "معروف میں لفیف کا عین کلمہ ہونے کی وجہ سے تعلیل نہیں ہوئی ہے۔ [فیوض عثمانی:۱۲۷]

"بعدِ ازالۂ حرکتِ ماقبل، ماقبل کو دیں گے، اگر ۞ وہ "واو" ہے تو " ی" سے بدل جائے گی، اور ۞ " ی " ہے تو قائم رہے گی۔[١]

اجوف واوی اور یائی سے ماضی مجہول کی گردان			
قِيْلَ	بِيْعَ	خِيْفَ	**قِـيْـلَ، بِيْعَ، خِيْفَ**: اصل میں قُوِلَ، بُيِعَ، خُوِفَ تھا "
قِيْلَا	بِيْعَا	خِيْفَا	کسرہ" ؛"واو" اور " ی "پر دشوار تھا ماقبل کی حرکت دور کرکے
قِيْلُوْا	بِيْعُوْا	خِيْفُوْا	ماقبل کو دیا؛ قِـوْلَ، بِيْعَ، خِوْفَ ہوا[ق:١٠]، پھر" قِوْلَ " اور "
قِيْلَتْ	بِيْعَتْ	خِيْفَتْ	خِـوْفَ" میں" واو" ساکن ماقبل مکسور" واو "کو" ی" سے بدلا
قِيْلَتَا	بِيْعَتَا	خِيْفَتَا	[ق:٣٠]، اور" بِيْعَ "اپنی حالت پر رہا۔ [ق:١٠] [٢]
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	**قُـلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ**: اصل میں قُـوِلْـنَ، بُيِعْنَ، خُوِفْنَ تھا،"
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	کسرہ"؛ " واو "، " ی "پر دشوار تھا نقل کرکے ماقبل کو دیا[ق:
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	١٠]، " واو "، " ی "اجتماع ساکنین سے گر گئے [٣]، اب
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	" قِـلْنَ " کا" کسرہ" ضمّہ سے بدلا اور " بِـعْـنَ"، " خِفْنَ " کا
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	کسرہ بحال رہا[ق:٩]۔
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	[٢] قُـوْلَ اور بُـوْعَ بھی مستعمل ہیں مگر ضعیف ہے، "واو، یاء" کو بلانقل حرکت ساکن
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا	کردیا گیا اور "یاء" بقاعدۂ "مُوْقِنٌ " " واو "ہو گیا۔[شرح شافیہ]
			[٣] اجتماع ساکنین کی تفصیل " مادٌّ " ادغام میں ملاحظہ ہو۔

۞

[١] اس قاعدہ کا تعلق اجوف سے ہے، اور قاعدہ: ١٧-١٨ میں بھی مکسور ہونے کا ذکر ہے مگر اس کا تعلق ناقص سے ہے، خلطِ مبحث نہ ہو اس کا خیال رکھا جائے۔

سبق:۳۷

۞**قاعدہ:۱۱**- (قاعدۂ یَقُوْلُ، یَبِیْعُ):جو" واو اور یاء " متحرک حرف صحیح ساکن[۱] کے بعد واقع ہو تو اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی جائے گی: ۞اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو" واو اور یاء "کو " الف "سے بدل دیں گے،[۲] جیسے:یَخَافُ، یُقَالُ، یُبَاعُ۔ ۞اگر وہ حرکت ضمہ یا کسرہ ہو اور ضمہ " واو "سے اور کسرہ" ی "سے نقل کیا گیا ہو تو وہ دونوں اپنی حالت پر رہیں گے، جیسے:یَقُوْلُ، یَبِیْعُ۔ ۞اور اگر ضمہ " ی " سے اور کسرہ" واو " سے نقل کیا گیا ہو تو وہ اس حرکت کے موافق حرف سے بدل جائیں گے، جیسے:یُقِیْمُ اصل میں یُقْوِمُ تھا۔[۳]

فائدہ:اس قاعدہ میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے:

(۱) " واو اور یاء "فعل، مصدر یا مشتق کے عین کلمہ میں واقع ہوں۔[۴]

(۲)ان کے ماقبل حرف لین زائد نہ ہو، جیسے: بَوْیِعٌ، سَیِّدٌ۔[۵]

(۳)وہ کلمہ ملحق نہ ہو، جیسے: إِجْوَنْدَدَ۔[ملحق بہ إِحْرَنْجَمَ ہے]۔

(۴)وہ کلمہ ناقص نہ ہو، جیسے: یَقْوٰی، یَحْیٰی۔

(۵)وہ کلمہ باب افعلال اور افعیلال سے نہ ہو، جیسے: إِعْوَرَّ، إِسْوَادَّ۔

(٦)وہ کلمہ صیغۂ تعجب:مَا أَفْعَلَهٗ، أَفْعِلْ بِهٖ اور اسم آلہ:مِفْعَلٌ، مِفْعَلَةٌ، مِفْعَالٌ، اور

---

[۱] حرف صحیح ساکن یعنی جو حرکت قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، لہٰذا " قَاوَلَ، بَایَعَ " میں نقل حرکت نہ ہوگی، اور ساکن کا ساکنِ مظہر ہونا بھی ضروری ہے یعنی مشدد نہ ہو، لہٰذا " قَوَّلَ " باب تفعیل میں بھی نقل حرکت نہ ہوگی۔[تحفۂ عبد الحی:۳۵]

[۲] یہ قاعدہ آٹھ کے مثل ہوا،

[۳] یہ قاعدہ تین اور چار کے مثل ہوا، بَادَ- یَبُوْدُ، غَاطَ-یَغُوْطُ باب نصر سے اجوف یائی اصل میں یَبْیُدُ، یَغْیُطُ تھا۔[تسہیل الصرف]ان دونوں مثالوں میں ق:۱۱(ج) جاری ہوا ہے۔

[۴] مشتق سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف ہیں۔[نوادر الوصول:۱۵۲]، اسم آلہ اور اسم تفضیل اس میں شامل نہیں ہیں۔

[۵] زائدہ کی تفصیل ق:آٹھ میں ملاحظہ ہو۔

اسم تفضیل: أَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو، جیسے: مَا أَقْوَلَهٗ، أَقْوِلْ بِهٖ، مِقْوَلٌ، مِقْوَلَةٌ، مِقْوَالٌ، أَقْوَلُ۔[نوادر الوصول علم الصیغہ: قال کی گردان]

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	واوی	تعلیل
يَقُوْلُ	يَبِيْعُ	يَخَافُ	**يَقُوْلُ، يَبِيْعُ، يَخَافُ**: اصل میں يَقْوُلُ، يَبْيِعُ، يَخْوَفُ
يَقُوْلَانِ	يَبِيْعَانِ	يَخَافَانِ	تھے؛"واو"، "ی" متحرک ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن "واو"، "ی"
يَقُوْلُوْنَ	يَبِيْعُوْنَ	يَخَافُوْنَ	کی حرکت ماقبل کو دی يَقُوْلُ، يَبِيْعُ ہوا[ق:۱۱]، اور "يَخْوَفُ" میں
تَقُوْلُ	تَبِيْعُ	تَخَافُ	یہ کہا جائے گا کہ "واو" اصل میں متحرک تھا اب ماقبل اس کا مفتوح
تَقُوْلَانِ	تَبِيْعَانِ	تَخَافَانِ	ہوا "واو" کو "الف" سے بدلا "يَخَافُ" بنا[ق:۱۱، الف]۔
يَقُلْنَ	يَبِعْنَ	يَخَفْنَ	**يَقُلْنَ، يَبِعْنَ، يَخَفْنَ**: اصل میں يَقْوُلْنَ، يَبْيِعْنَ،
تَقُوْلُ	تَبِيْعُ	تَخَافُ	يَخْوَفْنَ تھے؛"واو"، "ی" کی حرکت ماقبل کو دی[ق:۱۱]، "واو"
تَقُوْلَانِ	تَبِيْعَانِ	تَخَافَانِ	، "ی" اجتماع ساکنین سے گر گئے "يَقُلْنَ، يَبِعْنَ" ہوا، اور "
تَقُوْلُوْنَ	تَبِيْعُوْنَ	تَخَافُوْنَ	يَخْوَفْنَ" میں بعد نقل حرکت "واو" کو "الف" سے بدلا[ق:
تَقُوْلِيْنَ	تَبِيْعِيْنَ	تَخَافِيْنَ	۱۱، الف] اور "الف" اجتماع ساکنین سے حذف ہوا۔
تَقُوْلَانِ	تَبِيْعَانِ	تَخَافَانِ	
تَقُلْنَ	تَبِعْنَ	تَخَفْنَ	
أَقُوْلُ	أَبِيْعُ	أَخَافُ	
نَقُوْلُ	نَبِيْعُ	نَخَافُ	

سبق:٣٥

گردان مضارع مجہول			
واوی	یائی	واوی	تعلیل
یُقَالُ	یُبَاعُ	یُخَافُ	**یُقَالُ، یُبَاعُ، یُخَافُ**: اصل میں"یُقْوَلُ، یُبْیَعُ، یُخْوَفُ" تھا؛ " واو "، " ی "، متحرک ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن" واو "، " ی "کی حرکت ماقبل کو دی، پھر" واو"، " ی" اصل میں متحرک تھے اب ماقبل ان کا مفتوح ہوا " واو "، " ی "کو"الف "بدلا[ق:١١،الف]۔
یُقَالَانِ	یُبَاعَانُ	یُخَافَانِ	
یُقَالُوْنَ	یُبَاعُوْنَ	یُخَافُوْنَ	
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
یُقَلْنَ	یُبَعْنَ	یُخَفْنَ	**یُقْلَنَ، یُبْعَنَ، یُخْفَنَ**: اصل میں" یُقْوَلْنَ، یُبْیَعْنَ، یُخْوَفْنَ" تھا، تعلیل مثل "یَخَفْنَ" معروف کے ہے۔
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَالُوْنَ	تُبَاعُوْنَ	تُخَافُوْنَ	
تُقَالِیْنَ	تُبَاعِیْنَ	تُخَافِیْنَ	
تُقَالَان	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَلْنَ	تُبَعْن	تُخَفْنَ	
أُقَالُ	أُبَاعُ	أُخَافُ	
نُقَالُ	نُبَاعُ	نُخَافُ	

۞

سبق:٣٦

۞**قاعدہ:١٢**- جو حرف علت کہ حالتِ جزم میں اجتماع ساکنین سے حذف ہو گیا ہو جب لام کلمہ بسبب اتصال ضمیر یا نون تاکید کے متحرک ہو جائے تو حرف علت اپنی جگہ واپس آجائے گا، جیسے: " لَمْ یَقُلْ اور قُلْ " میں لام کلمہ کے ساتھ " الف"

ضمیر کا اور نون تاکید کا متصل ہوا تو " لَمْ يَقُوْلَا" بن گیا۔[۱]

نفی تاکید بلن			نفی جحد بلم		
لَنْ يَّقُوْلَ	لَنْ يَّبِيْعَ	لَنْ يَخَافَ	لَمْ يَقُلْ	لَمْ يَبِعْ	لَمْ يَخَفْ
لَنْ يَّقُوْلَا	لَنْ يَبِيْعَا	لَنْ يَخَافَا	لَمْ يَقُوْلَا	لَمْ يَبِيْعَا	لَمْ يَخَافَا
لَنْ يَّقُوْلُوْا	لَنْ يَّبِيْعُوْا	لَنْ يَخَافُوْا	لَمْ يَقُوْلُوْا	لَمْ يَبِيْعُوْا	لَمْ يَخَافُوْا
لَنْ تَقُوْلَ	لَنْ تَبِيْعُ	لَنْ تَخَافَ	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِيْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِيْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ يَّقُلْنَ	لَنْ يَبِعْنَ	لَنْ يَّخَفْنَ	لَمْ يَقُلْنَ	لَمْ يَبِعْنَ	لَمْ يَخَفْنَ
لَنْ تَقُوْلَ	لَنْ تَبِيْعَ	لَنْ تَخَافَ	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِيْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِيْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ تَقُوْلُوْا	لَنْ تَبِيْعُوْا	لَنْ تَخَافُوْا	لَمْ تَقُوْلُوْا	لَمْ تَبِيْعُوْا	لَمْ تَخَافُوْا
لَنْ تَقُوْلِىْ	لَنْ تَبِيْعِىْ	لَنْ تَخَافِىْ	لَمْ تَقُوْلِىْ	لَمْ تَبِيْعِىْ	لَمْ تَخَافِىْ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِيْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِيْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ تَقُلْنَ	لَنْ تَبِعْنَ	لَنْ تَخَفْنَ	لَمْ تَقُلْنَ	لَمْ تَبِعْنَ	لَمْ تَخَفْنَ
لَنْ أَقُوْلَ	لَنْ أَبِيْعَ	لَنْ أَخَافَ	لَمْ أَقُلْ	لَمْ أَبِعْ	لَمْ أَخَفْ
لَنْ نَّقُوْلَ	لَنْ نَّبِيْعَ	لَنْ نَّخَافَ	لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَبِعْ	لَمْ نَخَفْ

[۱] اسی طرح " قُوْلَا"، " لَيَقُوْلَنَّ" ؛ ان میں بھی حذف شدہ حرف علت " واو " واپس آ گیا۔

سبق:٣٧

بحث امر حاضر معروف			✿	نهی حاضر معروف		
قُلْ	بِعْ	خَفْ	✿	لَاتَقُلْ	لَاتَبِعْ	لَاتَخَفْ
قُوْلَا	بِيْعَا	خَافَا	✿	لَاتَقُوْلَا	لَاتَبِيْعَا	لَاتَخَافَا
قُوْلُوْا	بِيْعُوْا	خَافُوْا	✿	لَاتَقُوْلُوْا	لَاتَبِيْعُوْا	لَاتَخَافُوْا
قُوْلِیْ	بِيْعِیْ	خَافِیْ	✿	لَاتَقُوْلِیْ	لَاتَبِيْعِیْ	لَاتَخَافِیْ
قُوْلَا	بِيْعَا	خَافَا	✿	لَاتَقُوْلَا	لَاتَبِيْعَا	لَاتَخَافَا
قُلْنَ	بِعْنَ	خَفْنَ	✿	لَاتَقُلْنَ	لَاتَبِعْنَ	لَاتَخَفْنَ

✿

امر غائب ومتکلم معروف			✿	نهی غائب و متکلم معروف		
لِيَقُلْ	لِيَبِعْ	لِيَخَفْ	✿	لَايَقُلْ	لَايَبِعْ	لَايَخَفْ
لِيَقُوْلَا	لِيَبِيْعَا	لِيَخَافَا	✿	لَايَقُوْلَا	لَايَبِيْعَا	لَايَخَافَا
لِيَقُوْلُوْا	لِيَبِيْعُوْا	لِيَخَافُوْا	✿	لَايَقُوْلُوْا	لَايَبِيْعُوْا	لَايَخَافُوْا
لِتَقُلْ	لِتَبِعْ	لِتَخَفْ	✿	لَاتَقُلْ	لَاتَبِعْ	لَاتَخَفْ
لِتَقُوْلَا	لِتَبِيْعَا	لِتَخَافَا	✿	لَاتَقُوْلَا	لَاتَبِيْعَا	لَايَخَفَا
لِيَقُلْنَ	لِيَبِعْنَ	لِيَخَفْنَ	✿	لَايَقُلْنَ	لَايَبِعْنَ	لَايَخَفْنَ
لِأَقُلْ	لِأَبِعْ	لِأَخَفْ	✿	لَا أَقُلْ	لَا أَبِعْ	لَاأَخَفْ
لِنَقُلْ	لِنَبِعْ	لِنَخَفْ	✿	لَا نَقُلْ	لَا نَبِعْ	لَانَخَفْ

سبق: ۳۸، ۳۹

اسم فاعل کی بحث

قاعدہ: ۱۳ - جو "واو اور یاء" مکسور اسم فاعل کے عین کلمہ کی جگہ الفِ زائد کے بعد واقع ہو اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو یا اس کا فعل مستعمل نہ ہو تو وہ "ہمزہ" سے بدل جاتی ہیں۔ [شرح شافیہ:۸۵۶ج۲]

واوی	یائی	واوی	تعلیل
قَائِلٌ	بائعٌ	خَائِفٌ	**قَائِلٌ، بَائِعٌ، خَائِفٌ**: اصل میں قَاوِلٌ، بَايِعٌ، خَاوِفٌ تھا؛ "واو"، "ی" مکسور بعدِ الفِ زائد کے واقع ہو کر "ہمزہ" سے بدلا قَائِلٌ، بَائِعٌ، خَائِفٌ ہو گیا۔
قَائِلَانِ	بَائِعَانِ	خَائِفَانِ	
قَائِلُوْنَ	بَائِعُوْنَ	خَائِفُوْنَ	
قَائِلَةٌ	بَائِعَةٌ	خَائِفَةٌ	
قَائِلَتَانِ	بَائِعَتَانِ	خَائِفَتَانِ	
قَائِلَاتٌ	بَائِعَاتٌ	خَائِفَاتٌ	

اسم مفعول کی بحث

مَقُوْلٌ	مَبِيْعٌ	مَخُوْفٌ	**مَقُوْلٌ، مَبِيْعٌ، مَخُوْفٌ**: اصل میں مَقْوُوْلٌ، مَبْيُوْعٌ، مَخْوُوْفٌ تھا؛ "واو، یاء" متحرک ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن "واو، یاء" کی حرکت ماقبل کو دی [ق:۱۱]، مَقُوْوْلٌ، مَبُيْوْعٌ، مَخُوْوْفٌ ہوا، "واو"، "ی" اجتماع ساکنین سے گر گئے مَقُوْلٌ، مَخُوْفٌ ہو گیا، "مَبُوْعٌ" میں ضمہ کو کسرہ سے بدلا تا کہ واوی اور یائی میں فرق ہو جائے "مَبِوْعٌ" ہوا، اب "واو" ساکن ماقبل مکسور اسکو "ی" سے بدلا "مَبِيْعٌ" ہوا [ق:۳۰]۔
مَقُوْلَانِ	مَبِيْعَانِ	مَخُوْفَانِ	
مَقُوْلُوْنَ	مَبِيْعُوْنَ	مَخُوْفُوْنَ	
مَقُوْلَةٌ	مَبِيْعَةٌ	مَخُوْفَةٌ	
مَقُوْلَتَانِ	مَبِيْعَتَانِ	مَخُوْفَتَانِ	
مَقُوْلَاتٌ	مَبِيْعَاتٌ	مَخُوْفَاتٌ	

تنبیہ: اجوف یائی کے اسم مفعول میں تصحیح زیادہ مستعمل ہے [۱]، جیسے: مَدْيُوْنٌ (قرض دار)، مَعْيُوْبٌ (عیب دار) اور اجوف واوی میں تعلیل زیادہ اور تصحیح کم، جیسے:

---

[۱] اگرچہ یہ خلافِ قاعدہ ہے مگر استعمال مروج ہے۔ [تفصیل: قواعد مہموز میں ملاحظہ ہو]

مَصُوْنٌ (نگہداشتہ شدہ)۔

ابواب ثلاثی مزید فیہ

باب افعال		باب استفعال		باب افتعال		باب انفعال	
واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
اَلْإِقَامَۃُ **کھڑا کرنا**	اَلْإِطَارَۃُ **اڑانا** ...	اَلْاِسْتِعَانَۃُ **مدد مانگنا** ...	اَلْاِسْتِمَالَۃُ **باتوں سے خوش کرنا**	اَلْاِجْتِیَابُ **جنگل کو طے کرنا**	اَلْاِخْتِیَارُ **چننا** ...	اَلْاِنْقِیَادُ **فرمابردار ہونا**	اَلْاِنْقِیَاضُ **دیوار پھٹنا** ...
أَقَامَ	أَطَارَ	اِسْتَعَانَ	اِسْتَمَالَ	اِجْتَابَ	اِخْتَارَ	اِنْقَادَ	اِنْقَاضَ
یُقِیْمُ	یُطِیْرُ	یَسْتَعِیْنُ	یَسْتَمِیْلُ	یَجْتَابُ	یَخْتَارُ	یَنْقَادُ	یَنْقَاضُ
إِقَامَۃً	إِطَارَۃً	اِسْتِعَانَۃً	اِسْتِمَالَۃً	اِجْتِیَاباً	اِخْتِیَاراً	اِنْقِیَاداً	اِنْقِیَاضاً
مُقِیْمٌ	مُطِیْرٌ	مُسْتَعِیْنٌ	مُسْتَمِیْلٌ	مُجْتَابٌ	مُخْتَارٌ	مُنْقَادٌ	مُنْقَاضٌ
أُقِیْمَ	الخ	اُسْتُعِیْنَ	الخ	اُجْتِیْبَ	الخ	×	×
یُقَامُ	.	یُسْتَعَانُ	.	یُجْتَابُ	.	×	×
إِقَامَۃً	.	اِسْتِعَانَۃً	.	اِجْتِیَاباً	.	×	×
مُقَامٌ	.	مُسْتَعَانٌ	.	مُجْتَابٌ	.	×	×
أَقِمْ	.	اِسْتَعِنْ	.	اِجْتَبْ	.	اِنْقَدْ	اِنْقَضْ
لَاتُقِمْ	.	لَاتَسْتَعِنْ	.	لَاتَجْتَبْ	.	لَاتَنْقَدْ	لَاتَنْقَضْ

تنبیہ:(۱) باب افعال واستفعال کے ماضی معروف اور مضارع مجہول اور اسم مفعول کی تعلیل مثل "یُقَالُ و یُبَاعُ" کے ہے[ق:۱۱،الف]۔ ❁ ماضی مجہول اور مضارع معروف اور اسم فاعل کی تعلیل یوں ہوئی کہ کسرہ "واو"، "ی" پر ثقیل تھا ماقبل کو دیا[قاعدہ:۱۰]، پھر "واوی" میں "واو" بقاعدہ "مِیْزَانٌ" "ی" ہوگیا[ق:۱۱،ج]۔ ❁ مصدر کی تعلیل میں یہ قاعدہ مستعمل ہے کہ جو "واو"، "ی" ایسے مصدروں[۱] کے عین کلمے میں واقع ہو وہ برعایتِ موافقتِ فعل "الف" ہو جاتا ہے، پھر "الف" کو بسبب اجتماع ساکنین کے حذف کر کے

اس کے عوض اخیر میں " ۃ " بڑھادیتے ہیں۔[۱] باب افعال واستفعال مراد ہیں۔

تنبیہ:(۲) باب افتعال اور انفعال کے ماضی معروف اور مضارع معروف ومجہول اور اسم فاعل ومفعول کی تعلیل مثل " قَالَ و بَاعَ " کے ہے۔ ﴿﴾ اور ماضی مجہول کی مثل " قِیْلَ و بِیْعَ " کے۔ ﴿﴾ مصدرِ " واوی " کی تعلیل میں یہ کہا جائے گا کہ " واو " مصدر کے عین کلمہ میں واقع ہوکر برعایت موافقت فعلِ ماضی مجہول " ی " ہوگیا۔ ﴿﴾ ان دونوں میں اسم فاعل واسم مفعول واسم ظرف صورت میں ایک اور اصل میں مختلف ہیں، اسم فاعل مکسور العین اور باقی مفتوح العین ہوتے ہیں۔

ابواب ثلاثی مزید فیه

باب تفعیل		باب تفعّل		باب مفاعلت		باب تفاعل	
واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
اَلتَّجْوِیْزُ روا رکھنا ...	اَلتَّمْیِیْزُ جدا کرنا ...	اَلتَّقَوُّلُ افترا باندھنا	اَلتَّبَیُّنُ ظاہر ہونا ...	اَلْمُعَاوَنَۃُ باہم مدد کرنا	اَلْمُعَایَنَۃُ آنکھ سے دیکھنا	اَلتَّنَاوُلُ پکڑنا، لینا	اَلتَّدَایُنُ ادھار خرید و فروخت کرنا
جَوَّزَ یُجَوِّزُ تَجْوِیْزاً الخ	مَیَّزَ یُمَیِّزُ تَمِیْزاً الخ	تَقَوَّلَ یَتَقَوَّلُ تَقَوُّلاً الخ	تَبَیَّنَ یَتَبَیَّنُ تَبَیُّناً الخ	عَاوَنَ یُعَاوِنُ مُعَاوَنَۃً الخ	عَایَنَ یُعَایِنُ مُعَایَنَۃً الخ	تَنَاوَلَ یَتَنَاوَلُ تَنَاوُلاً الخ	تَدَایَنَ یَتَدَایَنُ تَدَایُناً الخ

تنبیہ: ان چار بابوں میں تعلیل نہیں ہوتی، گردان بعینہ مثل صحیح کے ہوتی ہے۔

سوالات

الف (۱) اجوف کسے کہتے ہیں، اور اس کا دوسرا نام کیا ہے؟۔

(۲) تصرفات لفظی میں سے کونسا قاعدہ اجوف میں برتا جاتا ہے؟۔

(۳) اعلال اور ابدال میں کیا فرق ہے؟ مثال دیکر سمجھاؤ؟۔ جواب: اعلال کا تعلق معتل سے ہے اور ابدال کا تعلق معتل ومضاعف دونوں سے ہیں۔

(۴) تَخَافُ میں کیا تعلیل ہوئی اور واؤ ساکن بعد فتحہ کے کس طرح" الف "ہو گیا؟۔

(۵) بِيْعَا [تثنیہ: بِعْ] میں کس قاعدے سے یائے محذوفہ لوٹ آئی ہے؟۔

(٦) مَبِيْعٌ اور مَقُوْلٌ کی تعلیل کرو اور بتلاؤ کہ مَعْيُوْبٌ بلا تعلیل بھی بولا جا سکتا ہے؟۔

ب (١) قُلْنَ، بِعْنَ کیا کیا صیغہ ہوسکتا ہیں، ہر ایک کی اصل میں تعلیل بیان کرو؟۔

(۲) خِفْنَ اور بِعْنَ میں کیا فرق ہے؟ اور یہ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں؟۔

ج (١) قَـامَ کو باب افعال میں لا کر نفی حجد بلَمْ کی گردان کرو اور بتاؤ کہ اس کے مصدر میں کیا کچھ تغیر ہوا ہے؟۔

(۲) بَـاعَ سے باب مفاعلۃ کا امر حاضر معروف گردانو اور بتاؤ کی" ی "کے بحال رہنے کی کیا وجہ ہے؟۔

د فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم؛ اجوف ہیں، ان کو بیان کرو۔

(١) إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَالْمُحْسِنِيْنَ۔ (اللہ تعالی نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا)

(٢) زَيَّنَّاالسَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ۔ (ہم نے نچلے آسماں کو ستاروں سے زنیت دی)

(٣) شَاوِرْ هُمْ فِي الْأَمْرِ۔ (ہر کام میں ان سے مشورہ لیں)

(٤) اِنْ جَآئَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاءٍ فَتَبَيَّنُوْا۔ (اگر تمہارے پاس کوئی بدکار خبر لائے تو تحقیق کرو)

(٥) تَعَاوَ نُوْاعَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔ (نیک کام میں ایک دوسرے کو مدد دو)

(٦) إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ (ہم تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں)

(٧) وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ۔ (اور گریہ وزاری سے اس کی آنکھیں سفید ہو گئیں)

سبق: ۴۰، ۴۱

ناقِص کا بیان

ناقِص واوی ابواب ذیل سے آتا ہے:

(۱) نَصَرَ– یَنْصُرُ سے، **جیسے**: دَعَا– یَدْعُوْ۔ (اَلْدُّعَاءُ، وَالدَّعْوَۃُ: بلانا)

(۲) سِمِعَ– یَسْمَعُ سے، **جیسے**: رَضِیَ– یَرْضٰی۔ (اَلرِّضْوَانُ: خوشنود ہونا)

(۳) کَرُمَ– یَکْرُمُ سے، **جیسے**: رَخُوَ– یَرْخُوْ۔ (اَلرِّخْوَۃُ: سُست /نرم ہونا)

(۴) فَتَحَ– یَفْتَحُ سے، **جیسے**: مَحَا– یَمْحیٰ۔ (اَلْمَحْوُ: مٹانا)

تنبیہ: قلیل طور پر ناقص واوی بابِ ضَرَبَ – یَضْرِبُ سے آتا ہے، **جیسے**: جَثیٰ– یَجْثِیْ،[۱] (الجثُوُّ: گھٹنوں پر بیٹھنا)۔

ناقِص یائی ابواب ذیل سے آتا ہے:

(۱) ضَرَبَ– یَضْرِبُ سے، **جیسے**: رَمٰی– یَرْمِيْ۔ (اَلرَّمْیُ: تیراندازی کرنا)

(۲) فَتَحَ– یَفْتَحُ سے، **جیسے**: سَعٰی– یَسْعٰی۔ (اَلسَّعْیُ: کوشش کرنا)

(۳) سَمِعَ– یَسْمَعُ سے، **جیسے**: خَشِیَ– یَخْشٰی۔ (اَلْخَشْیَۃُ: ڈرنا)

تنبیہ: قلیل طور پر ناقص یائی بابِ کَرُمَ– یَکْرُمُ سے بھی آتا ہے، **جیسے**: نَهُوَ– یَنْهُوْ۔ (النَّهَایَۃُ: کمالِ عقل کو پہنچنا)،[۲] اور نَصَرَ– یَنْصُرُ سے بھی آتا ہے، **جیسے**: کَنٰی– یَکْنُوْ۔ (الْکِنَایَۃُ: پوشیدہ بات کرنا)[۳]

نوٹ: ناقِص میں جو تعلیل ہوئی ہیں ہر صیغے کے محاذات میں لکھی گئی ہیں، اوران کے قواعد بھی موقع پر لکھے ہوئے ہیں، جیسا کہ گردانوں سے ظاہر ہوگا۔

---

[۱] اصل میں ” یَجْثِوُ “ تھا، قاعدہٗ ” دُعِیَ، رَضِیَ “ جاری ہوا ہے۔

[۲] ” نَهُوَ “ اصل میں ” نَهُیَ “ تھا، یاء بعد ضمہ واوگشت [تحفۂ عبدالحی: ۷۰-۴۴، علم الصیغہ: ق۱۲]، ” یَنْهُیُ “ میں پہلے قاعدہٗ یَدْعُوْ بعدہ قاعدہٗ یُیْسِرُ جاری ہوا ہے۔ واوی مصدر بھی آیا ہے۔ القاموس الوحید

[۳] ” یَکْنُیُ “ میں پہلے قاعدہٗ یَدْعُوْ بعدہ قاعدہٗ یُیْسِرُ جاری ہوا ہے۔

گردان ماضی معروف [بحث ناقص]

واوی	یائی	تعلیل
دَعَا[۱]	رَمیٰ	دَعَا، رَمیٰ: اصل میں **دَعَوَ، رَمَیَ** تھے، "واو، ی "متحرک بعدِ فتحہ " الف"
...	...	ہوگیا [ق:۸]
دَعَوَا	رَمَیَا	دَعَوَا، رَمَیَا: تعلیل نہیں ہوئی کیوں کہ [ق:۸] کی تیسری شرط مانع تعلیل ہے۔
دَعَوْا	رَمَوْا	دَعَوْا، رَمَوْا: اصل میں **دَعَوُوْا، رَمَیُوْا** تھے،"واو"، " ی" متحرک بعد فتحہ کے " الف"
...	...	ہوا، اب "الف" اور "واو" دوساکن جمع ہوئے " الف" اجتماع ساکنین سے گر گیا۔
دَعَتْ	رَمَتْ	دَعَتْ، رَمَتْ: اصل میں **دَعَوَتْ** اور **رَمَیَتْ** تھے، دَعَتَا، رَمَتَا: اصل میں
دَعَتَا	رَمَتَا	**دَعَوَتَا** اور **رَمَیَتَا** تھے، "واو"، " ی" الف ہوا، چونکہ تائے تانیث
...	...	ساکن کے حکم میں اس لیے " الف" اجتماع ساکنین سے گر گیا۔
دَعَوْن	رَمَیْنَ	دَعَوْن، رَمَیْنَ: بروزن نَصَرْنَ وضَرَبْنَ : یہاں سے سب صیغے اصل
دَعَوْتَ	رَمَیْتَ	حالت پر ہیں۔
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	......
دَعَوْتُمْ	رَمَیْتُمْ	......
دَعَوْتِ	رَمَیْتِ	......
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	......
دَعَوْتُنَّ	رَمَیْتُنَّ	......
دَعَوْتُ	رَمَیْتُ	......
دَعَوْنَا	رَمَیْنَا	......

۞**قاعدہ:۱۴**– (قاعدۂ دُعِیَ، رَضِیَ): جو" واو" کسرہ کے بعد طرفِ کلمہ میں واقع ہو وہ " ی" ہوجاتا ہے، جیسے: رَضِیَ اصل میں رَضِوَ تھا۔

۞**قاعدہ:۱۵**– (قاعدۂ دُعُوْا، رَضُوْا): جب لام کلمہ میں حرف علت مضموم اور

[۱] جو" الف" اصل میں "واو" ہو اس کو بصورت " الف"، اور جو" الف" اصل میں " ی " ہو اس کو بصورت " ی " لکھتے ہیں، جیسے: دَعَا (دَعَوَ)، اور رَمیٰ (رَمَیَ)۔ مص

اس کا ماقبل مکسور ہو اور اس کے بعد" واو" ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں، پھر اجتماع ساکنین ہو تو گرا دیتے ہیں، جیسے: رَضِوُوْا سے رَضُوْا، اگر" واو" نہ ہو تو حرکت حذف کر دیتے ہیں، جیسے: یَرْمِيُ سے یَرْمِيْ۔

گردان ماضی معروف [بحث ناقص]

باب سَمِعَ " واوی " اور تعلیل	
رَضِیَ	رَضِیَ: اصل میں رَضِوَ تھا، "واو" طرف میں بعد کسرہ کے واقع ہو کر " ی" ہو گیا [ق:۱۴]
رَضِیَا	رَضِیَا: اصل میں رَضِوَا تھا، تعلیل مثل رَضِیَ کے ہے۔
رَضُوْا	رَضُوْا: اصل میں رَضِوُوْا تھا، "واو"، " ی" سے بدل کر رَضِیُوْا ہوا [ق:۱۴]،
......	ضمہ " ی" پر دشوار تھا ماقبل کو دیا " ی" بسبب اجتماع ساکنین کے گر گئی [ق:۱۵]۔
رَضِیَتْ	رَضِیَتْ، رَضِیَتَا، رَضِیْنَ ......الخ اصل میں رَضِوَتْ، رَضِوَتَا، رَضِوْنَ......الخ
رَضِیَتَا	ہے، ان سب صیغوں میں "واو" "یاء" سے بدلا [ق:۱۴]۔
رَضِیْنَ	......
رَضِیْتَ	......
رَضِیْتُمَا	......
رَضِیْتُمْ	......
رَضِیْتِ	......
رَضِیْتُمَا	......
رَضِیْتُنَّ	......
رَضِیْتُ	......
رَضِیْنَا	......

سبق: ۴۲

گردان ماضی مجہول [بحث ناقص]

بابِ نصر واوی اور تعلیل		**بابِ ضرب** یائی اور تعلیل		**بابِ سمع** واوی اور تعلیل	
دُعِیَ	....اصل میں دُعِوَ تھا	رُمِیَ	....اپنی اصل پر ہے	رُضِیَ	....اصل میں رُضِوَ تھا
دُعِیَا	....اصل میں دُعِوَا تھا	رُمِیَا	....اپنی اصل پر ہے	رُضِیَا	....اصل میں رُضِوَا تھا
دُعُوْا	....اصل میں دُعِوُوْا تھا	رُمُوْا	....اصل میں رُمِیُـوْا تھا،	رُضُوْا	....اصل میں رُضِـوُوْا
دُعِیَتْ	الخ، سب صیغوں میں	رُمِیَتْ	ضمہ " ی" پر دشوار تھا ماقبل	رُضِیَتْ	تھا الخ، سب صیغوں
دُعِیَتَا	تعلیل مثل " رَضِـیَ "	رُمِیَتَا	کو دیا "ی" بسبب اجتماع	رُضِیَتَا	میں تعلیل مثل " رَضِیَ
دُعِیْنَ	فعل ماضی معروف کی	رُمِیْنَ	ساکنین گرگئی [ق:۱۵]۔	رُضِیْنَ	" فعل ماضی معروف
دُعِیْتَ	گردان کے ہے۔	رُمِیْتَ	..... ۞ " رُمِیَـتْ " سے	رُضِیْتَ	کی گردان کے ہے۔
دُعِیْتُمَا		رُمِیْتُمَا	سب صیغے اصلی حالت پر	رُضِیْتُمَا	
دُعِیْتُمْ		رُمِیْتُمْ	ہیں۔	رُضِیْتُمْ	
دُعِیْتِ		رُمِیْتِ		رُضِیْتِ	
دُعِیْتُمَا		رُمِیْتُمَا		رُضِیْتُمَا	
دُعِیْتُنَّ		رُمِیْتُنَّ		رُضِیْتُنَّ	
دُعِیْتُ		رُمِیْتُ		رُضِیْتُ	
دُعِیْنَا		رُمِیْنَا		رُضِیْنَا	

۞۞
۞

سبق:۴۳ [بحث ناقص]

❁**قاعدہ :۱٦** – (قاعدۂ یَدْعُوْ): **جوحرف علّت لام کلمے میں مضموم ہواوراس کا ماقبل بھی مضموم ہوتواس کی حرکت حذف کرتے ہیں،** جیسے:یَدْعُوُ سے یدعُوْ، پھر اجتماعِ ساکنین ہوتواس کوگرادیتے ہیں، جیسے:یَدْعُوْوْنَ سے یدعُوْنَ۔

❁**قاعدہ:۱۷**– (قاعدۂ تَدْعِیْنَ "واحدمؤنث حاضر"): **جوحرف علّت لام کلمے میں مکسور ہواوراس کا ماقبل مکسور نہ ہو**[۱]**تواس کی حرکت ماقبل کودیتے ہیں،بشرطیکہ اس کے بعد" ی"ہو،** جیسے:تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ۔ **ورنہ حذف کرتے ہیں**[۲] **پھر اجتماعِ ساکنین ہوتواس کوگرادیتے ہیں۔**

❁**قاعدہ:۱۸**– (قاعدۂ تَرْمِیْنَ" واحدمؤنث حاضر"): **جوحرف علّت لام کلمے میں مکسوراوراس کا ماقبل بھی مکسور ہوتواس کی حرکت کوحذف کرتے ہیں، پھراجتماعِ ساکنین ہوتواس کوگرادیتے ہیں،** جیسے:تَرْمِیِیْنَ سے تَرْمِیْنَ

[۱]اس کی دوصورتیں ہوگی:۱/ماقبل مضموم ہو، جیسے:تَدْعُوِیْنَ ، یہاں یہی مراد ہے، ۲/ماقبل مفتوح ہو، یہ صورت یہاں مرادنہیں ہے، جیسے:تَرْضَوِیْنَ ،اس میں"واو"بقاعدۂ۱۹/"یاء"ہوکراور بقاعدۂ۸/"الف"ہوکراجتماعِ ساکنین گرجائے گا۔

[۲] یعنی ماقبل مکسور ہواور بعد میں"ی"ہو، یہ قاعدہ نمبراٹھارہ میں مذکور ہے۔

گردان مضارع معروف [بحث ناقص]

تعلیل	یائی	واوی
.... اصل میں **یَدْعُوُ، یَرْمِیُ** تھے،ضمہ " واو"، " ی "پر دشوار تھا اس کو حذف کیا[ق:۱۶،۱۵]۔	یَرْمِیْ	یَدْعُوْ
.... اپنی اصل پر ہیں۔	یَرْمِیَان	یَدْعُوَانِ
....اصل میں **یَدْعُوُوْنَ، یَرْمِیُوْنَ** تھے،ضمہ " واو"، " ی"پر دشوار تھا؛ یَدْعُوُوْنَ میں" واو"کو ساکن کیا[ق:۱۶]،یَرْمِیُوْنَ میں" ی"کی حرکت ماقبل کو دی[ق:۱۵]،پھر اجتماعِ ساکنین سے" واو"، " ی"گر گئے۔	یَرْمُوْنَ	یَدْعُوْنَ
....تعلیل مثل یَدْعُوْ، یَرْمِیْ کے۔	تَرْمِیْ	تَدْعُوْ
.... اپنی اصل پر ہیں۔	تَرْمِیَانِ	تَدْعُوَان
.... برزن یَنْصُرْنَ اور یَضْرِبْنَ اپنی اصل پر ہیں۔	یَرْمِیْنَ	یَدْعُوْنَ
.... تعلیل مثل صیغۂ واحد مذکر غائب۔	تَرْمِیْ	تَدْعُوْ
.... اپنی اصل پر ہیں۔	تَرْمِیَانِ	تَدْعُوَانِ
.... تعلیل مثل صیغۂ جمع مذکر غائب۔	تَرْمُوْنَ	تَدْعُوْنَ
.... اصل میں **تَدْعُوِیْنَ** اور **تَرْمِیِیْنَ** تھے،کسرہ" واو"،" ی"پر دشوار تھا؛تَدْعُوِیْنَ میں حرکت ماقبل کو دی[ق:۱۷]،اور تَرْمِیِیْنَ میں حرکت کو حذف کیا گیا[ق:۱۸]،پھر اجتماعِ ساکنین سے" واو"، " ی"گر گئے۔	تَرْمِیْنَ	تَدْعِیْنَ
.... اپنی اصل پر ہیں۔	تَرْمِیَانِ	تَدْعُوَانِ
.... برزن تَنْصُرْنَ اور تَضْرِبْنَ اپنی اصل پر ہیں۔	تَرْمِیْنِ	تَدْعُوْنَ
.... تعلیل مثل یَدْعُوْ و یَرْمِيْ۔	أَرْمِیْ	أَدْعُوْ
.... تعلیل مثل یَدْعُوْ و یَرْمِيْ۔	نَرْمِیْ	نَدْعُوْ

قاعدہ:۱۹ – (قاعدۂ یُدْعیٰ، یَرْضٰی): جو" واو "کلمے میں تیسری جگہ ہو جب

اس سے زیادہ ہوجائے اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہوتو وہ " واو" " ی" ہوجاتی ہے، جیسے: یَرْضَوُ سے یَرْضٰی۔

گردان مضارع معروف[بحث ناقص]

باب سَمِع واوی اور تعلیل	
یَرْضٰی	یَرْضٰی : اصل میں **یَرْضَوُ** تھا، " واو" ماضی میں تیسری جگہ تھا؛ اب چوتھی جگہ ہوگیا
...	اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہے، "واو" کو " ی" سے بدلا[ق:۱۹]، اور " ی" متحرک
...	فتحہ کے بعد " الف" ہوگیا[ق:۸]۔
یَرْضَیَانِ	یَرْضَیَانِ : اصل میں **یَرْضَوَانِ** ہے، "واو" کو " ی" سے بدلا[ق:۱۹]
یَرْضَوْنَ	یَرْضَوْنَ : اصل میں **یَرْضَوُوْنَ** ہے، "واو" کو " ی" سے بدلا[ق:۱۹]، یَرْضَیُوْنَ ہوا،
...	" ی " متحرک بعدِ فتحہ کے " الف" ہوکر اجتماعِ ساکنین سے گرگئی[ق:۸]۔
تَرْضٰی	تَرْضٰی : اصل میں **تَرْضَوُ** تھا، مثل یَرْضٰی واحد مذکر غائب۔
تَرْضَیَانِ	تَرْضَیَانِ : اصل میں **تَرْضَوَانِ** تھا، مثل یَرْضَیَانِ تثنیہ مذکر غائب۔
یَرْضَیْنَ	یَرْضَیْنَ : اصل میں **یَرْضَوْنَ** تھا، بروزن یَسْمَعْنَ کے، "واو" بحکم[ق:۱۹] " ی" سے بدل گئی۔
تَرْضٰی	تَرْضٰی : تعلیل مثل **یَرْضٰی** واحد مذکر غائب۔
تَرْضَیَانِ	تَرْضَیَانِ : تعلیل مثل **یَرْضَیَانِ** تثنیہ مذکر غائب۔
تَرْضَوْنَ	تَرْضَوْنَ : اصل میں **تَرْضَوُوْنَ** تھا مثل یَرْضَوْنَ کے عمل کیا۔
تَرْضَیْنَ	تَرْضَیْنَ : اصل میں **تَرْضَوِیْنَ** تھا، "واو" " ی" سے بدلا[ق:۱۹]، پھر " ی" متحرک
...	بعد فتحہ کے " الف"، ہوکر اجتماعِ ساکنین سے گرگیا۔[ق:۸][شرائط ملاحظہ ہو]
تَرْضَیَانِ	تَرْضَیَانِ : تعلیل مثل **یَرْضَیَانِ** تثنیہ مذکر غائب۔
تَرْضَیْنَ	تَرْضَیْنَ : تعلیل مثل **یَرْضَیْنَ** جمع مؤنث غائب۔
أَرْضٰی	أَرْضٰی : تعلیل مثل **یَرْضٰی** واحد مذکر غائب۔
نَرْضٰی	نَرْضٰی : تعلیل مثل **یَرْضٰی** واحد مذکر غائب۔

❀❀❀

سبق: ٤٤

مضارع مجہول [بحث ناقص]

باب نصر واوی		باب ضرب یائی		باب سمع واوی	
يُدْعٰى	يُدعٰى: اصل میں	يُرْمٰى	يُرمٰى: اصل میں	يُرْضٰى	يُرْضٰى: اصل
يُدْعَيَانِ	**يُدْعَوُ**،	يُرْمَيَانِ	**يُرْمَيُ**،	يُرْضَيَانِ	میں **يُرْضَوُ**،
يُدْعَوْنَ	**يُدْعَوَانِ**،	يُرْمَوْنَ	**يُرْمَيَانِ**،	يُرْضَوْنَ	**يُرْضَوَانِ**،
تُدْعٰى	**يُدْعَوُوْنَ** تھا	تُرْمٰى	**يُرْمَيُوْنَ** تھا	تُرْضٰى	**يُرْضَوُوْنَ** تھا
تُدْعَيَانِ	تا آخر بروزنِ يُنْصَرُ	تُرْمَيَانِ	تا آخر بروزنِ يُضْرَبُ	تُرْضَيَانِ	تا آخر بروزنِ
يُدْعَيْنَ	مجہول تا آخیر۔ تعلیل	يُرْمَيْنَ	مجہول تا آخیر۔ تعلیل	يُرْضَيْنَ	يُسْمَعُ مجہول
تُدْعٰى	مثل يَرْضٰى	تُرْمٰى	مثل يَرْضٰى معروف	تُرْضٰى	تا آخیر۔ تعلیل
تُدْعَيَانِ	معروف کے ہے۔	تُرْمَيَانِ	کے ہے، فرق اتنا ہے	تُرْضَيَانِ	مثل يَرْضٰى
تُدْعَوْنَ		تُرْمَوْنَ	کہ قاعدہ: ۱۹/ یہاں	تُرْضَوْنَ	معروف کے
تُدْعَيْنَ		تُرْمَيْنَ	متحقق نہیں ہوگا	تُرْضَيْنَ	ہے۔
تُدْعَيَانِ		تُرْمَيَانِ		تُرْضَيَانِ	
تُدْعَيْنَ		تُرْمَيْنَ		تُرْضَيْنَ	
أُدْعٰى		أُرْمٰى		أُرْضٰى	
نُدْعٰى		نُرْمٰى		نُرْضٰى	

سبق: ۴۵ (بحث ناقص)

بحث نفی تاکید بَلَنْ در فعل مستقبل معروف			✿	بحث نفی جحد بَلَمْ در فعل مستقبل معروف		
لَنْ يَّدْعُوَ	لَنْ يَّرْمِیَ	لَنْ يَّرْضٰی	✿	لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَرْضَ
لَنْ يَّدْعُوَا	لَنْ يَّرْمِيَا	لَنْ يَّرْضَيَا	✿	لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَرْضَيَا
لَنْ يَّدْعُوْا	لَنْ يَّرْمُوْا	لَنْ يَّرْضَوْا	✿	لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَرْضَوْا
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِیَ	لَنْ تَرْضٰی	✿	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	✿	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
لَنْ يَّدْعُوْنَ	لَنْ يَّرْ مِيْنَ	لَنْ يَّرْضَيْنَ	✿	لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَرْضَيْنَ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِیَ	لَنْ تَرْضٰی	✿	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	✿	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَرْضَوْ	✿	لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَرْضَوْا
لَنْ تَدْعِیْ	لَنْ تَرْمِیْ	لَنْ تَرْضَیْ	✿	لَمْ تَدْعِیْ	لَمْ تَرْمِیْ	لَمْ تَرْضَیْ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	✿	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَرْضَيْنَ	✿	لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَرْضَيْنَ
لَنْ أَدْعُوَ	لَنْ أَرْمِیَ	لَنْ أَرْضٰی	✿	لَمْ أَدْعُ	لَمْ أَرْمِ	لَمْ أَرْضَ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَّرْمِیَ	لَنْ نَّرْضٰی	✿	لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَرْضَ

تنبیہ: مضارع مجہول پر "لَنْ" لگانے سے **نفی تاکید بَلَنْ مجہول** کے صیغے بنتے ہیں، جیسے: لَنْ يُّدْعٰی...، لَنْ يُرْمٰی...، لَنْ يُّرْضٰی... تا آخر۔ اور "لَمْ" لگانے سے **نفی جحد بَلَمْ** کے صیغے، جیسے: لَمْ يُدْعَ...، لَمْ يُرْمَ...، لَمْ يُرْضَ... تا آخر۔[۱]

✿

[۱] لیکن اس مضارع مجہول کو نصب اور جزم دینا ضروری ہے۔

سبق:۴٦ (بحث ناقص)

بحث امر حاضر معروف			۞	بحث نہی حاضر معروف		
اُدْعُ	اِرْمِ	اِرْضَ	۞	لَاتَدْعُ	لَاتَرْمِ	لَاتَرْضَ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	۞	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا
اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِرْضَوْا	۞	لَاتَدْعُوْا	لَاتَرْمُوْا	لَاتَرْضَوْا
اُدْعِیْ	اِرْمِیْ	اِرْضَیْ	۞	لَاتَدْعِیْ	لَاتَرْمِیْ	لَاتَرْضَیْ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	۞	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا
اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِرْضَيْنَ	۞	لَاتَدْعُوْنَ	لَاتَرْمِيْنَ	لَاتَرْضَيْنَ

(بحث ناقص)

بحث امر غائب ومتکلم معروف			۞	بحث نہی غائب متکلم معروف		
لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضَ	۞	لَايَدْعُ	لَايَرْمِ	لَايَرْضَ
لِيَدْعُوَا	لِيَرْمِيَا	لِيَرْضَيَا	۞	لَايَدْعُوَا	لَايَرْمِيَا	لَايَرْضَيَا
لِيَدْعُوْا	لِيَرْمُوْا	لِيَرْضَوْا	۞	لَايَدْعُوْا	لَايَرْمُوْا	لَايَرْضَوْا
لِتَدْعُ	لِتَرْمِ	لِتَرْضَ	۞	لَاتَدْعُ	لَاتَرْمِ	لَاتَرْضَ
لِتَدْعُوَا	لِتَرْمِيَا	لِتَرْضَيَا	۞	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا
لِيَدْعُوْنَ	لِيَرْمِيْنَ	لِيَرْضَيْنَ	۞	لَايَدْعُوْنَ	لَايَرْمِيْنَ	لَايَرْضَيْنَ
لِأَدْعُ	لِأَرْمِ	لِأَرْضَ	۞	لَاأَدْعُ	لَاأَرْمِ	لَاأَرْضَ
لِنَدْعُ	لِنَرْمِ	لِنَرْضَ	۞	لَانَدْعُ	لَانَرْمِ	لَانَرْضَ

فائدہ: مضارع مجہول کے پہلے "لام" امر مکسور لگانے سے امر غائب و حاضر ومتکلم مجہول کے صیغے بن جاتے ہیں[۱]، جیسے: لِيُدْعَ ...، لِيُرْمَ ...، لِيُرْضَ ... ۔

[۱] لیکن اس کو جزم دینا ضروری ہے۔

فائدہ: نون ثقیلہ وخفیفہ جیسے مضارع بالام تاکید پر آتا ہے ویسے ہی امر ونہی پر بھی، جیسے: اُدْعُوَنَّ....، اُدْعُوَنْ ....۔ لِیَدْعُوَنَّ ....، لِیَدْعُوَنْ....۔ لَایَدْعُوَنَّ....، لَایَدْعُوَنْ.... وغیرہ۔

اسمِ فاعل (بحث ناقص)

دَاعٍ	رَامٍ	رَاضٍ	دَاعٍ، رَامٍ، رَاضٍ: **اصل میں** دَاعِوٌ، رَامِیٌ، رَاضِوٌ تھا،
دَاعِیَانِ	رَامِیَانِ	رَاضِیَانِ	دَاعِــوٌ، رَاضِــوٌ میں "واو" بعد کسرہ کے طرف میں واقع
دَاعُوْنَ	رَامُوْنَ	رَاضُوْنَ	ہوکر "ی" ہوگئی دَاعِیٌ، رَاضِیٌ ہوا[ق:١٤]، ضمہ "ی
دَاعِیَةٌ	رَامِیَةٌ	رَاضِیَةٌ	"پر دشوار تھا، تینوں جگہ ساکن کیا[ق:١٥]، اب "ی" اور
دَاعِیَتَانِ	رَامِیَتَانِ	رَاضِیَتَانِ	تنوین دو ساکن جمع ہوئے "ی" اجتماعِ ساکنین سے گر گئی
دَاعِیَاتٌ	رَامِیَاتٌ	رَاضِیَاتٌ	دَاعٍ، رَامٍ، رَاضٍ ہوا۔

اسم مفعول (بحث ناقص)

❁**قاعدہ: ٢٠**- (قاعدۂ مَدْعُوٌّ): جب دو "واو" ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول ساکن ہو تو اُس کو دوسرے میں ادغام کر دیتے ہیں، جیسے: مَدْعُوْوٌ سے مَدْعُوٌّ۔

❁**قاعدہ: ٢١**- (قاعدۂ سَیِّدٌ/مَرْمِیٌّ): جب "واو" اور "ی" ایک کلمہ میں جمع ہوں اوّل ان میں سے ساکن ہو تو "واو" کو "ی" سے بدل کر ادغام کرتے ہیں اور اگر ماقبل مضموم ہو تو ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں، جیسے: سَیْوِدٌ سے سَیِّدٌ۔

مَدْعُوٌّ	مَرْمِیٌّ	مَرْضِیٌّ	..... اصل میں **مَدْعُوْوٌ، مَرْمُوْیٌ، مَرْضُوْوٌ** تھا، مَدْعُوْوٌ
مَدْعُوَّانِ	مَرْمِیَّانِ	مَرْضِیَّانِ	میں دو "واو" جمع ہوئے ایک کو دوسرے میں ادغام کیا[ق:٢٠] مَدْعُوٌّ
مَدْعُوُّوْنَ	مَرْمِیُّوْنَ	مَرْضِیُّوْنَ	بنا۔ **مَرْضُوْوٌ** میں ماضی، مضارع اور اسم فاعل کی موافقت سے "
مَدْعُوَّةٌ	مَرْمِیَّةٌ	مَرْضِیَّةٌ	واو" کو "ی" کیا، اب مَرْمُوْیٌ، مَرْضُوْیٌ میں "واو" اور "ی" ایک کلمہ میں جمع ہوئے اول ساکن ہے "واو "کو "ی" سے بدلا اور "ی
مَدْعُوَّتَانِ	مَرْمِیَّتَانِ	مَرْضِیَّتَانِ	"کا "ی" میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمہ کو "ی" کی مناسبت کے
مَدْعُوَّاتٌ	مَرْمِیَّاتٌ	مَرْضِیَّاتٌ	واسطے کسرہ سے بدلا[ق:٢١] مَرْمِیٌّ، مَرْضِیٌّ ہوا۔

٭٭٭

سبق: ٤٧

لَفِیْف کا بیان

تنبیہ: لفیف مفروق تین بابوں سے آیا ہے اور لفیف مقرون دو بابوں سے۔ تفصیل ان کی یہ ہے

لفیفِ مفروق			لفیفِ مقرون			صرفِ کبیر		
باب:ض اَلْوِقَایَةُ نگاہ رکھنا	باب:س اَلْوَجْیُ سم کا گھس جانا	باب:ح اَلْوَلْیُ نزدیک ہونا	باب:ض اَلطَّیُّ لپیٹنا	باب:س اَلْقُوَّةُ مضبوط ہونا		ماضی معروف	مضارع معروف	امر حاضر و غائب
وَقیٰ	وَجِیَ	وَلِیَ	طَوٰی	قَوِیَ[1]		وَقٰی	یَقِیْ	قِ
یَقِیْ	یَوْجیٰ	یَلِیْ	یَطْوِی	یَقْوٰی		وَقَیَا	یَقِیَان	قِیَا
وَقَایَةً	وَجْیاً	وَلْیاً	طَیاً	قُوَّةً		وَقَوْا	یَقُوْن	قُوْا
وَاقٍ	وَاجٍ	وَالٍ	طَاوٍ	قَوِیٌّ		وَقَتْ	تَقِیْ	قِیْ
وُقِیَ	×	وُلِیَ	طُوِیَ	×		وَقَتَا	تَقِیَانِ	قِیَا
یُوْقیٰ	×	یُوْلیٰ	یُطْوٰی	×		وَقَیْنَ	یَقِیْنَ	قِیْنَ
وَقَایَةً	×	وَلْیاً	طَیًّا	×		وَقَیْتَ	تَقِیْ	لِیَقِ
مَوْقِیٌّ	×	مَوْلِیٌّ	مَطْوِیٌّ	×		وَقَیْتُمَا	تَقِیَان	لِیَقِیَا
قِ	اِیْجَ	لِ	اِطْوِ	اِقْوَ		وَقَیْتُمْ	تَقُوْن	لِیَقُوْ
لَاتَقِ	لَاتَوْجَ	لَاتَلِ	لَاتَطْوِ	لَاتَقْوَ		وَقَیْتِ	تَقِیْنَ	لِتَقِ
مَوْقًی	مَوْجًی	مَوْلًی	مَطْوًی	مَقْوًی		الخ	الخ	الخ

تنبیہ: ۱ - لفیف مفروق میں فاء کلمہ کی تعلیل مثل وَعَدَ - یَعِدُ کے اور لام کلمے کی مثل رَمٰی - یَرْمِیْ اور رَضِیَ یَرْضٰی کے ہے۔

تنبیہ: ۲ - لفیف مقرون کے عین کلمے میں تعلیل بالکل نہیں، لیکن لام کلمہ کی تعلیل اور گردان بعینہ مثل رَمٰی - یَرْمِيْ اور رَضِیَ یَرْضٰی کے ہے۔

متفرق تعلیلیں:

۞**قاعدہ:۲۲**- فَعْلٰی اسمی[۱] کے لام کلمہ کی جگہ "ی" ہوتو "واو" ہوجاتا ہے، **جیسے**:فَتْوٰی و تَقْوٰی کہ **اصل میں** فَتْيَا اور تَقْيَا تھا۔

تنبیہ: مگر فَعْلٰی وصفی میں[۲] "ی" قائم رہتی ہے، **جیسے**: صَدْيَا (پیاسی عورت)، مؤنثِ "صَدْيَانُ" صفتِ مشبہ ہے۔

۞**قاعدہ:۲۳**- فُعْلٰی اسمی[۳] کے لام کلمہ کی جگہ "واو" ہوتو "ی" ہوجاتی ہے، **جیسے**:دُنْيَا ، عُلْيَا کہ **اصل میں** دُنْوٰی اور عُلْوٰی تھا۔

تنبیہ: مگر فُعْلٰی وصفی میں[۴] "واو" قائم رہتا ہے، **جیسے**: غُزْوٰی (بہت زیادہ حملہ کرنے والی عورت)، مؤنثِ "أَغْزٰی" اسم تفضیل ہے۔

۞**قاعدہ:۲٤**- جو "واو"، "ی" اسم کے آخر میں الف زائد کے بعد ہوتو "ہمزہ" ہوجاتی ہے بشرطیکہ اس کے آخر میں "تائے" تانیث لازم نہ ہو، **جیسے**: "دُعَاءٌ، بِنَاءٌ" کہ **اصل میں** "دُعَاوٌ اور بِنَایٌ" تھا، **برخلاف** "عَدَاوَةٌ اور هِدَايَةٌ" کے۔[۵]

۞**قاعدہ:۲۵**- جو "واو"، "ی" اسم کے آخر میں[٦] ضمۂ اصلی کے بعد ہو[۷] اور "ہمزہ" سے بدلا ہوا نہ ہو[۸] تو ضمۂ ماقبل کسرہ سے بدل جاتا ہے اور "واو"

---

[۱] اسمی اور وصفی کا مطلب قاعدہ:٦ر میں ملاحظہ ہو، فرق اتنا ہے کہ اُس کا تعلق اجوف سے ہے، اِس کا ناقص سے۔

[۲] یہ وزن اسم اور صفت دونوں میں مشترک مستعمل ہے۔

[۳] اسمی اور وصفی کی تحقیقی قاعدہ:٦ میں ملاحظہ ہو، فرق اتنا ہے کہ اُس کا تعلق اجوف سے ہے، اِس کا ناقص سے۔

[۴] یہ وزن اسم اور صفت دونوں میں مشترک مستعمل ہے۔

[۵] مصدر کا یہ وزن بالتاء مستعمل ہونے کی وجہ سے تاء لازمی ہے۔

[٦] () "**اسم**" سے مراد اسم متمکن ہے، "نَهُوَ" وغیرہ فعل اور "هُوَ" وغیرہ اسم غیر متمکن اس سے خارج ہیں، نیز "**آخر سے مراد**" لام کلمہ میں ہونا ہے، قُوَلٌ جمع قَائِلٌ اور خُيَلَاءُ میں آخر میں نہیں ہے، یا اس کے بعد زیادتی لازمہ کا نہ ہونا مراد ہے، "قلنسُوَةٌ" میں "ة" اور "عُنْفُوَانٌ" میں "ان" زیادتی لازمہ ہے کیوں کہ یہ کلمے ان کے بغیر مستعمل نہیں

[۷] () عَصَوٌ، رَحَيٌ، دَلْوٌ، ظَبْيٌ میں ماقبل میں ضمہ نہیں ہے، اور "أُبُوْةٌ" میں ضمہ "واو" کی متابعت میں آیا ہے، "خُطُوات" میں "خ" کی موافقت میں آیا ہے، دونوں جگہ اصلی نہیں ہیں۔

برعایتِ کسرۂ ماقبل "ی" ہوجاتی ہے، جیسے: أَدْلٍ، تَقَلْسٍ کہ اصل میں أَدْلُوٌ اور تَقَلْسُیٌ تھا۔

ابواب مزید فیہ کی تعلیلیں

۱- **إعْلَاءٌ و إغْنَاءٌ** اصل میں إِعْلَاوٌ و إِغْنَایٌ تھا، "واو" اور "ی" طرفِ کلمہ میں "الف" زائد کے بعد واقع ہے اس لیے "ہمزہ" ہوگیا[ق:۲۴]۔

۲- **تَسْمِيَةٌ و تَقْوِيَةٌ** اصل میں تَسْمِيْوٌ اور تَقْوِيْيٌ تھے، بحکمِ قاعدۂ "مَرْمِیٌّ" [ق:۲۱] اسے تَسْمِیٌّ و تَقْوِیٌّ ہونا چاہیے، مگر ایک "ی" کو تخفیفاً حذف کیا اور دوسری "ی" کو فتحہ دیکر یائے محذوفہ کے عوض آخر میں "ۃ" بڑھادی تو تَسْمِيَةٌ و تَقْوِيَةٌ ہوا۔

۳- **مُعَادَاةٌ و مُلَاقَاةٌ** اصل میں مُعَادَوَةٌ و مُلَاقَيَةٌ تھے، "واو، ی" بقاعدۂ قَالَ [ق:۸] "الف" سے بدل گیا۔

۴- **تَعَدِّيًا و تَمَنِّيًا** اصل میں تَعَدُّواً اور تَمَنُّيًا تھے، "واو"، "ی" متحرک ضمۂ اصلی کے بعد اسم کے آخر میں واقع ہیں تو ضمہ کو کسرہ سے اور "واو" کو کسرۂ ماقبل کے سبب "ی" سے بدلا؛ تَعَدِّيًا و تَمَنِّيًا ہوا[ق:۲۵]۔

۵- **تَلَافِيًا و تَوَالِيًا** اصل میں تَلَافُواً اور تَوَالُيًا تھے، ان کی تعلیل بعینہ تَعَدِّيًا و تَمَنِّيًا کے مثل ہے۔

[۸]() "واو، ی" کسی کا عوض ہو، جیسے: "کفواً" میں "ھمزہ" کا عوض ہے، ان جیسی امثلہ میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا۔[نوادرالوصول:۱۶۲]، العُتُوُّ، البُدُوُّ جیسی مفرد مثالوں میں حرف مدہ ضمہ کو کسرہ سے تبدیلی کے لیے مانع شمار کیا گیا ہے، لیکن فُعُوْلٌ جیسی جمع میں مانع شمار نہیں کیا گیا، جیسے: جَاثٍ کی جمع جُثِیٌّ اور عَاتٍ کی جمع عُتِیٌّ، ان میں مابعد کی متابعت میں فاء کلمہ کو بھی کسرہ جائز ہے، جِثِیًّا سورۂ مریم میں آیا ہے۔[شرح شافیہ:۲/۹۰۰]

سبق:۴۸

ابواب مزید فیه کی مشق (بحث ناقص ولفیف)

باب اِفْعَال		باب تَفْعِیْل		باب مُفَاعَلَة		باب تَفَعُّل	
واو	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
اَلإِعْلاَءُ بلند کرنا	اَلإِغْنَاءُ بے پرواہ ہونا	اَلتَّسْمِيَةُ نام رکھنا	اَلتَّقْوِيَةُ قوت دینا	اَلْمُعَادَاةُ باہم دشمنی کرنا	اَلْمُلاَقَاة باہم ملاقات کرنا	اَلتَّعَدِّي (حد سے بڑھنا	اَلتَّمَنِّی آرزو کرنا
أَعْلٰی	أَغْنٰی	سَمّٰی	قَوّٰی	عَادٰی	لَاقٰی	تعَدّٰی	تَمَنّٰی
يُعْلِیْ	يُغْنِیْ	يُسَمِّیْ	يُقَوِّیْ	يُعَادِیْ	يُلَاقِیْ	يَتعَدّٰی	يَتَمَنّٰی
إِعْلَاءً	إِغْنَاءً	تَسْمِيَةً	تَقْوِيَةً	مُعَادَاةً	مُلَاقَاةً	تعَدِّيًا	تَمَنِّيًا
مُعْلٍ	مُغْنٍ	مُسَمٍّ	مُقَوٍّ	مُعَادٍ	مُلَاقٍ	مُتَعَدٍّ	مُتَمَنٍّ
أُعْلِیَ	الخ	سُمِّیَ	الخ	عُوْدِیَ	الخ	تُعُدِّیَ	الخ
يُعْلٰی		يُسَمّٰی		يُعَادٰی		يُتَعَدّٰی	
إِعْلَاءً		تَسْمِيَةً		مُعَادَاةً		تَعَدِّيًا	
مُعْلًی		مُسَمًّی		مُعَادًی		مُتَعَدًّی	
أَعْلِ		سَمِّ		عَادِ		تَعَدَّ	
لَا تُعْلِ		لَا تُسَمِّ		لَاتُعَادِ		لَا تَعَدَّ	

اسم فاعل: مُعْلٍ، مُعْلِيَانِ، مُعْلُوْنَ، مُعْلِيَةٌ، مُعْلِيَاتَانِ، مُعْلِيَاتٌ۔

اسم مفعول: مُعْلیً، مُعْلَيَانِ، مُعْلَوْنَ، مُعْلَاةٌ، مُعْلَاتَانِ، مُعْلَاتٌ۔

ابواب مزید فیہ کے باقی ابواب (بحث ناقص ولفیف)

باب تَفَاعُلٌ		باب اِفْتِعَال		باب اِنْفِعَال		باب اِسْتِفْعَال	
واو	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
التَّلَافِیْ	التَّوَالِیْ	اَلْاِجْتِبَاءُ	اَلْاِلْتِقَاءُ	اَلْاِنْمِحَاءُ	اَلْاِنْزِوَاءُ	اَلْاِسْتِعْلَاءُ	اَلْاِسْتِغْنَاءُ
تدارک کرنا	پے درپے ہونا	چن لینا	ملانا	محو ہونا	گوشہ نشین ہونا	بلند ہونا	بے پردہ ہونا
تَلَافیٰ	تَوَالیٰ	اِجْتَبیٰ	اِلْتَقیٰ	اِنْمَحیٰ	اِنْزَوَیٰ	اِسْتَعْلَیٰ	اِسْتَغْنیٰ
یَتَلَافیٰ	یَتَوَلیٰ	یَجْتَبِیْ	یَلْتَقِیْ	یَنْمَحِيْ	یَنْزَوِیْ	یَسْتَعْلِیْ	یَسْتَغْنِيْ
تَلَافِیاً	تَوَالِیاً	اِجْتِبَاءً	اِلْتِقَاءً	اِنْمِحَاءً	اِنْزِوَاءً	اِسْتِعْلَاءً	اِسْتِغْنَاءً
مُتَلَافٍ	مُتَوَالٍ	مُجْتَبٍ	مُلْتَقٍ	مُنْمَحٍ	مُنْزَوٍ	مُسْتَعْلٍ	مُسْتَغْنٍ
تُلُوْفِیَ	الخ	اُجْتُبِيَ	الخ	×	×	اُسْتُعْلِيَ	الخ
یُتَلَافیٰ		یُجْتَبیٰ		×	×	یُسْتَعْلیٰ	
تَلَافِیاً		اِجْتِباءً		×	×	اِسْتِعْلَاءً	
مُتَلَافیً		مُجْتَبیً		×	×	مُسْتَعْلاً	
تَلَافَ		اِجْتَبِ		اِنْمَحِ	اِنْزَوِ	اِسْتَعْلِ	
لَاتَتَلَافَ		لَاتَجْتَبِ		لَا تَنْمَحِ	لَا تَنْزَوِ	لَا تَسْتَعْلِ	

سوالات

الف (۱) ناقص کسے کہتے ہیں؟ اس میں اور لفیف میں کیا تمیز ہے؟۔

(۲) ناقص اور لفیف میں کون سا قاعدہ تصرفات لفظی کا عمل میں آتا ہے؟۔

(۳) قَوِيَ اور رَمٰی دونوں میں " واو، یاء" متحرک ہیں اور عمل مختلف اس کی وجہ کیا ہے؟۔

(۴) مَرْمِيٌّ اور مَوْقِيٌّ کی اصل کیا ہے، ان کی تعلیل کرو۔

(۵) یَرْضٰی اور یَقْوٰی میں " واو" کس قاعدہ سے " ی" ہوئی ؟۔

(٦) نون تاکید کے آنے سے اس کے ماقبل میں کیا تغیر ہوتا ہے؟ بیان کرو۔

جواب: قاعدۂ قال جاری نہیں ہوگا، واو جمع کو ضمہ اور یائے مخاطبہ کو کسرہ دیا جائے گا۔

ب (١) تَدْعُوْنَ کیا کیا صیغہ ہوسکتا ہے اوراس کی اصل کیا ہے؟۔

(٢) تَرْمِيْنَ اور تَقِيْنَ کیا کیا صیغہ ہوسکتا ہے اوران میں کیا تعلیل ہوئی ہے؟۔

ج (١) دَعٰی اور وَقٰی سے باب افتعال کی ماضی معروف گردانو۔

(٢) مَشٰی سے باب تفعل اور عَلٰی سے باب تفاعل کا مصدر کیا آئے گا؟ مع تعلیل بیان کرو۔

د فقرات ذیل میں ناقص اورلفیف کے جوالفاظ واقع ہوئے ہیں ان کو بیان کرو۔

(١) وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْناً۔ (خدا کے بندے زمین پر نرمی سے چلتے ہیں)۔

(٢) إِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَافِيْهَا نَذِيْرٌ۔ (کوئی فرقہ نہیں کی اس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو)۔

(٣) وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (اے خداوند ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)۔

(٤) رِجَالٌ لَاتُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (وہ لوگ کے ان کو ان کی سوداگری اور بیچنا خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتا)۔

(٥) وَ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا۔ (اور ہر کسی کو ایک طرف ہے کہ وہ ادھر منھ کرتا ہے)۔

(٦) نَادٰينَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ (نوح نے ہم کو پکارا پس ہم بہت اچھے پکار پر پہنچ نے والے ہیں)۔

(٧) إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمىً فَاكْتُبُوْهُ۔ (جب تم ادھار پر ایک وقت تک معاملہ کرو تو اس کو لکھ لو)۔

(٨) إِنْ اَسْلَمُوْ فَقَد اهْتَدَوْ۔ (اگر وہ اطاعت کریں پس تحقیق انہوں نے راہ پائی)۔

(٩) إِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ۔ (اگر پھر جائیں پس تجھ پر پہنچا دینا ہے)۔

(١٠) لَا يَسْتَوِیْ الْاَعْمٰی وَ البَصِيْرُ۔ (اندھا اور انکھوں والا برابر نہیں ہوتا)۔

سبق: ۴۹، ۵۰
مضاعف کا بیان

مضاعف تین بابوں سے آتا ہے:

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے، **جیسے**: مَدَّ یَمُدُّ (اَلْمَدُّ: کھینچنا)۔

(۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے، **جیسے**: فَرَّ یَفِرُّ (اَلْفِرَارُ: بھاگنا)۔

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے، **جیسے**: مَسَّ یَمَسُّ (اَلْمَسُّ: چھونا)۔

تنبیه: قلیل طور پر کَرُمَ یَکْرُمُ سے بھی آتا ہے **جیسے**: حَبَّ یَحُبُّ، لَبَّ یَلُبُّ۔

فائدہ: مضاعف میں تکرار حروف سے جو تغیرات واقع ہوتے ہیں اس کی تین صورتیں ہیں:

(۱) **ادغام قیاسی**، جیسے: مَدَّ کہ **اصل میں** مَدَدَ تھا ("د" کو "د" میں ادغام کیا)۔

(۲) **حذف سماعی**، جیسے: ظَلْتُمْ کہ **اصل میں** ظَلِلْتُمْ تھا (پہلے "ل" کو حذف کیا)۔

(۳) **ابدال سماعی**، جیسے: أَمْلَیْتُ کہ **اصل میں** أَمْلَلْتُ تھا (دوسرے "ل" کو "ی" سے بدلا)۔

فائدہ: ان میں سے تغیر کا موجب اکثر ادغامِ قیاسی ہوتا ہے، جس حرف کو ادغام کرتے ہیں اس کو **مدغم** اور جس میں ادغام کرتے ہیں اس کو **مدغم فیه** کہتے ہیں، جیسے: "مَدَّ" میں پہلی دال مدغم اور دوسری دال مدغم فیہ ہے۔[۱]

نوٹ: مضاعف کی گردان اور اس کے تغیرات کے ضوابط صفحات آئندہ پر درج ہیں:

فائدہ: اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں حرف ایک جنس کے ہوں تو تلفظ میں دونوں آئیں گے اور کتابت میں صرف ایک، جیسے: "مَدَّ" میں، اور اگر دونوں قریب المخرج ہوں تو کتابت میں دونوں قائم رہیں گے اور تلفظ میں ایک، جیسے: صَعَدْتُ مگر پڑھیں گے "صَعَتُّ"۔

---

[۱] ادغام کی تین قسمیں ہیں: وجوبی، جوازی اور ممتنع۔ [فیوض عثمانی: ۱۵۲]

❁**قاعدہ:۱**- جب دو حرف متحد المخرج یا قریب المخرج[۱] جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرنا چاہیے، جیسے: مَدَدَ سے "مَدَّ" ہوا۔

❁**قاعدہ:۲**- جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں: ❁ اگر ماقبل ان کا حرف صحیح ساکن ہوں تو پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیں اور دوسرے میں ادغام کریں، جیسے: یَمْدُدُ سے یَمُدُّ اور یَوْدَدُ سے یَوَدُّ ہوا، اور ❁ اگر ان کا ماقبل حرف متحرک[۲] یا لین زائد ہو[۳] تو پہلے حرف کی حرکت کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے: حَابَبَ سے حَابَّ اور حُوْبِبَ سے حُوْبَّ ہوا۔[۴]

شرائط ادغام:

(۱) اعلال مزاحم نہ ہو جیسے: اِرْعَویٰ۔[۵] (رکنا، باز آنا، بابِ افعلال سے)

(۲) اسم متحرک العین جس میں ادغام کرنے سے التباس لازم آئے نہ ہو جیسے: سَبَبٌ، سُرُرٌ۔[۶]

---

[۱] متحد المخرج میں ادغام کو ادغام متجانسین کہا جاتا ہے اور قریب المخرج میں ہو تو ادغام متقاربین کہا جاتا ہے، اس میں ادغام قیاسی کا مروج طریقہ یہ ہے کہ بوقت ادغام پہلے حرف کو اولاً دوسرے حرف سے بدلا جاتا ہے لیکن کبھی خلاف قیاس کسی عارض کی وجہ سے دوسرے حرف کو پہلے حرف سے بدل کر ادغام کرتے ہیں۔ حروف کے متقارب فی المخرج و الصفات ہونے کی پہچان مخارج حروف اور صفات حروف کی شناخت پر ہے اس لیے فن صرف میں ان چیزوں کے بھی مباحث آئیں ہیں۔[فیوض عثمانی:۱۵۲] [۲] یہ قاعدہ اول کی صورت ہے، جیسے: مَدَدَ سے مَدَّ۔ [۳] یہاں "لین" سے عام معنی مراد ہے، حرف مد بھی جو مثالوں میں مذکور ہے، اور یائے تصغیر بھی، جیسے: دُوَیْبَّةٌ، خُوَیْصَّةٌ (دابَّةٌ، خاصَّةٌ کی تصغیر) ہے۔[فصول اکبری، حاشیہ:۶۳، لین زائد کی تفصیل "مادٌّ" میں ملاحظہ ہو] یَوْدَدُ حرکت نقل کریں گے کیوں کہ میں حرفِ لین ہے مگر زائد نہیں۔ [۴] بابِ مفاعلت سے ماضی معروف و مجہول ہے، [نوادر الوصول:۱۷۴]، اسی طرح حَاجَّ، مُوْدَّ۔[علم الصیغہ، مضاعف] [۵] ثلاثی مجرد میں "رعیٰ - یَرْعُوْ" باب نصر سے آتا ہے، بابِ افعلال کی ماضی بغیر ادغام کے "اِرْعَوَوَ" آئے گی، "واؤ" ثانی میں معتل کا قاعدہ:۱۹ (یرضیٰ) اور ۱۸ پایا جاتا ہے، اسی کو ترجیح دی گئی ہے۔ [۶] پہلے میں ادغام کرنے سے "سبٌّ" بمعنی: گالی کے ساتھ التباس ہوگا اور دوسرے میں "سُرٌّ" بمعنی: خوشی کے ساتھ التباس ہوگا۔

(۳) پہلا حرف ہمزہ اور الف سے بدل نہ ہو جیسے: اُوْوِيَ [۱] (اِیْــــوَاءٌ سے) اور قُوْوِلَ [۲] (مُقَاوَلَةٌ سے)۔

(۴) حرف اول مشدد نہ ہو جیسے: حَبَّبَ (تَحْبِیْبٌ سے)۔

(۵) پہلا حرف متحرک اور دوسرا الحاق کے واسطے نہ ہو جیسے: جَلْبَبَ۔

قــاعدہ: ۳ - جس جگہ دو حرف ایک جنس کے جمع ہوں اور ان میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور دوسرے کا سکون اگر لازم ہو تو ادغام ممتنع ہے، جیسے: مَـدَدْنَ اور اگر سکون جزمی یا وقفی ہو تو ادغام بہ نقل حرکت اور فک ادغام دونوں جائز ہیں، بحالت ادغام دوسرے حرف کو فتحہ یا کسرہ دیتے ہیں اور اگر ماقبل مضموم ہو تو اس کی موافقت کے لیے ضمہ بھی جائز ہے۔

ماضی معروف	ماضی مجہول	تغیر	مضارع معروف	مضارع مجہول	تغیر
مَدَّ	مُدَّ	**مَدَّ** اصل میں مَـدَدَ	یَمُدُّ	یُمَدُّ	**یَمُدُّ** اصل میں یَمْدُدُ تھا، دو
مَدَّا	مُدَّا	تھا دو حرف متحرک	یَمُدَّانِ	یُمَدَّانِ	حرف متحرک ایک جنس کے جمع
مَدُّوْا	مُدُّوْا	ایک جنس کے جمع	یَمُدُّوْنَ	یُمَدُّوْنَ	ہوئے اور ماقبل ان کا حرف صحیح
مَدَّتْ	مُدَّتْ	ہوئے پہلے کو ساکن کر	تَمُدُّ	تُمَدُّ	ساکن پہلے حرف کی حرکت
مَدَّتَا	مُدَّتَا	کے دوسرے میں	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	ماقبل کو دی اور دوسرے میں
مَدَدْنَ	مُدِدْنَ	ادغام کیا۔[ق:۱]	یَمْدُدْنَ	یُمْدَدْنَ	ادغام کیا۔[ق:۲]
مَدَدْتَ	مُدِدْتَ	**مَــدَدْنَ** میں ادغام	تَمُدُّ	تُمَدُّ	**یَـمْدُدْنَ** میں ادغام ممتنع ہیں
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	ممتنع ہیں کیونکہ دوسرا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	کیونکہ دوسرا حرف ساکن
مَدَدْتُمْ	مُدِدْتُمْ	حرف ساکن بسکون	تَمُدُّوْنَ	تُمَدُّوْنَ	بسکون لازم ہے۔[ق:۳]
مَدَدْتِ	مُدِدْتِ	لازم ہے۔[ق:۳]	تَمُدِّیْنَ	تُمَدِّیْنَ	
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا		تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	
مَدَدْتُنَّ	مُدِدْتُنَّ		تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ	
مَدَدْتُ	مُدِدْتُ		أَمُدُّ	أُمَدُّ	
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا		نَمُدُّ	نُمَدُّ	

سبق:۵۱

نفی تاکید بلَنْ	نفی جحد بلَمْ	با نون ثقیله	با نون خفیفه	امر	نهی
لَنْ یَّمُدَّ	لَمْ یَمُدَّ	لَیَمُدَّنَّ	لَیَمُدَّنْ	لِیَمُدَّ	لَا یَمُدَّ
×	لَمْ یَمْدُدْ	×	×	لِیَمْدُدْ	لَا یَمْدُدْ
لَنْ یَّمُدَّا	لَمْ یَمُدَّا	لَیَمُدَّانِّ	×	لِیَمُدَّا	لَا یَمُدَّا
لَنْ یَّمُدُّوا	لَمْ یَمُدُّوا	لَیَمُدُّنَّ	لَیَمُدُّنْ	لِیَمُدُّوا	لَا یَمُدُّوا
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	لِتَمُدَّ	لَا تَمُدَّ
×	لَمْ تَمْدُدْ	×	×	لِتَمْدُدْ	لَا تَمْدُدْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	×	لِتَمُدَّا	لَا تَمُدَّا
لَنْ یَّمْدُدْنَ	لَمْ یَمْدُدْنَ	لَیَمْدُدْنَانِّ	×	لِیَمْدُدْنَ	لَا یَمْدُدْنَ
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	مُدَّ	لَا یَمُدَّ
×	لَمْ تَمْدُدْ	×	×	اُمْدُدْ	لَا تَمْدُدْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	×	مُدَّا	لَا تَمُدَّا
لَنْ تَمُدُّوا	لَمْ تَمُدُّوا	لَتَمُدُّنَّ	لَتَمُدُّنْ	مُدُّوا	لَا تَمُدُّوا
لَنْ تَمُدِّیْ	لَمْ تَمُدِّیْ	لَتَمُدِّنَّ	لَتَمُدِّنْ	مُدِّيْ	لَا تَمُدِّيْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	×	مُدَّا	لَا تَمُدَّا
لَنْ تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	لَتَمْدُدْنَانِّ	×	اُمْدُدْنَ	لَا تَمْدُدْنَ
لَنْ اَمُدَّ	لَمْ أَمُدَّ	لَأَمُدَّنَّ	لَأَمُدَّنْ	لِأَمُدَّ	لَا أَمُدَّ
×	لَمْ اَمْدُدْ	×	×	لِأَمْدُدْ	لَا أَمْدُدْ
لَنْ نَمُدَّ	لَمْ نَمُدَّ	لَنَمُدَّنَّ	لَنَمُدَّنْ	لِنَمُدَّ	لَا نَمُدَّ
×	لَمْ نَمْدُدْ	×	×	لِنَمْدُدْ	لَا نَمْدُدْ

---

[۱] مہموز الفاء، لفیفِ مقرون، باب افعال کی ماضی مجہول کا صیغہ ہے، اصل میں " أُءْــوِیَ " تھا، بقاعدۂ مہموز پہلا "واو" ہمزہ سے مبدل ہے۔ [۲] باب مفاعلۃ سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے، "الف" بعدِ ضمہ ہونے کی وجہ سے "واو" سے مبدل ہے۔

لَمْ يَمُدِّ اصل میں **لَمْ یَمْدُدْ** تھا، فک ادغام کی حالت میں لَمْ یَمْدُدْ پڑھیں گے اور ادغام کی حالت میں بعدِ نقلِ حرکت لَمْ یَمُدْدْ ہوا بسبب اجتماع ساکنین کے حرف دوم کو فتحہ، کسرہ یا ضمہ دیا، لہٰذا لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یَمُدُّ، لَمْ یَمُدِّ تینوں حرکتیں درست ہوگی۔

علیٰ ہٰذا امر میں کہیں گے: مُدِّ َ (بحرکات ثلاثہ)، اور اُمْدُدْ، فِرَّ (بالفتح والکسر)، اور اِفْرِرْ، مَسَّ (بالفتح والکسر)، اور اِمْسَسْ، اور ہمزہ وصل بحالت ادغام ساقط ہوجائے گا۔

تغیر	اسم مفعول	اسم فاعل
مَآدٌّ اصل میں مادِدٌ تھا، دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کیا مَآدٌّ ہوا [ق:٢]	مَمْدُوْدٌ	مآدٌّ
	مَمْدُوْدَانِ	مآدَّانِ
	مَمْدُوْدُوْنَ	مآدُّوْنَ
	مَمْدُوْدَةٌ	مآدَّةٌ
	مَمْدُوْدَتَانِ	مآدَّتَانِ
	مَمْدُوْدَاتٌ	مآدَّاتٌ

فائدہ: "مآدٌّ" میں دو ساکن جمع ہوئے ہیں، اول مدہ اور دوسرا مدغم ہے، جب ایسا اجتماع ساکنین ایک کلمہ میں جمع ہو تو وہ جائز ہوتا ہے اور اس کو "**اجتماع ساکنین علیٰ حدہ**" کہتے ہیں، [١] مگر جب اول مدہ اور دوسرا مدغم نہ ہو یا اجتماع ساکنین دو کلموں میں ہو تو ناجائز ہوتا ہے، اس کو "**اجتماع ساکنین علیٰ غیرحدہ**" کہتے ہیں جیسے: خِفْنَ اور قُلِ الْحَقَّ۔ [١]

---

[١] **اجتماع ساکنین** کو دور کرنے کرنے کے تین طریقے ہیں: اول: حرفِ علت ہو تو گرا دینا، دوم: حرلین ہو تو مقام کے مناسب حرکت دینا، سوم: حرفِ صحیح ہو تو کسرہ دینا۔ اس کی تفصیل کے واسطے ارشادالصرف:١٢١، اور تحفۂ عبدالحی: ق:٤٨] ملاحظہ ہو، خلاصہ یہ ہے:

تمہید: (١) الف، واو، یاء کو حروف علت کہا جاتا ہے خواہ ساکن ہو یا متحرک۔ (٢) گر یہ ساکن

....

ہوں تو اس کو حروف لین کہا جاتا ہے۔[جار بردی شرح کافیہ:۹۸] (۳)اگر ساکن ہونے کے ساتھ ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہوتو حروف مدہ کہا جاتا ہے، لہٰذا ہر حرف مد کو حرف لین بھی کہا جاتا ہے، بایں وجہ صرفین'' واو ، یاء '' کو کبھی حروف لین سے کبھی حروف مدہ سے تعبیر کر لیتے ہیں، خواہ حرکت ماقبل موافق ہو یا نہ ہو، [جار بردی، شرح شافیہ:۹۸]

(۴)التقاء ساکنین یُغْتَفَرْ (۱)فی الوقف مطلقا و (۲)فی المدغم قبله لينٌ في كلمة، نحوُ خُوَيْصَّةٌ، الضَّالينِ، و(۳)في نحوِ ميم، قاف، عين (الحروف الهيجائية) وقفًا، وصلًا، و (٤) في نحوِ آلْحَسَنُ عندك.[شافيه/ جار بردى:٩٨] مطلب یہ کہ دو ساکن کا اجتماع چار مقامات میں جائز قرار دیا ہے:

مقامِ اول: حالت وقف میں مطلقا: خواہ اس میں کوئی حرف علت ہو، جیسے: ما ذا تقُوْلْ؟، هل جاء زيْدْ؟، یا نہ ہو، جیسے: مرَرْتُ هناك بعَمْرْو، خواہ وہاں مدغم حرف ہو، جیسے: فاذكروا اسم الله عليها صوافّ.[حج:٣٦]۔

مقامِ ثانی: مدغم حرف سے پہلے حرف لین ایک ہی کلمہ میں ہو: جیسے: خُوَيْصَّةٌ (تصغير خاصَّةٌ)، الضالّين۔ نوٹ ۱/: یہاں حرف لین سے حرف علت کا ساکن ہونا مراد ہے، خواہ حرکت ماقبل موافق ہو، جیسے: الضالّين میں یا موافق نہ ہو، جیسے: خُوَيْصَّةٌ میں، مگر موافق نہ ہونے والی صورت میں صرف ''یاء'' تصغیر مراد ہے۔[زنجانی:۱۶] نوٹ ۲/: مقامِ ثانی والے اجتماع کو ''اجتماع ساکنین علی حدہ'' کہا جاتا ہے جس میں تین شرائط کا ہونا ضروری ہے: (۱) ساکن اول کا حرف حرف مد یا ''یا'' تصغیر ہونا، (۲) ساکن دوم کا مشدد ہونا، (۳) دونوں ساکن ایک کلمہ میں واقع ہونا۔[شرح شافیہ:۴۹۵]

مقامِ ثالث: حروف ہجائیہ کے تلفظ میں اجتماعِ ساکنین جائز ہے، جیسے: عَيْنْ، سِيْنْ، قَافْ وقفاً پڑھا جائے یا عٓسٓقٓ وصلاً پڑھا جائے یہ جائز ہے۔

مقامِ رابع: الف لام والے کلمہ سے پہلے ہمزہ استفہام آئے تو ''الف'' کو حذف کرنا درست نہیں ہے، لہٰذا آ الْحَسَنُ، آلآن دو ساکن کا اجتماع جائز ہے، اگر ''الف'' کو حذف کر دیا جائے تو حصول استفہام فوت ہو جائے گا۔

مذکورہ چار مقامات کے علاوہ میں اجتماعِ ساکنین جائز نہیں، فإن كان غير ذالك و اولها مدّةٌ حذفت.........(١٠١)، فإن لم يكن مدّةٌ حُرِّك........ و الاصل الكسر فإن خولف فلعارض (جابردی شرح شافیہ:۱۰۱،]

(۱)اگر ساکن اول حرف مدہ ہو (نہ کے حرف لین) تو حرف مدہ کو حذف کر دیا جائے گا خواہ قراءۃً اور

✿**قــاعــده: ٤**- جس جگہ دو حرف ہم جنس جمع ہوں، پہلا ساکن غیر مدہ اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں، جیسے: مَــدٌّ، صَــرَّفَ کہ اصل میں مَدْدٌ، صَرْرَفَ تھا۔[۱]

ایسا ہی اگر دو حرف قریب المخرج جمع ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے سے بدل کر ادغام کرتے ہیں، جیسے: عَبَدتُّمْ۔ [۲][علم الصیغہ]

''تاء'' افتعال کے احکام:

قاعدہ: اگر فاء کلمہ افتعال کا: د، ذ، ز ہو تو تائے افتعال ''دال'' سے بدل جاتی

کتابۃً ہو، جیسے: اُقُوْلْ سے قُلْ (امر واحد مذکر)، اُغْزُوْا سے اُغْزُنَّ (امر جمع مذکر ثقیلہ)، قَولْنَ- قالْنَ سے قُلْنَ (ماضی جمع مؤنث)، بَیَعْنَ- باعْنَ سے بِعْنَ (ماضی جمع مؤنث)۔ یا صرف قرائۃً محذوف ہو جائے اور کتابۃً موجود رہے، جیسے: قَالُوا الْآنَ (واو پڑھا نہیں جائے گا)، عاکفُوْنَ فِي الْمَسَاجِد (یاء پڑھی نہیں جائے گی)، یَخْشیٰ اللّٰهَ مِنْ عباده العلماءُ (الف پڑھا نہیں جائے گا)۔

(۲) اگر ساکن اول حرف مدہ نہ تو دو صورتیں ہیں: (اول) حرفِ لین ہو تو مقتضائے کلمہ کے مطابق حرکت دی جائے گی، جیسے: اِشْتَرَوْا (ماضی جمع مذکر) میں اِشْتَــرَوُا الضَّلَالَةَ، اِخْشَیْ (امر واحد مؤنث حاضر) میں اِخْشَيِ اللّٰه. (دوم) ساکنِ اول حرف صحیح ہو تو اکثر کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے: مـن یـطعِ اللّٰه، قـالـتِ امْرأةُ عمرانَ، قُلِ الْحق میں کسرہ دیا گیا، اور هُمْ، أنتُمْ، کُمْ (ضمائر میں جمع کی میم) میں ضمہ دیا گیا، جیسے: هُـمُ الْمُفْلِحُوْن، اور لَـمْ یَـمُدَّ، لَمْ یَفِرَّ جیسے سکونِ جزمی میں بقاعدۂ ادغام تینوں حرکتیں جائز ہیں۔ نوٹ: ساکن اول کو حرکت دینے میں کسرہ اصل ہے، مگر عارض کی وجہ سے کبھی ''ضمہ'' وجوبی ہوتا ہے، جیسے: علیـکـمُ الـصِّیـام، في قلوبهمُ الْعِجل، کبھی فتحہ وجوبی ہوتا ہے، جیسے: مِـنَ الْـمؤمنین صدقوا، کبھی جوازی، جیسے: لـم یمُدْدْ میں لـم یمُدَّ اور لـم یَمُدُّ دونوں جائز ہے۔[جار بردی شرح شافیہ: ۹۸، شرح شافیہ بن الحاجب: ۱/۴۷۷، نوادر الوصول: ۲۰۶]

نوٹ: لَیَـفْعَلَانِّ، اِضْرِبَانِّ، اِضْرِبْنَانِّ وغیرہ میں اجتماع ساکنین علی غیر حدہ ہے مگر بوجہ ضرورت جائز قرار دیا گیا ہے جو '' الضالّین '' کے مانند ہے۔[غایۃ التحقیق شرح کافیہ: ۴۵۴، رضي: ۵۳۴ ج: ۴]

[۱] خواہ دو کلمے ہوں، جیسے: اِذْهَبْ بِّنَا، عَصَوْا وَّكَانُوْا۔ لیکن اول مدہ ہو تو ادغام نہ ہوگا، جیسے: فِيْ يَوْمٍ، قَالُوْا وَمَا لَنَا۔ [علم الصیغہ: مضاعف] [۲] اسی طرح صَـعَـدْتُّ، اِرْكَـبْ مَّعَنَا۔ ان دونوں مثالوں میں مدغم حرف پڑھنے میں آتا نہیں ہے۔

ہے، **جیسے**: اِدِّعَاءٌ، اِدِّخَارٌ، اِزْدِحَامٌ کہ **اصل میں** اِدْتِعَاءٌ، اِذْتِخَارٌ، اِزْتِحَامٌ **تھا**۔[٣]

قاعدہ: **اگر فاء کلمہ افتعال کا**: ص، ض، ط، ظ **ہو تو** "تاء" "طاء" **ہو جاتی ہے، جیسے**: اِصْطِلَاحٌ، اِضْطِرَابٌ، اِطِّلَاعٌ، اِظْطِلَامٌ کہ **اصل میں** اِصْتِلَاحٌ، اِضْتِرَابٌ، اِطْتِلَاعٌ، اِظْتِلَامٌ **تھا**۔

"تاء" تفعّل اور تفاعل کے احکام:

قاعدہ: **جب تفعّل اور تفاعل کا "فاء" کلمہ منجملہ بارہ حروف**: ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ **کے ہوں تو جائز ہے کہ** "تاء" **تفعّل اور تفاعل کو "فاء" کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کریں، اس صورت میں مصدر اور ماضی اور امر کے پہلے** "همزۂ" **وصل آئے گا، جیسے**: اِطَّهَّرَ، يَطَّهَّرُ، اِطَّهُّرًا۔ اِثَّاقَلَ، يَثَّاقَلُ، اِثَّاقُلًا۔
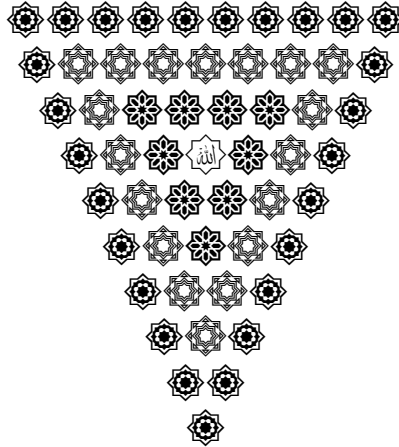
[٣] "ذال" میں "ذال" کو بھی "دال" سے بھی بدل دیا جاتا ہے، جیسے: اِدِّخار، قرآن مجید میں ہے ﴿فهل من مدّكر﴾۔ [علم الصیغہ]

سبق:۵۲

ابواب مزید فیہ کی مشق

افعال	استفعال	افتعال	انفعال	مفاعلۃ	تفاعل	تفعیل	تفعّل
اَلْاِمْدَادُ	اَلْاِسْتِمْدَادُ	اَلْاِمْتِدَادُ	اَلْاِنْسِدَادُ	اَلْمُمَاسَّةُ	اَلتَّمَآسُّ	اَلتَّقْرِیْرُ	اَلتَّقَرُّرُ
مدد دینا	مدد چاہنا	دراز ہونا	بند ہونا	باہم ملنا	ملنا	ثابت کرنا	ثابت ہونا
أَمَدَّ	اِسْتَمَدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَآسَّ	تَمَآسَّ	قَرَّرَ	تَقَرَّرَ
یُمِدُّ	یَسْتَمِدُّ	یَمْتَدُّ	یَنْسَدُّ	یُمَآسُّ	یَتَمَآسُّ	یُقَرِّرُ	یَتَقَرَّرُ
إِمْدَاداً	اِسْتِمْدَاداً	اِمْتِدَاداً	اِنْسِدَاداً	مُمَآسَّةً	تَمَآساً	تَقْرِیْراً	تَقَرُّراً
مُمِدٌّ	مُسْتَمِدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَآسٌّ	مُتَمَآسٌّ	مُقَرِّرٌ	مُتَقَرِّرٌ
أُمِدَّ	اُسْتُمِدَّ	اُمْتُدَّ	—	مُوْسَّ	تُمُوْسَّ	قُرِّرَ	—
یُمَدُّ	یُسْتَمَدُّ	یُمْتَدُّ	—	یُمَآسُّ	یُتَمَآسُّ	یُقَرَّرُ	—
إِمْدَاداً	اِسْتِمْدَاداً	اِمْتِدَاداً	—	مُمَآسَّةً	تَمَآساً	تَقْرِیْراً	—
مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	—	مُمَآسٌّ	مُتَمَآسٌّ	مُقَرَّرٌ	—
أَمِدَّ	اِسْتَمِدَّ	اِمْتَدِّ	اِنْسَدِّ	مَآسِّ	تَمَآسِّ	قَرِّرْ	تَقَرَّرْ
أَمْدِدْ	اِسْتَمْدِدْ	اِمْتَدِدْ	اِنْسَدِدْ	مَآسِسْ	تَمَآسَسْ	...	...
لَاتُمِدَّ	لَاتَسْتَمِدَّ	لَاتَمْتَدَّ	لَاتَنْسَدَّ	لَاتُمَآسِّ	لَاتَمَاسِّ	لَاتُقَرِّرْ	لَاتَتَقَرَّرْ
لَاتُمْدِدْ	لَاتَسْتَمْدِدْ	لَاتَمْتَدِدْ	لَاتَنْسَدِدْ	لَاتُمَاسِسْ	لَاتَمَاسَسْ	...	...
مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَآسٌّ	مُتَمَآسٌّ	مُقَرَّرٌ	مُتَقَرَّرٌ

فائدہ:۱- باب افعال اور استفعال میں قاعدہ یَمُدُّ[ق:۲] جاری ہوگا، اور باب افتعال سے تفاعل تک[قاعدہ مَــدَّ [ق:۱]، بابِ تفعیل اور تفعّل مثل صحیح کے آئیں گے۔

فائدہ:۲- باب افعال، استفعال، تفعیل، تفعُّل کے سوائے باقی ابواب کے اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف صورت میں ایک ہیں، لیکن اصل میں اسم فاعل عین کلمہ کے کسرہ سے ہے اور اسم مفعول اور اسم ظرف عین کلمہ کے فتحہ سے آئے گا۔

سوالات

الف (۱) مضاعف کسے کہتے ہیں اور اس کو صحیح میں شمار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟۔

(۲) مضاعف میں کیا تغیرات واقع ہوتے ہیں؟ ان کے نام مع تعریف کے بیان کرو۔

(۳) جہاں ادغام ناجائز ہوتا ہے وہاں رفع ثقالت کی کیا تجویز ہوسکتی ہے؟۔

(۴) لَمْ يَمُدَّ کی اصل کیا ہے اور دوسری "دال" کو کیا حرکت آسکتی ہے؟۔

(۵) کیا ہر ایک قسم کے دو ہم جنس حرفوں میں ادغام ہوسکتا ہے یا نہیں؟۔

(۶) يَمْدُدْنَ میں ادغام ممتنع ہے اور لَمْ يَمْدّ میں جائز اس کی کیا وجہ ہے؟۔

ب (۱) مآدٌّ کیا صیغہ ہے اور اس اجتماع ساکنین کے جائز ہونے کی کیا وجہ ہے؟۔

(۲) سَبَبٌ اور قُوْوِلَ میں ادغام کرنے سے کیا خرابی پیدا ہوتی ہے؟۔

ج (۱) مَدَّ سے باب تفعیل کا مضارع معروف اور باب افعال کی ماضی مجہول گردانو؟۔

(۲) حَبَّ سے باب استفعال کا امر حاضر معروف گردانو؟۔

د فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسماء مضاعف ہوں ان کو بیان کرو:

(۱) إِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَاتُحْصُوْهَا (اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہوں تو نہ کرسکوں گے)

(۲) وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ و اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (رفتار میں میانہ روی اور آواز میں آہستگی کر)

(۳) اَلْفِتَنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (فتنہ قتل سے بہت سخت ہے)

(۴) مـا مِـنْ دَابَّةٍ فِيْ الْأَرْضِ إِلَّا عَلىٰ اللّٰه رِزْقُهَا (زمین پر ہر ایک چلنے والوں کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے)

(۵) إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ (جس کو تو چاہے ہدایت نہیں کرسکتا)

(۶) قَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا (جس شخص نے اپنے آپ کو گناہ میں چھپالیا نامراد ہوا)

(۷) مَنْ يُشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ (جو خدائے تعالیٰ اور رسول کی مخالفت کرے گا)

(۸) لَاتَجَسَّسُوْ وَ لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا (نہ جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو)

(۹) آلْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ (اب حق کھل گیا)۔

سبق: ۵۳

مھموز کا بیان

"**ھمزہ**" کبھی اکیلا آتا ہے اور کبھی دوسرے ہمزہ سے مل کر، پہلی صورت میں تخفیف جوازی ہوتی ہے اور دوسری صورت میں وجوبی۔ [سہولت کی غرض سے ہر ایک کے قاعدے الگ الگ بیان کیے جاتے ہیں]

ایک ہمزہ کی تخفیف کے چار قاعدے ہیں:

۞**قاعدہ: ۱**۔ (قاعدۂ رَأْسٌ/بُؤْسٌ/ذِئْبٌ): اگر ہمزہ ساکن اور ماقبل اس کا متحرک ہو تو ہمزہ کو ہمزہ کے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، [یعنی فتحہ کے بعد الف سے اور ضمہ کے بعد واو سے اور کسرہ کے بعد یاء سے]، جیسے: رَاسٌ، بُوْسٌ، ذِيْبٌ کہ اصل میں رَأْسٌ، بُؤْسٌ، ذِئْبٌ تھا۔[۱]

۞**قاعدہ: ۲**۔ اگر ہمزہ مفتوح اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ بعدِ ضمہ "واو" سے اور بعدِ کسرہ "یاء" سے جوازاً بدل جاتا ہے، جیسے: جُوَنٌ، مِيَرٌ کہ اصل میں جُؤَنٌ، مِئَرٌ تھا۔[۲]

۞**قاعدہ: ۳**۔ (قاعدۂ مَقْرُوٌّ/خَطِيَّةٌ/اُفَيِّسٌ): اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اُس کا "واو" یا "یاء" ساکن زائد غیر الحاقی اسی کلمہ میں ہو تو ہمزہ کو جنسِ ماقبل سے بدلنا جائز ہے[۱]

---

[۱]: یہ قاعدہ اور قواعد مابعد سب جگہ جاری ہوتے ہیں، مگر جہاں تخفیف ہمزہ کے قاعدہ کے ساتھ اعلال یا ادغام کا قاعدہ بھی پایا جائے تو وہاں قاعدۂ اعلال وادغام کو ترجیح دی جاتی ہے، جیسے: الأَوْسُ: (دینا) سے نَـأُوُسُ میں قاعدۂ تخفیف کے ساتھ قاعدۂ اعلال جمع ہوگیا ہے، اور الإِمـامةُ: (قیادت کرنا، نماز پڑھانا) سے نَـأْمُمُ میں قاعدۂ تخفیف کے ساتھ قاعدۂ اداغام جمع ہوگیا ہے، اعلال وادغام میں تخفیف زیادہ ہے اس واسطے پہلی مثال میں قاعدۂ اعلال کو عمل میں لاکر نَؤُوْسُ اور دوسری مثال میں قاعدۂ ادغام کو عمل میں لاکر نَؤُمُّ پڑھا جائے گا، قاعدۂ مہموز جاری نہ ہوگا۔ (مص)

[۲] جُؤْنَةٌ کی جمع ہے (عطردان)، مِئْرَةٌ کی جمع ہے (بدلہ، دشمنی)۔ **فائدہ:** ہمزۂ مضموم کو کسرہ کے بعد "یاء" سے اور ہمزۂ مکسور کو ضمہ کے بعد "واو" سے بدل دیا جاتا ہے اگرچہ اس میں اختلاف بھی منقول ہے، اول کی مثال، جیسے: مُسْتَهْزِئُوْن سے مُسْتَهْزِيُوْن، دوسرے کی مثال، جیسے: سُئِلَ سے سُيِلَ، [فصول اکبری] لہٰذا مثال اول کے مطابق "القارِئُ سے القارِي" پڑھنا درست ہے، امام اخفش کے نزدیک "ی" سے تبدیلی متعین ہے۔ [شرح شافیہ: ۲/۶۶۷]

اوربعدِ ابدال ادغام واجب ہے[۲]، جیسے: مَقْرُوٌّ، خَطِيَّةٌ، اُفَيِّسٌ کہ اصل میں مَقْرُوْءٌ، خَطِيْئَةٌ، اُفَيْئِسٌ تھا۔

۞**قاعدہ:٤**- (قاعدۂ یَسْئَلُ): اگرہمزہ متحرک اور ماقبل اُس کا ساکن سوائے مدّہ زائدہ اورنون انفعال اور یائے تصغیر کے ہوتو جائز ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کرہمزہ حذف کریں، جیسے: یَسَلُ، شَیٌ، ضَوٌ، قَدَ فْلَحَ کہ اصل میں یَسْئَلُ، شَیْءٌ، ضَوْءٌ، قَدْ أَفْلَحَ تھا۔[۳]

دوھمزوں کی تخفیف کے تین قاعدے ھیں:

۞**قاعدہ:٥**- (قاعدۂ اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَاناً): اگردوہمزہ میں سے پہلا متحرک اور

[۱](۱)**زائدٌ**: سے مراد حروف اصلیہ میں سے نہ ہو، نیز معنی میں اس کا کوئی دخل نہ ہو، لہٰذا سِیْئَتْ، سوءٌ، مجیئة اور مشیئة میں "واو"، "یاء" اصلی ہیں؛ ان میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا۔ (۲)**غیرالحاقي**: جَیْئَلٌ (بجّو)، حَوْأَبٌ (بڑی نہر) ان میں ''واو'' اور ''یاء'' ملحق برباعی کے واسطے ہیں، ان میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا۔ (۳)**اسی کلمہ میں**: ذُوْ أمرهم، اِتّبعي أمره میں ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہے، ان میں بھی یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا۔[فیوض عثمانی: ۱۰۷، نوادرالوصول: ۱۲۶، شافیہ: ۱۰۵، علم الصیغہ]

[۲] اس وجوب میں اختلاف منقول ہے: اکثر کلمات ادغام کے ساتھ مستعمل ہیں، جیسے: نبيءٌ، بريئة میں ﴿یا ایها النبیّ﴾، ﴿اولائك هم البریّة﴾، لیکن امام نافع مدنی ہمزہ کے ساتھ (بلاادغام) پڑھتے ہیں، کچھ کلمات بلاادغام مستعمل ہیں، جیسے: ﴿احاطت به خطیئته﴾۔ [شرح شافیه: ۲/۷۵٤]

[۳] اس قاعدہ میں تفصیل ہے، فصولِ اکبری میں قاعدہ اس طرح ہے: ''وبعدِ ساکن غیر مذکور والف ونون انفعال روا کہ بیفتد وحرکتش بما قبل رود''، غیر مذکور سے چند امور مراد ہیں: (۱) ماقبل حرف صحیح ساکن ہو خواہ ایک کلمہ میں، جیسے: یَسَلُ اصل میں یَسْئَلُ تھا یا دوسرے کلمہ میں، جیسے: قَدْ أَفْلَح، لَمَرَ اصل میں لَمْ أَرَ تھا، اَلَحْمَرُ اصل میں اَلْأَحْمَرُ تھا، (۲) "واو اور یاء" غیرزائد (خواہ مادی میں سے ہوں یا معنی میں ان کا دخل ہوں) ایک کلمہ میں ہوں، جیسے: ضَوْءٌ، یا دوسرے کلمہ میں، جیسے: باعُوَ مْوالهم اصل میں باعُوْا أموالهم ہے۔ اس سے ذُوْ أَمْرِهِمْ، یرْمِیْ أَخاه کو شامل کرنا مقصود ہے۔ اگرزائد ہوں، مثلاً: مَقْرُوْءٌ، خَطِيْئَةٌ اور ''یائے تصغیر'' ہو، مثلاً: اُفَيْئِسٌ خارج ہوجائیں گے جو ق: ۳ر میں ہیں۔ (۳) ''واو اور یاءٌ'' غیر اصلی مگر الحاق کے واسطے ہوں، جیسے: جَیْئَلٌ سے جَیَلٌ اور حَوْأَبٌ سے حَوَبٌ کو شامل کرنا مقصود ہے، ان میں ''واو اور یاءٌ'' الحاق کے واسطے ہیں، اور غیرنون انفعال کی قید سے: "أَطَرَ" سے "اِنْأَطَرَ" کو خارج کرنا مقصود ہے۔[خلاصہ: نوادرالوصول: ۱۲۷، شرح شافیہ: ۲/۷۵۸]۔

دوسرا ساکن ہوتو دوسرے ہمزہ کو موافقِ حرکتِ اول کے بدلنا واجب ہے، **جیسے**: اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَاناً، **اصل میں** أَئْمَنَ، أُئْمِنَ، إِئْمَاناً تھا۔

فائدہ: "کُلْ، خُذْ، مُرْ" کہ **اصل میں** "اُءْکُلْ، اُءْخُذْ، اُءْمُرْ" تھے، قاعدۂ بالا کے مطابق "اُوْکُلْ، اُوْخُذْ، اُوْمُرْ" آنا چاہیے تھا لیکن دونوں ہمزے خلاف قیاس حذف کیے جاتے ہیں، "کُلْ اور خُذْ" میں تو حذف واجب ہے، مگر "مُرْ" کی دو حالتیں ہیں: شروع کلام میں ہمزہ حذف ہوگا اور درج کلام میں باقی رہے گا۔

قاعدہ:٦- (قاعدۂ جاءٍ): اگر دو ہمزہ متحرک ہوں اور ایک اُن میں مکسور ہوتو دوسرے ہمزہ کو "یاء" سے بدلنا واجب ہے، **جیسے**: جَآءٍ کہ **اصل میں** "جَاءِءٌ" تھا۔ مگر "أَیِمَّةٌ" میں- کہ **اصل میں** "أَئِمَّةٌ" تھا- یہ قاعدہ جوازی ہے۔[۱]

قاعدہ:٧- (قاعدۂ اَوادِمُ): اگر دونوں ہمزہ متحرک ہوں اور کوئی مکسور نہ ہوتو دوسرے ہمزہ کو "واو" سے بدلنا واجب ہے، **جیسے**: "اَوَادِمُ، اُوَمِّلُ" کہ **اصل میں** "اَءَادِمُ، اُءَمِّلُ" تھا۔

قاعدۂ بالا سے مستثنی حکم: ہمزۂ "أُکْرِمُ" کہ **اصل میں** "أُءَکْرِمُ"

---

[۱] اگر چہ قاعدہ وجوبی ہے لیکن خلافِ قاعدہ بھی عربوں میں اس کا استعمال مروج ہے، قرآن مجید میں ہے: ﴿وجعلنا منهم أئمةً يهدون﴾۔ **فائدہ**: مطرد اور شاذ، نادر اور ضعیف کی تحقیق: (۱) موافق قاعدہ- مروج استعمال یعنی "مطرد"۔ (۲) موافق قاعدہ- غیر مروج استعمال یعنی "نادر"، مثلاً: مَسْجَدٌ بالفتح کا اور وَذَرَ- یَذَرُ، وَدَعَ- یَدَعُ کے ماضی کا استعمال۔ (۳) خلافِ قاعدہ- مروج استعمال خواہ کم ہو یا زیادہ یعنی "شاذ"، مثلاً: أَئِمَّةٌ (دوسرے ہمزہ کی یاء سے تبدیلی کے بغیر)، إِسْتَحْوَذَ (تعلیل کے بغیر)، خطیئة (ہمزہ سے) اور أَبٰی-یَأْبٰی (باب فتح سے) ان کا خلافِ قاعدہ مگر استعمال مروج ہیں، قرآن میں بھی آیا ہے۔ (۴) خلافِ قاعدہ- غیر مروج استعمال یعنی "ضعیف"، یہ چوتھی قسم فصاحتِ کلام کے خلاف ہے، پہلی قسم کلام عرب میں مطلوب ہے، ثانی اور ثالث کو "شاذ" سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے، یہ سماعی کہا جاتا ہیں، یعنی دیگر امثلہ کو ان پر قیاس کرنا یا بطور استشہاد پیش کرنا اصول فن کے اعتبار درست نہیں ہے۔

فائدہ: ڈیڑھ صدی ہجری تک شہری عربوں کے کلام کو اور چوتھی صدی ہجری تک دیہاتی عربوں کے کلام کو سماعی کا معیار بتایا گیا ہے، [خلاصہ: زنجانی حاشیہ: ۴، جاربردی: ۱۰، الاشباہ النظائر: ۱/۲۶۰، المعجم المفصل في الصرف: ۲۸۰]

تھا،[۱] خلافِ قیاس دوسرا " ہمزہ" حذف ہوا ہے اور باقی تمام صیغوں سے بھی " أُكْرِمُ " کی موافقت کے لیے - گو اُن میں اجتماع ہمزتین نہیں ہے- دوسرے " ہمزہ" کو حذف کیا گیا ہے۔

سبق : ۵۷

مجرد کے ابواب: مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے چار بابوں سے، مہموز العین اور مہموز الام تین تین بابوں سے آتا ہے۔ مہموز کی گردان عموماً مثل صحیح کے ہوتی ہے۔

ابواب ذیل کی صرف صغیر کو صحیح کے قیاس پر گردان کرو:

مهموز الفاء

افعال و صیغ	باب نَصَرَ سے اَلْأَمْرُ حکم کرنا	باب ضَـرَبَ سے اَلْأَدْبُ کھانے پر بلانا	باب كَرُمَ سے اَلْأَدْبُ زیرک ہونا	باب سَمِعَ سے اَلْأَمْنُ بے خوف ہونا
ماضی	أَمَرَ	أَدَبَ	أَدُبَ	أَمِن
مضارع	يَأْمُرُ	يَأْدِبُ	يَأْدُبُ	يَأْمَنُ
مصدر	أَمْراً	أَدْباً	أَدَبًا	أَمْنًا
اسم فاعل	آمِرٌ	آدِبٌ	أَدِيْبٌ	آمِنٌ
ماضی	أُمِرَ	أُدِبَ	—	اُمِنَ
مضارع	يُؤْمَرُ	يُؤْدَبُ	—	يُؤْمَنُ
مصدر	أَمْراً	أَدْبًا	—	أَمْنًا
اسم مفعول	مَأْمُوْرٌ	مَأْدُوْبٌ	—	مَأْمُوْنٌ
امر	مُرْ	اِيْدِبْ	اُوْدُبْ	إِيْمَنْ
نہی	لَاتَأْمُرْ	لَاتَأْدِبْ	لَاتَأْدُبْ	لَاتَأْمَنْ
ظرف	مَأْمَرٌ	مَأْدِبٌ	مَأْدَبٌ	مَأْمَنٌ
اسم آلہ	مِئْمَرٌ	مِئْدَبٌ	مِئْدَبٌ	مِئْمَنٌ
اسم تفضیل	آمَرُ	آدَبُ	آدَبُ	آمَنُ

❁

[۱] اس سے بابِ افعال مضارع کا واحد متکلم کا صیغہ مراد ہے۔

مہموز العین			مہموز اللام		
باب فَتَحَ اَلسُّوَالُ: پوچھنا	باب کَرُمَ اَللُّؤُوْمُ : ناکس ہونا	باب سَمِعَ اَلْیَئْسُ: ناامید ہونا	باب فَتَحَ اَلْقِرَائَةُ: پڑھنا	باب کَرُمَ اَلْجُرْائَة : دلیر ہونا	باب سَمِع اَلصَّدَءُ: زنگ آلود ہونا
سَأَلَ	لَؤُمَ	یَئِسَ	قَرَأَ	جَرُأَ	صَدِءَ
یَسْأَلُ	یَلْؤُمُ	یَیْأَسُ	یَقْرَؤُ	یَجْرُؤُ	یَصْدَءُ
سُوالًا	لَؤُوْمًا	یَأْسًا	قِرَآئَةً	جُرْئَةً	صَدَءًا
سَائِلٌ	لَئِیْمٌ	یَآئِسٌ	قَارِئٌ	جَرِئٌّ	صَدِئٌّ
سُئِلَ	—	—	قُرِئَی	—	—
یُسْئَلُ	—	—	یُقْرَؤُ	—	—
سُؤَالًا	—	—	قِرَآئَةً	—	—
مَسْئُوْلٌ	—	—	مَقْرُوْءٌ	—	—
اِسْأَلْ	اُلْؤُمْ	اِیْأَسُ	اِقْرَءْ	اُجْرُؤْ	اِصْدَءْ
لَاتَسْأَلْ	لَاتَلْؤُمْ	لَاتَیْأَسْ	لَاتَقْرَءْ	لَاتَجْرُؤْ	لَاتَصْدَءْ
مَسْأَلٌ	مَلْئَمٌ	مَیْأَسٌ	مَقْرَءٌ	مَجْرَءٌ	مَصْدَءٌ
مِسْأَلٌ	مِلْئَمٌ	مِیْأَسٌ	مِقْرَءٌ	مِجْرَءٌ	مِصْدَءٌ
أَسْأَلُ	أَلْأَمُ	أَیْأَسُ	أَقْرَءُ	أَجْرَءُ	أَصْدَءُ

تنبیہ: ان افعال اور اسماء میں قواعد مہموز بطریق ذیل جاری ہوں گے۔

مہموز الفاء کے مضارع معروف اور اسم ظرف میں " رَأْسٌ " کا قاعدہ، مضارع مجہول میں " بُؤْسٌ " کا قاعدہ، اسم آلہ میں " ذِئْبٌ " کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوں گے۔ مگر مضارع معروف ومجہول کے واحد متکلم اور افعل التفضیل میں " آمَنَ ، أُوْمِنَ " کا قاعدہ وجوبی طور پر جاری ہوگا۔

امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر حاضر قاعدۂ " اُوْمِنَ ، اِیْمَاناً " کے ماتحت ہے، جیسے: أَدَبَ– یَأْدِبُ سے اِیْدِبْ، أَدُبَ– یَأْدُبُ سے اُوْدُبْ ، مگر أَمَرَ–یَأْمُرُ سے

خلاف قیاس " مُرْ " آیا ہے۔گردان یوں ہوگی:

امر حاضر	مُرْ	مُرَا	مُرُوْا	مُرِي	مُرَا	مُرْنَ
بانون ثقلیه	مُرَنَّ	مُرَانِّ	مُرُنَّ	مُرِنّ	مُرَانِّ	مُرْنَانِّ
بانون خفیفه	مُرَنْ	–	مُرُنْ	مُرِنْ	–	–

فائدہ(۱): " مُرْ " شروع کلام میں بغیر ہمزہ کے آتا ہے، جیسے: مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ إِذَا بَلَغُوْا سَبْعاً، اوردرج کلام میں ہمزہ کے ساتھ: جیسے: ﴿وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ﴾۔

مهموز العین کے مضارع اوراسم مفعول اورامر میں " يَسْأَلُ " کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا، اورامر میں اس قاعدہ کے بعد ہمزہ وصل بوجہِ عدم ضرورت ساقط ہوجائے گا، جیسے: سَأَلَ– يَسْأَلُ سے " سَلْ "آئے گا۔اورگردان یوں ہوگی:

امر حاضر	سَل	سَلَا	سَلُوْا	سَلِیْ	سَلَا	سَلْنَ
بانون ثقلیه	سَلَنَّ	سَلَانِّ	سَلُوْنَّ	سَلِنّ	سَلَانِّ	سَلْنَانِّ
بانون خفیفه	سَلَنْ	–	سَلُنْ	سَلِنْ	–	–

فائدہ(۱): " سَلْ "شروع کلام میں بغیر ہمزہ کے، جیسے: سَلْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ اور درج کلام میں ہمزہ کے ساتھ آتا ہے، جیسے: ﴿فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ﴾۔

مهموز لام میں جہاں شرائط پائی جائیں پہلا قاعدہ جاری ہوگا، اوراسم مفعول میں تیسرا قاعدہ، اور یہ دونوں جوازی ہوں گے۔[۱]

سبق: ۵۵

مزیدفیه کے ابواب:

نوٹ: سبق:۲۶رمیں بیان ہوچکاہے کہ مادۂ مجرد مزید فیہ کے اکثر ابواب میں پھر

[۱] مثلاً: مضارع مجزوم، امراورنہی میں قاعدۂ " رأسٌ "اور ماضی مجہول میں قاعدۂ " مئرٌ " جاری ہوگا۔ [علم الصیغہ] اسم فاعل میں بھی قاعدۂ " مئرٌ " جاری ہوگا۔قاعدہ نمبر دواور حاشیہ ملاحظہ ہو۔

سکتا ہے، اب دیکھو:

اگر " أَمِنَ " کو باب افعال میں، " أَمَرَ " کو باب افتعال میں اور " أَذِنَ " کو باب استفعال میں لے جائیں تو ابواب مزید فیہ کی یہ صورت ہوگی:

باب افعال: آمَنَ، یُؤْمِنُ، اِیْمَاناً، مُؤْمِنٌ، الامر منہ: آمِنْ، والنہی عنہ: لَاتُؤْمِنْ۔

باب افتعال: اِیْتَمَرَ، یَأْتَمِرُ، اِیْتِمَاراً، مُؤْتَمِرٌ، الامر منہ: اِیْتَمِرْ، والنہی عنہ: لَاتَأْتَمِرْ۔

باب استفعال: اِسْتَأْذَنَ، یَسْتَأْذِنُ، اِسْتِئْذَاناً، مُسْتَأْذِنٌ، الامر منہ: اِسْتَأْذِنْ، والنہی عنہ: لَا تَسْتَأْذِنْ۔

فائدہ: مذکورہ بالا تینوں بابوں میں ہمزہ کی تخفیف کا حال مثل ابواب مجرد کے ہے: کسی جگہ وجوبی، کسی جگہ جوازی، مثلاً: باب افعال اور افتعال کی ماضی، امر اور مصدر میں تخفیف وجوبی ہے۔ مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف اور باب استفعال کے جملہ مشتقات میں تخفیف جوازی۔

فائدہ: یہی حال باقی ابواب کا ہے، مگر تخفیف کے احکام انہی تین باب کے متعلق ہیں اور وہ بھی اُس حال میں جب کہ مہموز الفاء ہوں۔

فائدہ: تَفَعُّل، تَفَاعُل، تَفْعِیْل، مُفَاعَلَة وغیرہ میں کوئی تغیر نہیں ہوتا، جیسے:

تَأَثَّرَ، یَتَأَثَّرُ، تَأَثُّراً ... (باب تفعُّل مادہ " أَثَرَ " سے)

تَفَائَلَ، یَتَفَائَلُ، تَفَاؤُلاً ... (باب تفاعل مادہ " فَأَلَ " سے)

بَرَّأَ، یُبَرِّءُ، تَبْرِئَةً ... (باب تفعیل مادہ " بَرَأَ " سے)

آخَذَ، یُؤَاخِذُ، مُؤَاخَذَةً ... (باب مفاعلہ مادہ " أَخَذَ " سے)

سوالات

الف (۱) " یَأْمُرُ " اور " مُرْ " میں مہموز کا کون کون سا قاعدہ جاری ہوا ہے؟۔

(۲) مِئْمَرٌ (اسم آلہ) اور آمَرُ (اسم تفضیل) میں ہمزہ کی تبدلی جوزی ہے یا وجوبی؟۔

(۳) مہموز العین کے امر حاضر میں ہمزہ کے اثبات اور حذف کا کیا طریق ہے؟۔

(۴) "مُـرْ" کیا صیغہ ہے؟، اُس کے ہمزہ کا حذف جوازی کس حالت میں ہوگا اور وجوبی کس حالت میں؟۔

(۵) مزید فیہ کے کون کون سے ابواب ہیں جن میں ہمزہ کے آنے سے کچھ تغیر نہیں ہوتا؟۔

(۶) باب افعال اور افتعال کے کس کس کلمہ میں ہمزہ کی تخفیف وجوبی ہے اور کس کس میں جوازی؟۔

ب (۱) "یُکْرِمُ" کی اصلی کیا ہے اور ہمزہ کس قاعدہ سے حذف ہوا؟۔

(۲) "نَئُوْسُ" اصل میں کیا ہے؟ اور اِس میں "رَأْسٌ" کا قاعدہ کیوں جاری نہیں ہوا؟۔

ج (۱) "أَدَبَ" سے باب تفعُّل کا مضارع جمع مونث غائب اور امر واحد مؤنث حاضر بیان کرو۔

(۲) "قَـرَءَ" سے باب استفعال کی نفی حجد بلم واحد مؤنث حاضر اور نہی واحد غائب با نون ثقیلہ کیا آئے گی؟۔

د: فقرات مندجہ ذیل میں مہموز کے جو فعل اور اسم واقع ہوئے ہیں اُن کو بیان کرو۔

۱-کُلُوْا وَاشْرَ بُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ نہ بڑھو)۔

۲-فَاقْرَءُ وْا مَاتَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (جتنا ہوسکے قرآن پڑھو)۔

۳-هُوَالَّذِی اَنْشأَ کُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ (وہ خدا جس نے تم کو جان واحد سے پیدا کیا)۔

۴-نَبِّئُوْنِیْ بِعِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (مجھے یقینی خبر دو اگر تم سچے ہو)۔

۵-رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَا (اے ہمارے خدا ہمیں بھول چوک پر موآخذہ نہ کر)۔

۶-لَاتَسْئَلْنِ مَالَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (اُس چیز کی نسبت مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھے علم نہیں)

۸-لَاتَدْخُلُوْا بُیُوْتاً غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حتّٰی تَسْتَأْنِسُوْا (بیگانے گھروں میں بے اجازت مت جاؤ)۔

سبق : ۵٦

ابواب مخلوط کا بیان

باب مخلوط وہ ہے جو مختلف جنسوں سے مل کر بنے، یہ جنسیں تیرہ ہیں۔

(۱) مہموز الفاء (۲) مہموز العین (۳) مہموز اللام (۴) مثال واوی (۵) مثال یائی (٦) اجوف واوی (۷) اجوف یائی (۸) ناقص واوی (۹) ناقص یائی (۱۰) لفیف مفروق (۱۱) لفیف مقرون (۱۲) مضاعف ثلاثی (۱۳) مضاعف رباعی۔

اور جب ایک کو ان میں سے دوسرے کے ساتھ ملایا جائے تو بہت سی قسمیں بنتی ہیں، مگر اس جگہ صرف کثیر الاستعمال اقسام درج ہوں گے۔

(۱) **مہموزالفاء، اجوف واوی:** باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْأَوْبُ (رجوع کرنا)، آبَ یَؤُوْبُ بروزنِ قَالَ یَقُوْلُ [۱]، "ہمزہ" میں قواعد مہموز جاری ہوں گے اور "واو" میں قواعد معتلِ واوی، مگر جس جگہ مہموز اور معتل کے قواعد میں تعارض ہوگا معتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائے گی، جیسے: یَؤُوْبُ اصل میں یَأْوُبُ تھا۔ قاعدۂ "رَأْسَ" مقتضی ہے کہ ہمزہ کو الف سے تبدیل کیا جاوے اور قاعدۂ معتل واوی مقتضی ہے کہ حرکتِ "واؤ" کو اُس کے ماقبل کی طرف نقل کیا جائے، اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے۔

(۲) **مہموزالفاء، اجوف یائی:** بابِ ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْأَیْدُ (قوی ہونا)، آدَ ـ یَئِیْدُ بروزنِ بَاعَ یَبِیْعُ [۲]، اس میں بھی قواعدِ بالا جاری رہے گا، اور "یَئِیْدُ" بقاعدۂ نقلِ حرکت کے "یَبِیْعُ" کے وزن پر رہے گا۔

(۳) **مہموزالفاء، ناقص واوی:** بابِ نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْأَلْوُ (کوتاہی کرنا)، أَلٰی ـ یَأْلُوْ بروزنِ دَعَا ـ یَدْعُوْ، "ہمزہ" میں قاعدۂ مہموز اور "واو" میں قاعدۂ ناقص جاری ہوگا۔

---

[۱] قَالَ یَقُوْلُ میں جو قواعد تعلیل جاری ہوئے ٹھیک اسی طرح اس میں بھی جاری ہوں گے۔

[۲] بَاعَ یَبِیْعُ میں جو قواعد تعلیل جاری ہوئے ٹھیک اسی طرح اس میں بھی جاری ہوں گے۔

(٤) **مھموزالفاء، ناقص یائی**: باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاِتْیَانُ (آنا)، أَتیٰ– یَأْتِیْ بروزنِ رَمیٰ– یَرْمِیْ ۔ اورباب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْاِبَاءُ (انکارکرنا)، أَبیٰ یَأْبیٰ۔[١]

(٥) **مھموزالفاء، لفیف مقرون**: باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاُوِیُّ (پناہ لینا)، أَوٰی– یَأْوِيْ بروزنِ طَوٰی– یَطْوِیْ۔

(٦) **مھموزالعین، مثال واوی**: باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوَأْدُ (زندہ درگورکرنا)، وَئَدَ– یَئِدُ بروزنِ وَعَدَ– یَعِدُ۔

(٧) **مھموزالعین وناقص یائی**: باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلرُّؤْیَۃُ (دیکھنااور جاننا)، رَآی– یَرٰی، عین کلمہ میں مہموز کا قاعدہ نمبر۴ راس باب کے افعال میں وجوباً جاری ہوگا، اوراسمائے مشتقہ یعنی اسم مفعول: مَرْئِیٌّ، اسم ظرف: مَرْئًا اوراسم آلہ: مِرْآۃٌ[٢] میں ''ہمزہ'' کی حرکت ماقبل کودے کرہمزہ کا حذف جوازی ہے۔

(٨) **مھموزالعین، لفیف مفروق**: باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوَأْیُ (وعدہ کرنا)، وَآی– یَئِيْ بروزنِ وَقٰی– یَقِیْ۔

(٩) **مھموزاللام، اجوف یائی**: باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْمَجِيْءُ (آنا)، جَاءَ– یَجِيْءُ بروزنِ بَاعَ– یَبِیْعُ۔ اورباب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْمَشِیْئَۃُ (چاہنا)، شَاءَ یَشَاءُ۔[٣]

---

[١] أَتیٰ اور أَبیٰ میں رَمیٰ ماضی معروف کے مانند اور یَأْتِیْ میں یَرْمِیْ معروف کے مانند اور یَأْبیٰ میں یُرْمیٰ مضارع مجہول کے مانند جو قواعد تعلیل جاری ہوئے ٹھیک اسی طرح اس میں بھی جاری ہوں گے، اور فاء کلمہ میں '' رَأْسٌ '' کا قاعدہ جوازاً جاری ہوگا۔

[٢] اصل میں مِرْأَیَۃٌ تھا مفْعَلَۃٌ کے وزن پر، قاعدہ باع جاری ہوا ہے، مِفْعَالٌ کے وزن پر نہیں ہے۔

[٣] شَاءَ میں بَاعَ ماضی معروف کے مانند اور یَشَاءُ میں یُبَاعُ مضارع مجہول کے مانند جو قواعد تعلیل جاری ہوئے ٹھیک اسی طرح اس میں بھی جاری ہوں گے۔

(۱۰) **مھموزالفاء، مضاعف**: بابِ نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْاِمَامَۃُ(امام ہونا)، اَمَّ—یَؤُمُّ بروزنِ مَدَّ—یَمُدُّ، ماضی، مضارع، امر، نہی اور ظرف میں مضاعف کا قاعدہ جاری ہوگا، مضارع میں چوں کہ ادغام اور تخفیفِ ہمزہ[۱] کے درمیان تعارض واقع ہوتا ہے۔قاعدۂ مضاعف کو ترجیح دیں گے، پس''اَئُمُّ'' میں''یَمُدُّ'' کا حکم[۲] جاری ہوگا، ''آمَنَ'' کا قاعدہ جاری نہ ہوگا۔مگر بعدِ ادغام کے بقاعدہ دو ہمزۂ متحرک دوسرے ہمزہ کو'واؤ' بنایا جائے گا۔[قاعدۂ اَوَادِمُ]

(۱۱) **مثال واوی، مضاعف**: بابِ سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْوَدُّ(دوست رکھنا)، وَدَّ—یَوَدُّ بروزنِ مَسَّ—یَمَسُّ۔ (حسب موقع مضاعف کے قواعد جاری ہوں گے)
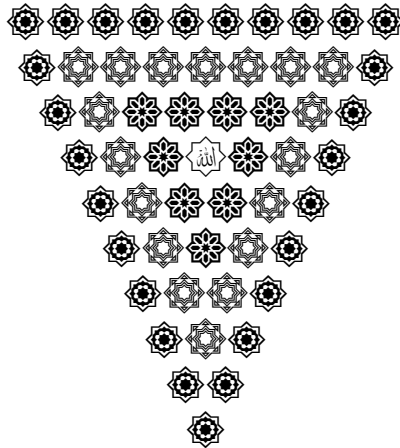
[۱] یعنی قاعدۂ مضاف اور قاعدۂ مہموز کے درمیان تعارض ہوتا ہے۔

[۲] یعنی مضاعف کا قاعدہ جاری ہوگا۔

سبق:۵۷

خاصیّات ابواب

صرفیوں کی اصطلاح میں خاصیّات ابواب "**معانئ ابواب**" [۱]کو کہتے ہیں، یہ معانی؛(۱) کبھی بسببِ خصوصیت وضعِ باب کے حاصل ہوتے ہیں، جیسے: اوصافِ خلقی بابِ" کَرُمَ – یَکْرُمُ" کا اور عوارض نفسانی باب" سَمِعَ – یَسْمَعُ " کا خاصّہ ہے۔
(۲) کبھی مادۂ مجرد کو مزید فیہ میں لے جانے سے معنئ مجرد کے علاوہ ایک دوسرا معنی اس سے حاصل ہوتا ہے، جیسے: " خُرُوْجٌ " (نکلنا) لازم ہے، جب اس کو بابِ " إِفْعَال " میں لائے تو" إِخْـرَاجٌ " (نکالنا) ہوا، جس سے "تعدیت" کے زائد معنی پیدا ہو گئے۔
(۳) اسی طرح بعض اوقات اسم جامد کو مأخذ قرار دے کر اس سے فعل بناتے ہیں، جس سے مأخذ کے معنی کے علاوہ اور معنی بھی پیدا ہوتے ہیں، جیسے: ذَهَـبٌ (سونا) اسم جامد ہے اور " ذَهَّبَ "(سونے کا گلٹ کیا) فعلِ مشتق ہے، اس اشتقاق سے "گلٹ کرنے" کے مزید معنی پیدا ہوئے۔

فائدہ:(۱) اسم جامد سے یہ اشتقاق زیادہ تر ابواب مزید فیہ میں ہوتا ہے۔

فائدہ:(۲) ثلاثی اور رباعی کے جو ابواب پہلے بیان ہو چکے ہیں ان میں سے ہر ایک میں کچھ کچھ خاصیتیں پائی جاتی ہیں، مگر ثلاثی مجرد کے پہلے تین باب: " ضَـرَبَ، نَـصَـرَ، سَمِعَ " کثیر الخواص ہیں، ان تینوں کو کثرتِ استعمال اور ماضی و مضارع کی اختلافِ حرکتِ "عین کلمہ" کے باعث " اصول اور امّ الابواب " بھی کہتے ہیں۔

---

[۱] حسی مثال سے یوں سمجھنا چاہیے کہ" آٹا" جب اس کو مطبخ میں لے جاتے ہیں تو وہاں اس کی روٹی بنتی ہے، بیکری میں اس کی کھٹائیاں بنتی ہیں، مٹھائی گھر میں اس کی مٹھائیاں بھی بنتی ہیں اور چپکی – چاکلیٹ فلکٹری میں اس کی مختلف چیزیں بھی بنتی ہیں، گویا اُن مقامات کی اپنی اپنی خصوصیات ہیں جو" آٹا" میں اثر انداز ہوتی ہیں، اسی طرح ابواب کی بھی ایسی خصوصیات ہیں جو لفظ کے معنی میں اثر انداز ہوتی ہیں اور ایک ہی لفظ کے مختلف معانی پیدا ہوتے ہیں، ابواب کی ایسی خصوصیات کو"معانئ ابواب" کہا جاتا ہے۔

نوٹ: ہرایک باب کی خاصیتیں مثالوں کے ساتھ بیان کی جاتی ہیں۔[۱]

سبق: ۵۸

اصطلاحاتِ خاصیات کی تعریفات

مغالبہ: شخصِ غالب کے اظہارِ غلبہ کے واسطے ایک مادہ کے دوفعلوں میں دوسرے کوبابِ مفاعلہ کے بعد لانا۔

تعدیہ: لازم کومتعدی کرنااور متعدی میں ایک اور مفعول کی زیادتی کرنا۔

لزوم: فعل لازم کے معنی میں ہونا۔

تصییر: کسی چیز کوصاحبِ ماخذ بنانا۔[۲]

صیرورت: صاحبِ ماخذ ہونا۔

سلب: کسی چیز سے ماخذ کودور کرنا۔

بلوغ: ماخذ میں آنایاماخذ میں پہنچنا۔

مبالغہ: کسی شئی کی کیفیت یا مقدار کی زیادتی بیان کرنا۔

وجدان: کسی چیز کوماخذ کے ساتھ متصف پانا۔

حسبان: کسی چیز کوموصوف بماخذ گمان کرنا۔

تعریض: مفعول کومحل ماخذ میں لے جانا۔

حینونت: کسی چیز کاماخذ کے وقت کوپہنچنا۔

مطاوعت: فعلِ متعدی کے بعد دوسرے فعل کااس غرض سے آنا کے پہلے فعل کے مفعول نے دوسرے فعل کااثر قبول کیا ہے۔

نسبتِ ماخذ: کسی چیز کوماخذ کی طرف نسبت کرنا۔

---

[۱] زبانی یاد کرنے میں سہولت کی غرض سے اصل کتاب میں مذکور خاصیات کے اسباق کی ترتیب میں کچھ تبدیلی ناگزیر تھی بایں وجہ اصطلاحاتِ خواص کی تعریفات کومقدم کیا گیاہے۔اشرف

[۲] اخذ: یہ اسم ظرف کا صیغہ ہے، لینے یا پکڑنے کی جگہ، اصطلاحِ صرفیین میں ایسے کلمہ کوکہا جاتا ہے جس سے فعل بنایا جاتا ہے،خواہ مصدر ہو یا اسم جامد ثلاثی ہو یا غیر ثلاثی ہو، مرکب کلمہ ہو، یا جملہ ہو۔

الباسِ ماخذ: کسی چیز کو ماخذ پہنانا۔

تخلیطِ ماخذ: کسی چیز کو ماخذ سے جڑنا۔

تحویل: کسی چیز کو عینِ ماخذ یا مثلِ ماخذ بنانا۔

تحوّل: کسی چیز کا عینِ ماخذ یا مثلِ ماخذ ہونا، یا قلب ماہیت یا صفت ہو کر ماخذ بن جانا۔

قصر: اختصار کے واسطے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق کرنا۔

ابتداء: کسی فعل کا ابتداءً مزید فیہ کے باب سے آنا، مجرد میں دوسرے معنی سے مستعمل ہونا۔

اقتضاب: کسی فعل کا ابتداءاً مزید فیہ سے آنا، مجرد سے استعمال نہ ہونا۔

تکلف: ماخذ میں تصنُّع ظاہر کرنا۔

تخییل: دوسروں کو حصولِ ماخذ کا اپنے میں دکھانا۔[۱]

تجنّب: ماخذ سے پرہیز کرنا۔

تعمّل: ماخذ کو کام میں لانا۔

اتخاذ: کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا۔

تدریج: کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا، یا ماخذ کو مہلت بہ مہلت بار بار کرنا۔(شافیہ)

اشتراك: دو شخصوں کا مل کر کسی کام کو کرنا کہ ہر ایک ان میں سے فاعل بھی ہو اور مفعول بھی۔

موافقت: دوسرے فعل کے ہم معنیٰ ہونا۔

تصرف: تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا۔

تخیّر: فاعل کا فعل (یعنی کام) کو اپنے لیے کرنا۔

طلب: ماخذ طلب کرنا۔

---

[۱] فائدہ: تکلف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں ماخذ مرغوب فیہ اور پسندیدہ کام ہوتا ہے بخلاف تخییل کے کہ اس میں صرف دوسرے شخص کو دھوکا دینا مطلوب ہوتا ہے اور ماخذ طبعاً مکروہ وناپسندیدہ ہوتا ہے۔(مص)

لیاقت: کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا۔

لــزوم و عــلاج: لزوم یعنی فعلِ لازم کے معنی میں ہونا اور علاج یعنی فعل کے معنے کا تعلق اعضاءِ ظاہرہ سے اثر ہونا۔[فیوض عثمانی:۸۸]

مبالغه لون و عیوب: رنگ یا عیب کے معنی میں زیادتی کا پایا جانا۔

سبق : ۵۹

ثلاثی مجرد کے ابواب کی خاصیتیں

نَصَرَ يَنْصُرُ: اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے، مغالبہ کے معنیٰ یہ ہیں کہ ایک فعل شخص غالب کے اظہارِ غلبہ کے واسطے باب مفاعلہ کے بعد لائیں جیسے: يُخَاصِمُنِيْ زَيْدٌ فَأَخْصُمُهُ (میں اور زید باہم جھگڑتے ہیں، مگر میں جھگڑے میں اس پر غالب آتا ہوں)۔

ضَــرَبَ يَضْرِبُ: اس باب کا خاصہ بھی مغالبہ ہے، مگر جب کہ فعل مثال واوی/یائی، یا اجوف یائی، یا ناقص یائی ہو، جیسے: يُبَايِعْنِيْ زَيْدٌ فَابِيْعُهُ (زید مجھ سے خرید وفروخت کرتا ہے مگر میں خرید وفروخت میں اس سے بڑھ جاتا ہوں)

تــنبيــه: اظہارِ غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل لایا جائے تو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ:

اگر فعل، صحیح یا اجوفِ واوی یا ناقص واوی ہو تو بہر کیف باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے ذکر کیا جائے گا خواہ اصل وضع میں اس سے مستعمل نہ ہو جیسے: يُضَارِبُنِيْ زَيْدٌ فَاضْرُبُهُ (زید میں اور مجھ میں مارپیٹائی ہوتی ہے مگر میں اس پر مارپیٹائی میں غالب آتا ہوں)۔

اگر فعل مذکور مثالِ واوی ویائی یا اجوفِ یائی یا ناقص یائی ہو تو اظہارِ غلبہ عموماً بابِ ضَرَبَ يَضْرِبُ سے ہوگا، جیسے: يُنَاهِنِيْ زَيْدٌ فَانْهِيْهِ (زید کا مجھ سے زِیرکی میں مقابلہ ہوتا ہے مگر میں زِیرکی میں اس پر غالب آتا ہوں)۔[شافیہ]

ان دومثالوں میں " اَضْرِبُ "کو" اَضْرُبُ "بضم الراءاور " اَنْهُوْ " کو " اَنْهِیْ " بکسرالہاء پڑھیں گےاگرچہ دراصل پہلامکسورالراءاور دوسرامضموم الہاء ہے۔

سَمِعَ یَسْمَعُ: یہ باب زیادہ تر لازم ہوا کرتا ہےاور رنج،خوشی، بیماری، رنگ، عیوب اور حلیۂ جسمانی کے الفاظ [۱] اکثر اسی سے آتے ہیں، جیسے: حَزِنَ (غمناک ہوا)، فَرِحَ (خوش ہوا)، سَقِمَ (بیمار ہوا)، کَدِرَ (گدلا ہوا)، عَوِرَ (کانا ہوا)، بَلِجَ (کشادہ ابرو ہوا)۔

فَتَحَ یَفْتَحُ: اس باب کی خاصیت لفظی ہے،اس سےصرف وہ افعال آتے ہیں جن کےعین یالام کلمہ کی جگہ حرف حلقی ہو[۲]،جیسے:ذَھَبَ (وہ گیا)، وَضَعَ (اس نے رکھا)، مگر رَکَنَ- یَرْکَنُ اور اَبیٰ- یَأْبیٰ چندالفاظ خلاف قاعدہ اس باب سے آئے ہیں۔

تنبیہ: عین یالام کلمہ کاحرف حلقی ہونااس بات کی دلیل نہیں کہ وہ لفظ باب فَتَحَ سے ہے،جیسے: وَعَدَ- یَعِدُ، بَلَغَ- یَبْلُغُ [۳]، اگرعین کلمہ اورلام کلمہ دو ہم جنس ہوں تو وہ لفظ اس باب سے نہیں آتا۔

کَرُمَ یَکْرُمُ: (۱) یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے[۴]اور(۲)اس کے معنیٰ میں اوصاف خلقی پائے جاتے ہیں،جیسے:حَسُنَ (خوبصورت ہوا)، شَجُعَ (دلیر ہوا)۔

تنبیہ: جواوصاف باربار کے تجربہ اور مشق سے مثل اوصاف طبعی کے ہو

[۱]مذکورہ معانی پر دلالت کرنے والے افعال بیشتر باب سمع سے آتے ہیں۔

[۲]حرف حلقی چھ ہیں:ہمزہ،ہاء،عین،حاء،غین،خاء۔

[۳]اول میں عین کلمہ حرف حلقی ہے مگر باب ضرب سے ہے اور ثانی میں لام کلمہ حرف حلقی ہے مگر باب نصر سے ہے۔

[۴]سوال:" رُحُبَتْكَ الدَّارُ" اس میں مفعول بہ آیا ہے جومتعدی ہونے پر دلالت کرتا ہے؟۔جواب:اس میں حذف وایصال ہوا ہے،اصل میں " رُحُبَتْ بِكَ الدَّارُ" ہے،حرف جر کوحذف کرکے ضمیر کوملادیا گیا ہے۔[شرح شافیہ:۱۹۸]

گئے ہوں وہ بھی اس میں داخل ہیں، جیسے: فَقُہَ (وہ سمجھدار ہوا)، اَدُبَ (وہ صاحب ادب ہوا)۔

نکتۂ لطیفہ: اوصافِ خلقی اور عوارضِ نفسانی بابِ سمع سے بھی آتے ہیں، مگر فرق اس قدر ہے کہ ماضی مضموم العین سے جو اوصاف (صیغۂ صفت) آتے ہیں وہ عموماً دوام پر دلالت کرتے ہیں، جیسے: حَسِیْنٌ اور ماضی مکسور العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ اکثر زمانۂ قلیل کے واسطے ہوتے ہیں، جیسے: فَرْحَانٌ۔

حَسِبَ یَحْسِبُ: اس باب کی خاصیت لفظی ہے، صرف دو لفظ صحیح کے "حَسِبَ و نَعِمَ" اور چند الفاظ مثال واوی کے اس باب سے آئے ہیں جو تعداد میں تھوڑے ہیں، جیسے: وَرِمَ (سوج گیا)، وَرِثَ (وارث ہوا) وغیرہ۔

۞

سبق: ٦٠

باب افعال کے خواص

(١) تعدیہ: خَرَجَ زَیْدٌ (زید نکلا)، أَخْرَجْتُہُ (میں نے اس کو نکالا)۔ حَفَرَ زَیْدٌ نَہْراً (زید نے نہر کھودی)، أَحْفَرْتُہُ نَہْراً (میں نے اس سے نہر کھدوائی)۔

(٢) تصییر: أَشْرَکْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتی شراک دار بنائی)، ماخذ: شِرَاکٌ (تسمہ)۔

(٣) سلب: شَکیٰ زَیْدٌ (زید نے شکایت کی)، فَأَشْکَیْتُہُ (میں نے اس کی شکایت کو دور کیا)۔

(٤) بلوغ: أَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت آیا)، أَعْرَقَ عَمْرٌو (عمرو عراق میں پہنچا)۔

(٥) مبالغہ: أَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوگئی)، أَتْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کا

درخت کثرت سے پھل لایا)۔

(٦)**وجدان:** أَبْخَلْتُ زَيْداً (میں نے زید کو بخیل پایا)، **ماخذ:** بُخْلٌ۔

(٧)**تعریض:** أَبَعْتُ الْفَرَسَ (میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ لے گیا یعنی منڈی میں)۔

(٨)**صیرورت:** أَلْبَنَ الْبَقَرُ (گائے دودھ والی ہوگئی)، **ماخذ:** لَبَنٌ۔

(٩)**حینونت:** أَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کاٹنے کا وقت آ پہنچا)، **ماخذ:** حَصَادٌ۔

(١٠)**مطاوعت فَعّلَ:** بَشَّرْتُهُ فَأَبْشَرَ (میں نے اس کو خوش خبری دی پس وہ خوش ہوگیا)۔

(١١)**نسبت ماخذ:** أَكْفَرْتُ زَيْداً (میں نے زید کو کفر کی نسبت کی)۔

(١٢)**ابتدا:** أَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا)، **مادہ مجرد:** شَفِقَ (وہ مہربان ہوا)۔

باب تفعیل کے خواص

(١)**تعدیه:** فَرِحَ زَيْدٌ (زید خوش ہوا)، فَرَّحْتُهُ (میں نے اس کو خوش کیا)۔

(٢)**تصییر:** وَتَّرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان کو ذرہ دار بنایا)، **ماخذ:** وَتْرٌ۔

(٣)**سلب:** قَرَّدْتُ الْإِبِلَ (میں نے اونٹ سے قراد (چیچڑی) کو دور کیا)، **ماخذ:** قُرَادٌ۔

(٤)**بلوغ:** عَمَّقَ زَيْدٌ (زید عمیق تک پہنچا یعنی نہایت دور اندیشی کی)۔ خَيَّمَ عَمْرٌو (عمرو خیمہ میں آیا)۔

(٥)**مبالغه:** صَرَّحَ الْأَمْرُ (بات اچھی طرح کھل گئی)۔ جَوَّلَ زَيْدٌ (زید بہت گھوما)۔

(٦)**صیرورت:** نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوگیا)، **ماخذ:** نَوْرٌ۔

(٧)**نسبت ماخذ:** فَسَّقْتُ زَيْداً (میں نے زید کو فسق کی نسبت کی)، **ماخذ:**

فِسْقٌ (بدکاری)۔

(۸)الباس ماخذ: جَلَّلْتُ الفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی)، ماخذ:جُلٌّ۔

(۹)تخلیط ماخذ: ذَهَّبْتُ الإِنَاءَ (میں نے برتن کو سنہری کیا)، ماخذ: ذَهَبٌ۔

(۱۰)تحویل: نَصَّرَ زَيْدٌ عُمَرَ (زید نے عمر کو نصرانی بنایا)، ماخذ: نَصْرَانِيٌّ۔

(۱۱)قصر: هَلَّلَ (اس نے " لا اله الّا اللّٰه " کہا)۔

(۱۲)ابتدا: كَلَّمْتُهُ (میں نے اس سے کلام کیا)، مادۂ مجرد: كَلْمٌ (مجروح کرنا)۔

سبق: ۶۱

باب تفعُّل کے خواص

(۱)تکلف: تَكَوَّفَ زَيْدٌ (زید بزور کوفی بنا)، ماخذ:كُوْفَةٌ۔ تَشَجَّعَ عَمْرٌو (عمرو بتکلف بہادر بنا)، ماخذ: شُجَاعَةٌ۔

(۲)تجنب: تَأَثَّمَ زَيْدٌ (زید گناہ سے بچا)، ماخذ: إِثْمٌ۔ تَحَوَّبَ عَمْرٌو (عمرو نے گناہوں سے پرہیز کیا)، ماخذ:حُوْبٌ۔

(۳)تعمل: تَخَتَّمَ زَيْدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی)، ماخذ:خَاتَمٌ۔ تَتَرَّسَ عَمْرٌو (عمرو ڈھال کو کام میں لایا)، ماخذ: تَرْسٌ۔

(٤)اتخاذ: تَوَسَّدَ الْحَجَرَ زَيْدٌ (زید نے پتھر کو تکیہ بنایا)، ماخذ: وِسَادَةٌ۔ تَأَبَّطَ الصَّبِيَّ عَمْرٌو (عمرو نے بچہ کو بغل میں لیا)، ماخذ: إِبِطٌ۔

(٥)تدریج: تَجَرَّعَ زَيْدٌ (زید نے گھونٹ گھونٹ پیا)، ماخذ:جُرْعَةٌ۔

تَحَفَّظَ عَمْرٌو (عمرو نے تھوڑا تھوڑا حفظ کیا)، ماخذ: حِفْظٌ۔

(٦) تحول: تَنَصَّرَ زَیْدٌ (زید نصرانی ہو گیا)، **ماخذ:** نَصْرَانِيٌّ۔ تَبَحَّرَ عَمْرٌو (عمرو دریا کے مانند ہو گیا)، **ماخذ:** بَحْرٌ۔

(٧) صیرورت: تَمَوَّلَ زَیْدٌ (زید مالدار ہو گیا)، **ماخذ:** مَالٌ۔

(٨) مطاوعت فعّل: عَلَّمْتُهُ فَتَعَلَّمَ (میں نے اس کو سکھلایا پس وہ سیکھ گیا)، **ماخذ:** عِلْمٌ۔

(٩) ابتدا: تَکَلَّمَ عَمْرٌو (عمرو نے کلام کیا)، **مادۂ مجرد:** کَلْمٌ (مجروح کرنا)۔

❁

سبق: ٦٢

باب مفاعلة کے خواص

(١) اشتراك: قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید اور عمرو نے باہم قتال کیا)۔[١]

(٢) موافقت مجرد: سَافَرَ زَیْدٌ (زید نے سفر کیا) **بمعنی:** سَفَرَ۔

(٣) موافقت افعل: بَاعَدتُّهُ (میں نے اس کو دور کیا) **بمعنی:** أَبْعَدْتُهُ۔

(٤) موافقت فعّل: ضَاعَفْتُ الشَّیْئَ **بمعنی:** ضَعَّفْتُهُ (باب تفعیل) (میں نے اس کو دو چند کر دیا)

باب تفاعل کے خواص

(١) اشتراك: تَلَاطَمَ زَیْدٌ و عَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم طمانچہ مارا)۔

---

[١] فائدہ: باب مفاعلہ اور تفاعل دونوں اکثر اشتراک کے واسطے آتے ہیں، لفظاً ان دونوں میں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ باب مفاعلۃ میں ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا بصورت مفعول آتا ہے اور تفاعل میں دونوں بصورت فاعل ہوتے ہیں، لیکن معنی میں کچھ فرق نہیں، دونوں بابوں میں ہر دو شخص ایک دوسرے کے فاعل اور مفعول ہوتے ہیں۔ (مص)

(۲)**تخییل:** تَمَارَضَ زَيْدٌ (زید نے دِکھاوے کے لیے اپنے تئیں بیمار بنایا)۔

(۳)**مطاوعت فَاعَلَ:** نَاوَلْتُهُ فَتَنَاوَلَ (میں نے اس کو دیا پس اس نے لے لیا)۔

(٤)**ابتدا:** تَبَارَكَ اللهُ (خدا تعالیٰ بہت بابرکت ہے)، مجرد اس کا "بَرِكَ" ہے، (اونٹ بیٹھا)۔

سبق: ٦٣

باب افتعال کے خواص

(۱)**اتخاذ:** اِجْتَحَرَ الْفَارُّ (چوہے نے بِیل بنایا)، ماخذ: جُحْرٌ (بِیل، سوراخ)۔

(۲)**تصرف:** اِكْتَسَبَ الْعِلْمَ (اس نے کوشش سے علم حاصل کیا)، ماخذ: كَسْبٌ۔[۱]

(۳)**تخیُّر:** اِكْتَالَ الشَّعِيْرَ (اس نے اپنے لیے جَو ناپے)، ماخذ: كَيْلٌ۔

(٤)**مطوعت فعّل:** حَمَّلْتُهُ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر بوجھ لادا تو وہ لد گیا)۔

باب استفعال کے خواص

(۱)**اتخاذ:** اِسْتَوْطَنَ الْهِنْدَ (اس نے ہندستان کو وطن بنایا)، ماخذ: وَطَنٌ۔

---

[۱] "کسب اور اکتسب" میں فرق یہ ہے کہ "کسب"، مطلق تحصیل شئی کا نام ہے خواہ محنت وسعی ہو یا نہ ہو، اور "اکتسب" کے معنی ہیں کسی شئی کے حاصل کرنے میں مبالغہ اور کوشش کرنا، خدا تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ مطلب: ہر جان کو اس کی نیکی کا نفع پہنچ جاتا ہے جو اس نے ادنیٰ محنت سے کی ہو اور وبال اسی صورت میں آتا ہے کہ نافرمانی کے لیے کوشش کی ہو، عملی اقدام کیا ہو، صرف برائی' نافرمانی کی فقط نیت کرنے سے گناہ لکھا جاتا نہیں ہے۔(مص)

(۲) **طلب:**[۱] اِسْتَغْفَرَ زَیْدٌ (زید نے مغفرت مانگی)، **ماخذ:** غَفَرَ۔

(۳) **لیاقت:** اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے قابل ہوگیا)، **ماخذ:** رُقْعَةٌ۔

(٤) **وجدان:** اِسْتَكْرَمْتُهُ (میں نے اس کو کریم پایا)، **ماخذ:** كَرَمٌ۔[۲]

(٥) **حسبان:** اِسْتَحْسَنْتُهُ (میں نے اس کو نیک گمان کیا)، **ماخذ:** حَسَنٌ۔

(٦) **تحول:** اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ (مٹی پتھر ہوگئی)، **ماخذ:** حَجَرٌ۔

(۷) **قصر:** اِسْتَرْجَعَ ("اس نے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون" کہا)۔

۞

سبق: ٦٤

باب انفعال کے خواص

یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور جو فعل اس باب سے آتا ہے اس کے واسطے ضروری ہے کہ وہ جوارح کا اثر یعنی ہاتھ، پاؤں وغیرہ اعضائے ظاہری کا کام ہو، اور اس کے فاء کلمہ میں یہ سات حروف: ل ، م ، ر، ن ، و ، ا ، ی نہیں آتے، اگر یہ حروف ہوں تو اس کو بابِ افتعال سے لاتے ہیں۔

(۱) **لزوم و علاج:** اِنْكِسَارٌ (ٹوٹنا)۔[۳]

(۲) **مطاوعت فَعَّلَ و اَفْعَلَ:** كَسَّرْتُهُ فَانْكَسَرَ۔ أَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ۔

(۳) **ابتدا:** اِنْطَلَقَ (وہ لمبے لمبے قدم رکھ کر چلا)، مادۂ مجرد طَلُقَ (وہ ہنس مکھ ہوا)

باب افعلال-افعیلال

(۱) **مبالغۂ لون و عیب:** اِحْمَرَّ - اِحْمَارَّ (بہت زیادہ سرخ ہوا)،

[۱] چونکہ اس باب کے معنی میں طلب ہوتی ہے اس لیے فعل لازم اس باب میں آنے سے متعدی ہوجاتا ہے، جیسے: خَرَجَ سے استخرج۔(مص)[۲] وجدان میں یقین کے معنی ہوتے ہیں اور حسبان میں شک کے معنی ہوتے ہیں۔[۳] کبھی صرف لزوم کا معنی پایا جاتا ہے، جیسے: اِنْسَلَّ کھسک گیا، اِنْكَشَفَ کھل گیا۔[شرح شافیہ:]

اِحْوَلَّ– اِحْوَالَّ (بہت زیادہ بھینگا ہوا)۔

تنبیہ: ان دونوں بابوں میں لزوم ومبالغہ لازم ہے اور لون وعیب غالب، اور اول میں مبالغہ ثانی کے بہ نسبت کم ہوتا ہے۔

باب افعیعال

(۱) **مبالغۂ لون و عیب:** اِحْدَوْدَبَ (بہت کوزہ پشت ہوا)۔

تنبیہ: اس باب میں لزوم غالب ہے اور مبالغہ لازم۔

باب افعوّال

(۱) **اقتضاب:** اِجْلَوَّذَ (تیزی سے دوڑا)۔

تنبیہ: یہ باب اکثر لازم ہوتا ہے۔

سبق: ٦٥

باب فعللة

(۱) **قصر:** حَمْدَلَ (اس نے الحمد للہ کہا)۔

(۲) **الباس ماخذ:** بَرْقَعْتُها (میں نے اس کو برقع پہنایا)۔

(۳) **تعمل:** زَعْفَرَ الثَّوْبَ (اس نے زعفران سے کپڑا رنگا)۔

(٤) **اتخاذ:** قَنْطَرَ (اس نے پل بنایا)۔

تنبیہ: اس باب سے جتنے فعل آئے ہیں ان میں اکثر صحیح یا مضاعف ہیں اور مہموز کمتر، جیسے: دَحْرَجَ، زَلْزَلَ، زَأْبَرَ (کپڑے پر رواں نکلنا)۔

باب تفعلل

(۱) **تعمّل:** تَبَرْقَعَتْ هِنْدٌ (ہندہ نے برقع پہنا)۔

(۲) **تحوّل:** تَزَنْدَقَ زَيْدٌ (زید بددین ہوگیا)۔

(۳) مطاوعت فعلل: دَحْرَجْتُهٗ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اس کولڑھکایا تو وہ لڑھک گیا)۔

باب افعلّال

(۱) اقتضاب: اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا)۔[۱]

باب افعنلال

(۱) مطاوعت فعلل: ثَعْجَرْتُهٗ فَاثْعَنْجَرَ (میں نے اس کا خون گرایا تو خون ریختہ ہوا)۔

(۲) مبالغہ: اِسْحَنْفَرَ (نہایت شتابی کی)۔

(۳) اقتضاب: اِعْرَنْقَظَ (منقبض ہوا)۔

تنبیہ: ابوابِ ملحقات کے معانی اور خاصیات مثل ملحق بہ کے ہوتے ہیں مگر ان میں کچھ مبالغہ ہوتا ہے۔

[۱] گردن لمبی کر کے دیکھنا[القاموس الوحید] نہایت چوکنا ہونا یہ دلالتِ التزامی کے طور پر ہے۔

سبق: 66

اسم جامد کے اوزان

اسم جامد کی تین بنائیں تم پڑھ چکے ہو: ثلاثی، رباعی، خماسی۔ اب دیکھو کہ اختلاف حرکت کے باعث ہر ایک بناء سے کس قدر اوزان آتے ہیں؟۔

(**۱**) اسم ثلاثی مجرد کے فاءکلمہ کو فتحہ، کسرہ، ضمّہ تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور عین کلمے کو ان کے سوا سکون (ْ) بھی آئے گا، اس طرح تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ صورتیں پیدا ہوئیں، مگر اہل عرب اسم میں ضمّہ بعدِ کسرہ اور کسرہ بعدِ ضمّہ کے ثقیل سمجھتے ہیں اس لیے "فِعُلٌ" اور "فُعِلٌ" [۱] دو وزن ساقط ہو کر دس وزن رہ گئے، جن کی تفصیل یہ ہے:

اوزان (از: شرحِ شافیہ)		امثلہ			
زبر: فَعْلٌ، فَعَلٌ، فَعِلٌ، فَعُلٌ	**جیسے**	فَلْسٌ (پیسہ)	فَرَسٌ (گھوڑا)	كَتِفٌ (کندھا)	عَضُدٌ (بازو)
زیر: فِعْلٌ، فِعَلٌ، فِعِلٌ، فِعُلٌ×	**جیسے**	حِبْرٌ (دانا)	عِنَبٌ (انگور)	إِبِلٌ (اونٹ)	× ×
پیش: فُعْلٌ، فُعَلٌ، فُعُلٌ، فُعِلٌ×	**جیسے**	قُفْلٌ (تالا)	صُرَدٌ (لٹورا: ایک پرندہ ہے)	× ×	عُنُقٌ (گردن)

فائدہ: بعض کلمات میں کئی حرکتیں جائز ہیں، مثلاً: اگر "فَعِلٌ" کا دوسرا حرف حلقی ہو تو تین طرح سے پڑھیں گے، جیسے: "فَخِذٌ" سے فَخْذٌ، فِخْذٌ، فِخِذٌ۔

اگر حرف حلقی نہ ہو تو دو طرح سے، جیسے: "كَتِفٌ" سے كِتْفٌ، كَتْفٌ۔

اور فِعِلٌ، فَعُلٌ، فُعُلٌ میں دوسرے حرف کا سکون بھی جائز ہے، جیسے: "إِبِلٌ" سے اِبْلٌ، "عَضُدٌ" سے عَضْدٌ، "عُنُقٌ" سے عُنْقٌ۔

---

[۱] "دُئِلٌ" اسم میں آیا ہے مگر یہ فعل سے منقول شدہ ہے۔[شرح شافیہ:۱۶۸ج ۱]

(۲) اسم رباعی مجرد کے پانچ وزن ہیں:

فِعَلٌّ	فِعْلَلٌ	فُعْلُلٌ	فِعْلِلٌ	فَعْلَلٌ	اوزان
قِمَطْرٌ (صندوق)	دِرْهَمٌ (سکّہ نقرئی)	بُرْثُنٌ (شکاری جانوروں کا پنجہ)	زِبْرِجٌ (آرائش)	جَعْفَرٌ (نام مرد)	امثلہ

(۳) اسم خماسی مجرد کے چار وزن ہیں:

فِعْلَلٌّ	فَعْلَلِلٌ	فُعَلِّلٌ	فَعَلَّلٌ	اوزان
قِرْطَعْبٌ (تھوڑی سی چیز)	جَحْمَرِشٌ (بڑھیا عورت)	قُذَعْمِلٌ (موٹا اونٹ)	سَفَرْجَلٌ (بہی)	امثلہ

(٤) اسم ثلاثی اور رباعی مزید فیہ کے اوزان بے شمار ہیں۔

(۵) اسم خماسی مزید فیہ کے اوزان پانچ سے زیادہ نہیں۔ (شافیہ)

فَعَلَّلیٰ	فَعْلَلِیْلٌ	فُعَلِّیْلٌ	فِعْلَلُّوْلٌ	فَعْلَلُوْلٌ	اوزان
قَبَعْثَرٰی (موٹا اونٹ)	خَنْدَرِیْسٌ (شراب کہنہ)	خُزَعْبِیْلٌ (باطل)	قِرْطَبُوْسٌ (تیز رو اونٹنی)	عَضْرَفُوْطٌ (بامنی)	امثلہ

سبق:٦٧
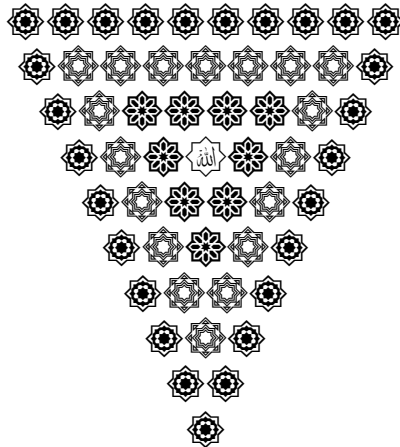
ثلاثی مجرد کے مصدر کے اوزان (۱)

اوزان سماعی: ثلاثی مجرد کے مصدر کثیر التعداد ہیں اور اکثر مصادر اوزانِ ذیل پر آتے ہیں، یہ تمام اوزان دراصل سہ حرفی ہیں، عین کلمہ کے سکون اور حرکت کے لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہیں:

(۱) وہ اوزان جن کا عین کلمہ ساکن ہے ان مصادر کے صرف آخر میں زیادتی کی جاتی ہے۔

(۲) وہ اوزان جن کا عین کلمہ متحرک ہے ان مصادر کے اول، وسط اور آخر میں: تینوں جگہ زیادتی کی جاتی ہے۔

(۱) عین کلمہ ساکن اور فاء کلمہ بحرکاتِ ثلثہ۔

اوزان	امثلہ		
فَعْلٌ، فِعْلٌ، فُعْلٌ	قَتْلٌ (ن) (مار ڈالنا)	فِسْقٌ (ن) (حکم سے باہر آنا)	شُغْلٌ (ف) (کام میں رہنا)
فَعْلَةٌ، فِعْلَةٌ، فُعْلَةٌ	رَحْمَةٌ (س) (مہربان ہونا)	نِشْدَةٌ (ض) (گمشدہ چیز کو تلاش کرنا)	کُدْرَةٌ (س) (تاریک ہونا)
فَعْلٰی، فِعْلٰی، فُعْلٰی	دَعْوٰی (ن) (بلانا)	ذِکْرٰی (ن) (یاد کرنا)	بُشْرٰی (ض) (خوش خبری دینا)
فَعْلَانٌ، فِعْلَانٌ، فُعْلَانٌ	لَیَّانٌ (ض) (مڑنا)	حِرْمَانٌ (ن،ک) (بدنصیب ہونا)	غُفْرَانٌ (ض) (بخشنا)

(۲) "ف" اور "ع" کلمہ متحرک اول، وسط اور آخر میں زیادتی۔

اوزان	امثلہ		
فَعَلٌ، فَعِلٌ	طَلَبٌ (ن) (ڈھونڈھنا)	خَنِقٌ (ض) (گلا گھونٹنا)	

فَعَلَةٌ، فَعِلَةٌ	غَلَبَةٌ (ض) (غالب ہونا)	سَرِقَةٌ (ض) (چرانا)	
فِعَلٌ، فُعَلٌ	صِغَرٌ (ض،س) (چھوٹا ہونا)	هُدًى (ض) (راہ دکھانا)	
فَعَلَانٌ	نَزَوَانٌ (ن)(نر کا مادہ پر کودنا)		
فَعَالٌ، فِعَالٌ، فُعَالٌ	ذَهَابٌ (ف) (جانا)	صِرَافٌ (کتیا کا نر کی خواہش کرنا)	سُوَالٌ (ف) (مانگنا)
فَعَالَةٌ، فِعَالَةٌ، فُعَالَةٌ	زَهَادَةٌ (ن) (بے رغبتی کرنا)	دِرَايَةٌ (ض) (جاننا)	بُغَايَةٌ (ن،ض) (نافرمانی کرنا)
فَعِيْلٌ، فُعُوْلٌ	وَمِيْضٌ (ض) (چمکنا)	دُخُوْلٌ (ن) (آجانا)	
فَعِيْلَةٌ، فُعُوْلَةٌ	قَطِيْعَةٌ (ف) (راستہ قطع کرنا)	صُعُوْبَةٌ (ک) (سخت ہونا)	
مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ	مَدْخَلٌ (ن) (داخل ہونا)	مَرْجِعٌ (ض) (لوٹ آنا)	**یہ دونوں مصدرِ میمی**
مَفْعَلَةٌ، مَفْعِلَةٌ	مَسْعَاةٌ (ف) (کوشش کرنا)	مَحْمِدَةٌ (س) (سراہنا)	**بھی کہے جاتے ہیں**

فَـعُـوْلٌ (بفتح فاء): **اس وزن پر صرف پانچ مصادر آئیں ہیں:** (۱)وَضُوْءٌ (وضوء کرنا)، (۲)طَهُوْرٌ (پاک ہونا)، (۳)وَلُوْعٌ (حریص ہونا)، (۴)وَقُوْدٌ (ایندھن ڈالنا)، (۵)قَبُوْلٌ (قبول کرنا)۔

چند مصدر اسم فاعل و اسم مفعول کے وزن پر بھی آئے ہیں: [۱]، [۲]

اسم فاعل کی مثال، جیسے: (۱) كَاذِبَةٌ (**بمعنی:** كِذْبٌ)، (۲)بَاقِيَةٌ (**بمعنی:** بَقَاءٌ)۔ خداتعالیٰ فرماتے ہیں: فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٌ (کیا تو ان میں سے کسی کے لیے بقاء دیکھتا ہے)۔

---

[۱] معنیٰ کی تعیین سیاق وسباق سے ہوگی۔

[۲] مصدرِ ثلاثی مجرد کے دیگر چند اوزان اور بھی ہیں:

اسم مفعول کی مثال، جیسے:(۱)مَیْسُوْرٌ (بمعنی:یُسْرٌ)،(۲)مَفْتُوْنٌ (بمعنی: فِتْنَۃٌ)۔ خداتعالی فرماتے ہیں: بِاَیِّکُمُ الْمَفْتُوْن (تم میں سے کس کوفتنہ یعنی دیوانگی ہے)۔

تنبیہ: اسم فاعل کا وزن مصدر میں بہت کم مستعمل ہے۔

اسم مصدر: کبھی مصدرِمزید فیہ کے ساتھ ایک اسم مجرد آتا ہے اور اس سے مصدر کے معنی حاصل ہوتے ہے، جیسے:" مُصَادَقَۃٌ " مصدرمزید فیہ ہے اور "صَدَاقَۃٌ "اسم مجرد ہے، ایسا ہی " إِعْطَاءٌ – عَطَاءٌ، إِمْهَالٌ – مُهْلَۃٌ، إِبْيَاضٌ – بَيَاضٌ ۔ بعض لوگ ان اسماء کوحاصلِ مصدر قرار دیتے ہیں۔[۱]

سبق : ۶۸

ثلاثی مجرد کے مصدر کے باقی اوزان (۲)

اوزان قیاسی:

(۱) اگر ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہوتو **مصدر لازم** اکثر فُعُوْلٌ "(بضمِّ فاء) کے وزن پرآتا ہے، جیسے: دَخَلَ– دُخُوْلاً۔[۲]

(۲) اگرعین کلمہ مکسور ہوتو اکثر **مصدرِ لازم** فَعَلٌ " (بفتح عین) کے وزن پرآتا ہے، جیسے: فَرِحَ– فَرَحاً۔

تنبیہ: مصدرمتعدّی دونوں سے فَعْلٌ " (بسکون عین) کے وزن پرآتا ہے، جیسے: ضَرَبَ– ضَرْباً، جَهِلَ– جَهْلاً۔

(۳) اگر ماضی کا عین کلمہ مضموم ہوتو اکثر **مصدرِ لازم** فَعَالَۃٌ، فِعْلٌ، فَعَلٌ، فُعْلٌ "

فَعَالِيَۃٌ= كَرَاهِيَۃٌ، فَعْلُوْلَۃٌ= قَيْلُوْلَۃٌ، مَفْعُلَۃٌ=..... ، مَفْعُوْلَۃٌ = مَكْذُوْبَۃٌ، فَعُوْلٌ=..... ، فَعُّوْلَۃٌ= ..... ، فَعْلُوَّۃٌ= .....، فَيْعَلُوْلَۃٌ=..... ، فَعَلَاءُ=..... ، [فصول اکبری از فیوض عثمانی:۳۷]

[۱]اسی طرح: تَوَضُّؤٌ–وُضُوْءٌ، إِنْبَاۃٌ–نَبَات، اسی کواسم مصدر کہا جاتا ہے، اس کی پہچان یہ ہے کہ جس سے مصدر کا معنی سمجھ میں آئے مگراس کی ماضی کے تمام حروف اس مصدر میں موجود نہ ہوں ایسے مصدر عامۃً "اسم مصدر" کہے جاتے ہیں۔[شرح ابن عقیل: اعمال المصدر، القواعد الاساسیہ:۲۳۶، موسوعۃ النحو والصرف:۳۷]

[۲]نُزُوْلٌ، سُكُوْنٌ، جُلُوْسٌ، قُعُوْدٌ، وُلُوْعٌ، خُرُوْجٌ، مُرُوْرٌ وغیرہ مصادرِلازم ہیں۔

کے وزن پر آتا ہے، جیسے: کَرَامَۃٌ، عِظْمٌ، کَرَمٌ، حُسْنٌ۔

مصدر میمی:

ثلاثی مجرد کے ہر فعل سے مصدر میمی " مَفْعَلٌ " (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے خواہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مضموم یا مکسور، جیسے: مَفْتَحٌ (کھولنا)، مَقْتَلٌ (مار ڈالنا)، مَضْرَبٌ (مارنا)۔ اور " مَرْجِعٌ " (بکسر عین) (لوٹنا) شاذ ہے۔

فائدہ: کبھی اس کے آخر میں " ۃ " بھی لاحق ہوتی ہے، جیسے: مَسْئَلَۃٌ (پوچھنا)۔

مصدرِ وحدت و نوعیت:

جب ثلاثی مجرّد سے کوئی مصدر معنیٔ وحدت کے واسطے بناء کیا جائے تو " فَعْلَۃٌ " کے وزن پر[۱] اور جب معنیٔ نوع کے واسطے بناء کیا جائے تو " فِعْلَۃٌ " کے وزن پر آتا ہے بشرطیکہ مصدر کے آخر میں " ۃ " نہ ہو، جیسے: جَلَسَ سے " جَلْسَۃٌ " (ایک دفعہ بیٹھنا) مرۃً کے واسطے اور " جِلْسَۃٌ " (بیٹھنے کا طریقہ) نوع کے واسطے۔

تنبیہ: اگر مصدر کے آخر میں " ۃ " ہو تو پھر صفت کے لگانے سے فرق کیا جائے گا، جیسے: هِدَایَۃٌ وَاحِدَۃٌ مرۃً کے واسطے، هِدَایَۃٌ حَسَنَۃٌ نوعیت کے واسطے۔

خاص معانی کے واسطے اوزان:

(۱) " فُعْلَۃٌ " مقدار کے واسطے آتا ہے، جیسے: اُکْلَۃٌ (نوالہ)۔

(۲) " فُعَالَۃٌ " اس چیز کے واسطے آتا ہے جو بوقت کام ساقط ہو، جیسے: قُلَامَۃٌ (تراشہ: خواہ ناخن کا ہو یا لکڑی کا)، کُنَاسَۃٌ، غُسَالۃٌ۔ [علم الصیغہ]

(۳) جو افعال حرفہ، اضطراب، آواز، مرض یا رنگ کے معنی میں ہوں اُن کے مصادر اکثر اوزانِ ذیل پر آتے ہیں، مثلاً:

۱/ فِعَالَۃٌ: حرفوں اور پیشیوں کے واسطے، جیسے خِیَاطَۃٌ (سینا)، تِجَارَۃٌ (سوداگری کرنا)، زِرَاعَۃٌ (کھیتی باڑی کرنا)۔

---

[۱] غیر ثلاثی سے مصدر کے آخر میں "ۃ" وحدت لگا کر بنالیا جاتا ہے، جیسے: إکرامۃٌ۔ [شرح شافیہ: ۱/۲۸۶]

تنبیہ: بعض الفاظ ان معنی کے بالفتح بھی آتے ہیں، جیسے: وَکَالَۃٌ (وکیل ہونا)، وَلَایَۃٌ (حکومت کرنا)۔

۲/ فَعَلَانٌ: حرکت اور اضطراب کے واسطے، جیسے: جَوَلَانٌ (دوڑنا)، خَفَقَانٌ (دل کا دھڑکنا)۔

۳/ فُعَالٌ اور فَعِیْلٌ: اصوات کے واسطے، جیسے: نُبَاحٌ (کتے کا بھونکنا)، صُرَاخٌ (چیخنا)، هَدِیْرٌ (کبوتر کا آواز کرنا)، زَئِیْرٌ (شیر کا آواز کرنا)۔

تنبیہ: فُعَالٌ: دردوں اور امراض کے واسطے آتا ہے، جیسے: صُدَاعٌ (دردِ سر ہونا)، سُعَالٌ (کھانسنا)۔

۵/ فُعْلَۃٌ: رنگوں کے واسطے، جیسے: حُمْرَۃٌ (سُرخ ہونا)، کُدْرَۃٌ (گدلا ہونا)۔

(۹) مبالغہ کے واسطے اوزان:

جب مصدر سے مبالغہ کے معنیٰ مقصود ہو تو مصدر اکثر تَفْعَالٌ اور فِعِّیْلیٰ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: [۱]

تَجْوَالٌ (زیادہ دوڑنا)؛ مبالغۂ جَوَلَانٌ۔ تَرْدَادٌ (زیادہ رد کرنا) مبالغۂ رَدٌّ۔

حِثِّیْثیٰ (زیادہ برانگیختہ کرنا) مبالغۂ حَثٌّ۔ دِلِّیْلیٰ (زیادہ رہنمائی کرنا) مبالغۂ دَلَالَۃٌ۔

سبق: ۶۹

تانیث کا بیان [۲]

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت ہو، علامتیں تین ہیں:

(۱) ''ۃ'' **مدورہ**: یہ علامت تانیث کی ہے، اسمائے جامد اور صفات دونوں کے ساتھ آتی ہے اور قیاساً ہر صفت کے آخر میں تانیث کے لیے لگائی جاتی ہے، جیسے: اِمْرُءٌ

[۱] مصدرِ مبالغہ کے واسطے دیگر چند اوزان اور بھی ہیں: فَعْلُوتٌ= ، فَعْلُوتیٰ= ، تِفِعَّالٌ= ، [فصول اکبری از فیوض عثمانی: ۴۷] [۲] مؤنثِ سماعی کے متعلق بہت سے مفید امور کتاب النحو کے حاشیہ میں ملاحظہ ہوں۔

سے اِمْرَئَۃٌ اور قَاتِلٌ سے قَاتِلَۃٌ۔

(۲)**الف مقصورہ**: افعل التفضیل کا مونث: " فُعْلیٰ " اس کے لگانے سے بنتا ہے، جیسے: أَحْسَنُ (بہت زیادہ نیک مرد) سے حُسْنٰی (بہت زیادہ نیک عورت)۔

(۳)**الف ممدودہ** : افعل صفتی [۱] کا مؤنث: " فَعْلَاءُ " بنانے کے واسطے یہ علامت ہمیشہ لگائی جاتی ہے، جیسے: أَبْيَضُ سے بَيْضَآءُ (گورے رنگ کی عورت)۔

مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ایک حقیقی، دوسری لفظی: [یہ تقسیم باعتبار ذات ہے]

حقیقی: وہ ہے جس کے مقابلے میں نر جاندار ہو، جیسے: اِمْرَائَۃٌ (عورت) کہ اس کے مقابلہ میں اِمْرُءٌ (مرد) ہے۔

لفظی: وہ ہے جو حقیقی کے خلاف ہو، جیسے: ظُلْمَۃٌ۔

کبھی اِس میں علامت تانیث لفظوں میں ظاہر ہوتی ہے، جیسے: ظُلْمَۃٌ (اندھیرا)، بُشْرٰی (خوشخبری)، صَحْرَآءُ (جنگل)، اور کبھی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ مقدر ہوتی ہے، جیسے: أَرْضٌ (زمین)، دَارٌ (گھر)، پہلی قسم کو **مؤنثِ قیاسی** اور دوسری کو **مؤنثِ سماعی** کہتے ہیں۔[۲]

نوٹ: مؤنث سماعی کی شناخت کے واسطے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں، صرف سماع اور تتبّعِ محاورات پر منحصر ہے۔ اس جگہ صرف چند الفاظ جو قاعدۂ کلیّہ کے تحت آسکتے ہیں درج کیے جاتے ہیں۔

اوّل: وہ الفاظ جو عموماً مؤنث مستعمل ہوتے ہیں:

الف: بدن کے تمام جفت اعضاء، جیسے: اُذُنٌ (کان)، عَيْنٌ (آنکھ) وغیرہ،

---

[۱] صفت مشبہ مراد ہے، " افعلُ " کا وزن اسم تفضیل اور صفت مشبہ دونوں میں آتا ہے، تمیز کے لیے اول کو " افعل التفضیل "، اور ثانی کو " افعل صفتی " سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

[۲] " ۃ " مدورہ: تانیث کے علاوہ اور مقصد کے لیے بھی مستعمل ہوتی ہے، مثلاً: مَرَّۃ و نوعیت کے واسطے، جس کا بیان سبق ۶۸ رمیں ہو چکا ہے، ایسا ہی وحدت اور جمع کے واسطے بھی، جس کا ذکر سبق ۲۷ رمیں ہے۔

صرف حَاجِبٌ (ابرو)، خَدٌّ (رخسار) اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔

ب: شراب کے تمام نام، جیسے: خَمْرٌ، خُرْطُمٌ[۱]، طِلَاءٌ وغیرہ۔

ج: ہوا کے تمام نام، جیسے: رِیْحٌ، صَرْصَرٌ [۲] وغیرہ۔

د: دوزخ کے تمام نام، جیسے: جَهَنَّمُ، سَقَرُ وغیرہ۔

ھ: تمام جمعیں سوائے جمع مذکر سالم کے۔

دوم: وہ الفاظ جن میں تذکیر وتانیث دونوں جائز ہیں۔[۳]

الف: شہروں کے نام بتاویل "مَوْضِعٌ" کے مذکّر اور بتاویل "بُقْعَةٌ" کے مؤنّث ہوتے ہیں۔[۴]

ب: حروف تہجّی، مثلا: الف، باء، تاء وغیرہ اور حروف معانی، مثلاً: مِنْ، إِلیٰ، إِنَّ، أَنَّ وغیرہ۔

ج: اسم جمع، مثلاً: رَکْبٌ، عَبِیْدٌ (پہلا رَاکِبٌ اور دوسرا عَبْدٌ کی اسم جمع ہے)[۵]، لیکن إِبِلٌ، خَیْلٌ، غَنَمٌ خلافِ قاعدہ واجب التانیث ہیں۔[٦]

---

[۱] یہ لفظ بغیر "واو" کے ہے۔[المنجد عربی]　[۲] اس کے علاوہ صبا، دَبُوْر، سَمُوْم، نسیم وغیرہ۔

[۳] کسی اسم کے واجب التانیث یا جائز التانیث مستعمل ہونے کا یہ مطلب ہے کہ جب فعل کو اس اسم کی طرف اسناد کریں تو فعل میں تذکیر وتانیث کا لحاظ رکھنا ہوگا، اسمائے واجب التانیث میں فعل ہمیشہ مؤنث لایا جائے گا، اور جائز التانیث میں اختیاری ہے کہ فعل مذکر لائیں یا مؤنث۔

[۴] "مَوْضِعٌ"، بمعنی جگہ مذکر لفظ ہے بایں تاویل مذکر شمار ہوتے ہیں اور "بُقْعَةٌ"، بمعنی جگہ یہ مؤنث لفظ ہے بایں تاویل مؤنث شمار ہوتے ہیں۔

[۵] "فَعِیْل"، بمعنی مفعول ہو، جیسے: جَرِیْحٌ، قَتِیْلٌ اور "فَعُوْل"، بمعنی فاعل ہو، جیسے: صَبُوْرٌ، بِتُوْل تو بھی تذکیر وتانیث اختیاری ہے۔

[٦] پہلا جَمَلٌ کی اور دوسرا فَرَسٌ کی اور تیسرا شَاةٌ کی اسم جمع ہے۔

سبق : ٦٠

تثنیہ وجمع کا بیان

اِفراد وجمع کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: واحد، تثنیہ، جمع۔

واحد: جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ، اِمْرَأۃٌ۔

تثنیہ: جو دو پر دلالت کرے، یہ صیغۂ واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور زیادہ کرنے سے بنتا ہے، جیسے: رَجُلَان، اِمْرَأَتَان۔[۱]

قاعدہ: واحد کے آخر میں" الف " ہو تو مفصلہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں۔

الف: اگر " الف مقصورہ" ہو اور سہ حرفی میں " واو " کا بدل ہو تو" واو "ہو جاتا ہے، جیسے: عَصَا سے عَصَوَانِ، اور" یاء " کا بدل ہو تو " یاء " ہو جاتا ہے[۲]، جیسے: فَتیٰ سے فَتَیَانِ۔ اور غیر سہ حرف میں عموماً " یاء " ہو جاتا ہے خواہ" واو " یا " یاء " کا بدل ہو، جیسے: مُصْطَفٰی (مادہ" صَفْوٌ ") سے مُصْطَفَیَانِ اور مُجْتَبٰی (مادہ "جَبْیٌ ") سے مَجْتَبَیَان، خواہ علامت تانیث ہو، جیسے: حُبْلیٰ سے حُبْلَیَان۔

ب: اگر الف ممدودہ ہو اور اصلی ہو تو ہمزہ قائم رہتا ہے، جیسے: قُرَّاءٌ سے قُرَّائَانِ [۳] اور اگر اصلی نہ ہو؛ اگر علامتِ تانیث ہو تو" ہمزہ " کا" واو " سے بدلنا واجب ہے، جیسے: حَمْرَاءُ سے حَمْرَوَانِ، ورنہ جائز[۴]، جیسے: کِسَاءٌ سے کِسَائَانِ

[۱] تثنیہ کی اصلی علامت تو" الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور" ہے مگر" الف " کی جگہ نصبی وجری حالت میں " ی" ماقبل مفتوح آجاتی ہے، جیسے: رَجلَانِ سے رَجُلَیْنِ، اس کا حال کِتَابُ النحو میں معلوم ہوگا۔(مص)

[۲] اصلی حرف کی شناخت کہ " الف " " واو "کا بدل ہے یا " یاء " کا؟؟؛ یوں ہو سکتی ہے کہ اگر سہ حرفی میں بصورت" الف " ہو تو" واو " کا بدل سمجھو اور بصورت" ی " ہو تو" یاء " کا، اور غیر سہ حرفی میں مطلقاً " ی " کی صورت میں ہوتا ہے، مگر اصلی حرف مادہ سے معلوم ہوسکتا ہے۔(مص)

[۳] بضمِ " ق " بروزنِ " فُعَّالٌ " عابد وزاہد اور درویش صفت انسان کو کہا جاتا ہے، اور بفتح "ق " بروزنِ " فَعَّالٌ " خوش الحان قاری کو کہا جاتا ہے، یہ دونوں واحد کے صیغہ ہیں۔[المعجم الوسیط، المنجد، وافی: ۶۱۷ ج ۴، فیوض عثمانی]

[۴] یعنی" واو " یا " یاء " اصلی کا بدل ہو، مثلاً:" کساء، رداء " اصل میں" کساوٌ، ردایٌ "تھا یا الحاق کے

–کِسَاوَانِ، رِدَاءٌ سے رِدَائَانِ – رِدَایَانِ۔

جمع: جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اُس کی دو قسمیں ہیں: ۱/ جمع سالم، ۲/ جمع مکسر۔

جمع سالم: جس میں واحد کی بناء قائم رہتی ہے، صرف اُس کے آخر میں " واو " ساکن ماقبل مضموم اور " ن " مفتوح زیادہ کرنے سے **جمع مذکر سالم** بن جاتی ہے، جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ، اور " الف، تاء " لگانے سے **جمع مؤنث سالم**، جیسے: هِنْدٌ سے هِنْدَاتٌ۔

تنبیه: اگر واحد کے آخر میں تاءِ تانیث (ۃ) ہو تو گر جاتی ہے، جیسے: مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ۔

قاعده: جمع سالم بنانے کے وقت امور ذیل کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:[۱]

(**۱**): اگر مذکر عاقل کا " علَم " یا مذکر عاقل کی " صفت " ہو تو جمع " واو، ن " سے آئے گی، جیسے: زَیْدٌ سے زَیْدُوْنَ، قَاتِلٌ سے قَاتِلُوْنَ۔

(**۲**): اگر مؤنث عاقل کا " علَم " یا مؤنث عاقل کی " صفت " یا غیر عاقل کی " صفت " ہو تو جمع " الف، تاء " سے آئے گی، جیسے: هِنْدٌ سے هِنْدَاتٌ، قَاتِلَةٌ سے قَاتِلَاتٌ اور صَافِنٌ سے صَافِنَاتٌ (عمدہ گھوڑا)۔

تنبیه: ان دونوں شرائط سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ **جمع مذکر سالم** صرف ذوی العقول کے " علَم " کی یا " صفت " کی ہوتی ہے، غیرِ علَم یا " صفت " غیر ذوی العقول کی جمع مذکر سالم نہیں ہوتی؛ پس " رَجُلٌ " کی جمع " رَجُلُوْنَ " اور " نَاهِقٌ " کی جمع " نَاهِقُوْنَ " نہیں ہوسکتی، کیوں کہ پہلا کلمہ " علَم " نہیں اور دوسرا " صفت " تو ہے مگر غیرِ عاقل کی ہے۔

واسطے ہو، مثلاً: " عِلْبَاءٌ، حَرْبَاءٌ " [جامع الدروس: ۵ ج ۱، غایۃ التحقیق]

[۱] امور ذیل کے علاوہ اور بھی چند شرائط ہیں جو ہدایۃ النحو اور کافیہ میں مذکور ہیں۔

تنبیه: أَرْضٌ، سَنَةٌ کی جمع أَرَضُوْنَ اور سِنُوْنَ خلاف قیاس آئی ہے۔

جمع مکسر: جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے، اس کی دو قسمیں ہیں:

ایک: **جمع قلّت** جس کا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے۔

دوسری: **جمع کثرت** جو دس سے زیادہ پر بولی جاتی ہے۔

جمع قلّت کے چار وزن ہیں: أَفْعُلٌ، أَفْعَالٌ، فِعْلَةٌ، أَفْعِلة

جمع قلت را چہار است ابنیہ	۞	أَفْعُلٌ و أَفْعَالٌ و فِعْلَةٌ أَفْعِلة

جمع کثرت کے اوزان بے شمار ہیں اور زیادہ تر سماع پر منحصر ہیں، مشہور اوزان نقشۂ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

سبق: ۷۱، ۷۲

جمع قلت کے اوزان

تنبیه: ان نقشوں میں اوزانِ جمع اور ان کے شرائط کو بتلایا گیا ہے، وزن مفرد اور شرط کے خانہ میں ان ہی شرائط کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

وزنِ جمع	وزنِ مفرد	امثلہ
۱) اَفعُلٌ [۱]	فَعلٌ	فَلسٌ (پیسہ) جمع: اَفلُسٌ؛ یہ وزن ''اجوف اور صفت'' میں نہیں آتا۔ قَوسٌ (کمان) کی جمع: اَقوُسٌ اور عَینٌ کی جمع اَعیُنٌ شاذ ہے۔ اسم چار حرفی میں جس کا تیسرا ''حرف مدہ'' ہو اور مؤنث معنوی ہو یہ جمع بہت شائع ہے؛ جیسے: ذِرَاعٌ (ہاتھ) جمع: اَذرُعٌ۔

۞

وزنِ جمع	وزنِ مفرد	مثال	وزنِ مفرد	مثال
۲) اَفعَالٌ [۲]	فَعُلٌ	یہ وزن زیادہ تر اجوف میں آتا ہے خواہ اسم ہو، خواہ صفت ہو؛ جیسے: ثَوبٌ (کپڑا)-جمع: اَثوَابٌ، ضَیفٌ (مہمان)-جمع: اَضیَافٌ۔		
۲) //	فُعلٌ (اسم)	حُرٌّ (اصیل) جمع: اَحرَارٌ	فَعُلٌ (اسم)	عَضُدٌ (بازو) جمع: اَعضَادٌ
۲) //	فِعلٌ (اسم)	عِیدٌ (اسم) جمع: اَعیادٌ	فُعُلٌ (اسم)	عُنُقٌ (گردن) جمع: اَعنَاقٌ
۲) //	فَعَلٌ (اسم)	بَطَلٌ (جوان) جمع: اَبطَالٌ	فَعُولٌ (اسم)	عَدُوٌّ (دشمن) جمع: اَعدَاءٌ
۲) //	فَعِلٌ (اسم)	کَتِفٌ (مونڈھا) جمع: اَکتَافٌ	فِعَلٌ (اسم)	عِنَبٌ (انگور) جمع: اَعنَابٌ

۲) //	فَعِیلٌ (صفت)	شَرِیفٌ (بزرگ) جمع: اَشْرَافٌ		

۳) اَفْعِلَةٌ [۳]	یہ وزن زیادہ تر چار حرفی اسم مذکر کی جمع میں مستعمل ہوتا ہے جس کا تیسرا حرف مدہ ہو، جیسے: طَعَامٌ (کھانا) جمع: اَطْعِمَةٌ، رَغِیفٌ (روٹی) جمع: اَرْغِفَةٌ اور صفت مضاعف کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے، جیسے: حَبِیبٌ (دوست) جمع: اَحِبَّةٌ۔

[۳،۲،۱] جمع کے یہ اوزان مذکورہ اوزانِ مفرد کے علاوہ اور مفردات میں بھی آتے ہیں۔ [فصول اکبری از فیوض عثمانی: ۲۰۹]

۴) فِعْلَةٌ	فَعِیلٌ	صَبِيٌّ (لڑکا) جمع: صِبْیَةٌ۔
۴) //	فَعَلٌ	فَتیً (جوان) جمع: فِتْیَةٌ۔
۴) //	فُعَالٌ	غُلَامٌ (لڑکا) جمع: غِلْمَةٌ۔

جمع کثرت کے اوزان

وزنِ جمع	وزنِ مفرد	شرط	امثلہ
۱) فُعْلٌ	اَفْعَلُ	صفت مشبہ	أَحْمَرُ (سرخ) جمع: حُمْرٌ

۲) فُعُلٌ	فِعَالٌ (بالفتح و الکسر)	مضاعف نہ ہو، اسم یا صفت	حِمَارٌ (گدھا) جمع: حُمُرٌ، کِنَازٌ (زن فربہ) جمع: کُنُزٌ۔ أَتَانٌ (مادۂ خر) جمع: أُتُنٌ، صَنَاعٌ (زن حاذق) جمع: صُنُعٌ۔
۲) //	فَعِیلٌ	اسم یا صفت	رَغِیفٌ (روٹی) جمع: رُغُفٌ، نَذِیرٌ (ڈرانے والا) جمع: نُذُرٌ۔
۲) //	فَعُولٌ	اسم یا بمعنی فاعل (صفت)	عَمُودٌ (ستون) جمع: عُمُدٌ، صَبُورٌ (صابر) جمع: صُبُرٌ۔

۳) فُعَلٌ	فَعْلَةٌ	اسم اجوف ہو	نَوْبَةٌ (باری) جمع: نُوَبٌ۔
۳) //	فُعْلَةٌ	اسم ہو	بُرْقَةٌ (پتھریلا کیچڑ) جمع: بُرَقٌ، تُخْمَةٌ (بدہضمی) جمع: تُخَمٌ۔

۳) //		فُعلیٰ	مؤنثِ اسم تفضیل	نُصریٰ (زیادہ مددگار عورت) جمع: نُصَرٌ۔

❁

۴) فِعَلٌ	فِعْلَةٌ بالکسر والفتح	اسم ہو	بَدْرَةٌ (تھیلی) جمع: بِدَرٌ، فِرْقَةٌ (گروہ) جمع: فِرَقٌ۔

❁

۵) فَعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل غیر ناقص	طَالِبٌ جمع: طَلَبَةٌ۔

❁

۶) فُعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل ناقص	قَاضٍ جمع: قُضَاةٌ (کہ اصل میں قُضَيَةٌ تھا)۔

❁

۷) فِعَلَةٌ	فِعْلٌ		قِرْدٌ (بندر) جمع: قِرَدَةٌ۔

❁

۸) فُعَّلٌ[۱]	فَاعِلٌ	صفت	نائِم (خوابندہ) جمع: نُوَّمٌ۔ رَاكِعٌ جمع: رُكَّعٌ
۸) //	فَاعِلَةٌ	صفت	نَائِمَةٌ (خوابندہ) جمع: نُوَّمٌ۔

[۱] یہ اوزان مذکورہ اوزان مفرد کے علاوہ اور مفردات میں بھی آتے ہیں۔[فصول اکبری از فیوض عثمانی:۲۱۴]

۹) فُعَّالٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل صحیح[۲]	جَاهِلٌ (نادان) جمع: جُهَّالٌ۔

[۲] نحویین کا صحیح مراد ہے۔[فصول از فیوض:۲۱۵]

۱۰) فِعَالٌ	فَعْلٌ	غیر اجوف یائی، اسم اور صفت	زَنْدٌ (پہنچا) جمع: زِنَادٌ، صَعْبٌ (دشوار) جمع: صِعَابٌ۔
۱۰) //	فَعَلٌ	مضاعف، اجوف، ناقص نہ ہو	جَبَلٌ (پہاڑ) جمع: جِبَالٌ، حَسَنٌ (نیک) جمع: حِسَانٌ۔ دارٌ سے دِيَارٌ شاذ ہے۔[فیوض:۲۱۵]
۱۰) //	فَعَلَةٌ	اسم	قَصَعَةٌ (پیالہ) جمع: قِصَاعٌ، رَقَبَةٌ (گردن) جمع: رِقَابٌ۔
۱۰) //	فَعِيلٌ	بمعنی فاعل (غیر ناقص)	كَرِيمٌ (بزرگ) جمع: كِرَامٌ۔ ناقص میں بحسب سماع [فیوض:۲۱۵]
۱۰) //	فَعِيلَةٌ	بمعنی فاعل (غیر ناقص)	كَرِيمَةٌ (بزرگ) جمع: كِرَامٌ۔ ناقص میں بحسب سماع [فیوض:۲۱۵]
۱۰) //	فَعْلیٰ	مؤنثِ فعْلان	عَطْشیٰ جمع: عِطَاشٌ۔[۳]

[۳]فَعْلَانَۃٌ مؤنث فَعْلَانٌ"اسم" اور فُعَلَاءُ "صفت" کی بھی جمع اس وزن پر آتی ہے، جیسے: نَدْمَانَۃٌ سے نِدَامٌ (دوست)، عُشَرَاءُ سے عِشَارٌ (دس سال کی گابھن اونٹنی)۔[فیوض:۲۱۵]

۱۱) فُعُولٌ	فَعْلٌ بحرکات ثلٰثہ	اجوف واوی نہ ہو	فَلْسٌ (پیسہ) جمع: فُلُوسٌ، حِمْلٌ (بوجھ) جمع: حُمُولٌ، قُرْءٌ (حیض) جمع: قُرُوْءٌ۔	
۱۱) //	فَعْلَۃٌ	//[۴]	بَذْرَۃٌ (م) جمع: بُذُوْرٌ۔	
۱۱) //	فَعَلٌ	//	ذَکَرٌ (نر) جمع: ذُکُوْرٌ۔	

[۴] خواہ صحیح ہو یا اجوف یائی ہو۔[فیوض:۲۱۷]

۱۲) فُعْلَانٌ	فَعِیْلٌ	غیر صفت	رَغِیْفٌ (م) جمع: رُغْفَانٌ۔
۱۲) //	فَاعِلٌ	صفت	رَاکِبٌ (سوار) جمع: رُکْبَانٌ۔
۱۲) //	اَفْعَلُ	//	اَحْمَرُ جمع: حُمْرَانٌ۔
۱۲) //	فُعَالٌ	//	شُجَاعٌ جمع: شُجْعانٌ۔

❁

۱۳) فِعْلَانٌ	فَعِیْلٌ	صفت	سَرِیْعٌ (تیز رو) جمع: سِرْعَانٌ۔
۱۳) //	فُعَالٌ	صفت اور اسم	شُجَاعٌ جمع: شِجْعَانٌ، غُرابٌ جمع: غِرْبَانٌ۔
۱۳) //	فُعَلٌ	اسم صحیح	صُرَدٌ (کنجشک) جمع: صِرْدَانٌ۔
۱۳) //	فُعْلٌ	اسم اجوف	تَاجٌ [تَوَجٌ] جمع: تِیْجَانٌ، عُوْدٌ (لکڑی) جمع: عِیْدَانٌ۔

❁

۱۴) فَعْلیٰ	فَعِیْلٌ	بمعنی مفعول	جَرِیْحٌ (مجروح) جمع: جَرْحیٰ۔[۷]

[۷] سماعاً دیگر مفردات میں بھی یہ جمع آتی ہے، جیسے: ھالكٌ جمع: ھلکی۔[فیوض:۲۲۰]

۱۵) فِعْلیٰ	فَعَلٌ		حَجَلٌ (چکور) جمع: حِجْلیٰ۔
۱۵) //	فَعِلَانٌ		ظَرِبَانٌ (چھوٹا سا جانور) جمع: ظِرْبیٰ۔

❁

۱۶) فُعَلَاءُ	فُعَالٌ	صفت	جَبَانٌ (بزدل) جمع: جُبَنَاءُ، شُجَاعٌ جمع: شُجَعَاءُ۔
۱۶) //	فَعِیْلٌ	صفت	شَرِیْفٌ جمع: شُرَفَاءُ۔
۱۶) //	فَاعِلٌ	صفت	شَاعِرٌ جمع: شُعَرَاءُ۔

❁

۱۷) اَفۡعِلَاءُ	فَعِیۡلٌ	صفتِ عاقل ناقص ہو یا مضاعف ہو	غَنِیٌّ (دولت مند) جمع: اَغۡنِیَاءُ، حَبِیۡبٌ جمع: اَحِبَّاءُ۔

❁

۱۸) فَعَالیٰ	فَعۡلَاءُ، فُعۡلیٰ	اسم اسم	صَحۡرَاءُ (جنگل) جمع: صَحَاریٰ۔ فَتۡویٰ (حکم شرعی) جمع: فَتَاویٰ، ذِفۡریٰ (گدی) جمع: ذَفَاریٰ، سُعۡدیٰ (نام عورت) جمع: سَعَادیٰ۔
۱۸) //	فُعۡلیٰ	صفت	حَرۡمیٰ (مشکی بکری) جمع: حَرَامیٰ، خُنۡثیٰ (ہیجڑا) جمع: خَنَاثیٰ۔
۱۸) //	فَعۡلَانُ	صفت	سَکۡرَانُ جمع: سَکَاریٰ۔

❁

۱۹) فُعَالیٰ	فَعِیۡلٌ	صفت	اَسِیۡرٌ (قیدی) جمع: اُسَاریٰ۔
۱۹) //	فَعۡلَانُ	صفت	سَکۡرَانُ جمع: سُکَاریٰ

❁

جمع منتھیٰ الجموع کے اوزان

وزنِ جمع	وزنِ مفرد	شرط	امثلہ
۱) مَفَاعِلُ	مَفۡعَلٌ	اسم ظرف واسم آلہ	مَسۡجِدٌ جمع: مَسَاجِدُ، مِضۡرَبٌ جمع: مَضَارِبُ۔
۱) //	مَفۡعُلَةٌ		مَکۡرُمَةٌ (بزرگی) جمع: مَکَارِمُ۔

❁

۲) فَوَاعِلُ	فَاعِلَةٌ	اسم ہو یا صفت	کَاتِبَةٌ (پیش شانۂ اسپ) جمع: کَوَاتِبُ، نَائِمَةٌ جمع: نَوَائِمُ
۲) //	فَاعِلٌ	اسم ہو یا صفت مذکر غیر عاقل	کَاھِلٌ (مونڈھا) جمع: کَوَاھِلُ، نَاھِقٌ (رینگنے والا) ج: نَوَاھِقُ۔

❁

۳) فَعَائِلُ	فَعِیۡلَةٌ	اسم ہو یا صفت	سَفِیۡنَةٌ جمع: سَفَائِنُ، نَفِیۡسَةٌ جمع: نَفَائِسُ۔
۳) //	فَعُوۡلَةٌ	صفت	عَجُوۡزَةٌ جمع: عَجَائِزُ۔
۳) //	فَعَالَةٌ	اسم:	حَمَامَةٌ جمع: حَمَائِمُ، رِسَالَةٌ جمع: رَسَائِلُ، ذُوَابَةٌ جمع: ذَوَائِبُ۔
۳) //	فَعَالٌ	اسم	شَمَالٌ جمع: شَمَائِلُ۔

۴) فَعَالیٰ	فَعْلَاءُ	اسم ہو یا صفت	صَحْرَاءُ(جنگل) جمع: صَحَارِیٰ، عَذْرَاءُ جمع: عَذَارِیٰ۔
۴) //	فِعْلیٰ	اسم:	فَتْوِیٰ(حکم شرعی) جمع: فَتَاوِیٰ، ذِفْرِیٰ(گدی) جمع: ذَفَارِیٰ۔

۵) مَفَاعِیْلُ	مِفْعَالٌ	اسم آلہ	مِصْبَاحٌ جمع: مَصَابِیْحُ۔
۵) //	مَفْعُوْلٌ		مَلْعُوْنٌ (لعنت کردہ) جمع: مَلَاعِیْنُ۔[۸]،[۹]

جمع کے متعلق چند فوائد

(۱) کبھی جمع کے حروف اَوْر رہوتے ہیں اور واحد کے اَوْر، اس کو اصطلاح میں **جمع من غیر لفظہ** کہتے ہیں، جیسے: "اِمْرَءَۃٌ" کی جمع "نِسَاءُ" اور "ذُوْ" کی جمع "أُلُوْ"۔

(۲) کبھی مفرد اور جمع کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہوتا ہے، جیسے: أُمٌّ -أُمَّھَاتٌ (ماں)، فَمٌ -أَفْوَاهٌ(منہ)، مَاءٌ -مِیَاهٌ(پانی)۔

(۳) کبھی واحد اور جمع کی شکل میں کچھ فرق نہیں ہوتا، صرف اعتباری فرق ہوتا ہے، جیسے: فُلْكٌ (بروزنِ "قُفْلٌ" کشتی، بروزنِ "أُسْدٌ" کشتیہا)۔

---

[۸] فَعَالِیْ= جواري، فَعَالِیُّ= کَرَاسِیُّ، اَفَاعِلُ= اصابعُ، اَفَاعِیْلُ= اقالیمُ، تَفَاعِلُ=تجارب، تفاعیل= تماثیل، فعالین= سلاطین، شیاطین، فعالل= جحامر، فعالیل= قراطیس وغیرہ اوزان بھی جمع منتہی الجموع ہیں۔[فصول، فیوض:]

[۹] جو اسم رباعی یا اس کا ہموزن ہو اس کی جمع قیاساً اوزان نمبر(۱) کے مطابق آئے گی جیسے جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ (نام)، إِصْبَعٌ سے أَصَابِعُ (اُنگلی)۔ اگر آخر میں "ۃ" ہو تو گر جائے گی، جیسے: تَجْرِبَۃٌ سے تَجَارِبُ۔ اگر آخر حرف سے پہلے مدّہ زائدہ ہو تو "ی" ماقبل مکسور سے بدل کر اُس کی جمع وزن نمبر(۲) کی صورت میں ہوگی، جیسے: قِرْطَاسٌ سے قَرَاطِیْسُ(کاغذ)، سُلْطَانٌ سے سَلَاطِیْنُ(بادشاہ)، إِقْلِیْمٌ سے أَقَالِیْمُ(ولایت)۔ مص

جو اسم خماسی ہو اُس کا آخیر حرف گرا کر وزن نمبر(۱) کے مطابق جمع ہوگی، جیسے: سَفَرْجَلٌ سے سَفَارِجُ، اگر اخیر حرف سے پہلے مدّہ زائدہ ہو تو اُس کو بھی گرا دیں گے، جیسے: عَنْدَلِیْبٌ سے عَنَادِلُ (بلبل)۔ مص

(٤) کبھی جمع کی جمع کی جاتی ہے،اوراُس کو **جمع الجمع** کہتے ہیں، جیسے:

واحد	جمع	جمع الجمع مکسر	واحد	جمع	جمع الجمع سالم
كَلْبٌ (کتا)	أَكْلُبٌ	أَكَالِبُ	حِمَارٌ (گدھا)	حُمُرٌ	حُمُرَاتٌ
نِعْمَةٌ (نعمت)	أَنْعُمٌ	أَنَاعِمُ	بَيْتٌ (گھر)	بُيُوْتٌ	بُيُوْتَاتٌ

(٥) بعض الفاظ ایسے ہیں جو "ـة" کے ساتھ واحد پراور بدونِ "ـة" کے جنس پر اور کبھی "ة" کے ساتھ جنس پر اور بدونِ "ة" کے واحد پر دلالت کرتے ہیں،اُن کو **اسم جنْسٍ** کہتے ہیں، جیسے:

واحد	اسم جنس	واحد	اسم جنس
شَجَرَةٌ (درخت)	شَجَرٌ (درختہا)	كَمْأٌ (کھمبی)	كَمْأَةٌ (کھمبیاں)
تَمْرَةٌ (کھجور)	تَمْرٌ (کھجوریں)	جَبْأٌ (ایک قسم کی گھاس)	جَبَأَةٌ (بہت سی گھاس)

(٦) بعض الفاظ ایسے ہیں جن میں جمعیّت کے معنے پائے جاتے ہیں اور اُن کا واحد نہیں ہوتا، جیسے: قَوْمٌ (گروہ)، رَهْطٌ (جتھا)، یا واحد ہوتا ہے مگر اُس کا وزن جمع کے اوزان سے خارج ہوتا ہے، جیسے: رَاكِبٌ (سوار)- رَكْبٌ (سواران)، رَفِيْقٌ (ہمراہی)- رُفْقَةٌ (ہمراہیاں)، خَادِمٌ (خدمتگار) - خَدَمٌ (خدمتگاران)، صَاحِبٌ (مصاحب)- صَحَابَةٌ (مصاحباں)؛ ایسے اسماء کو **اسم جمع** کہتے ہیں۔

❁❁
❁

سبق:۷۳

نسبت کا بیان

اسم کے آخر میں " یّ " مشدّ د ماقبل مکسور بڑھانے کو **نسبت** کہتے ہیں، اور اس طرح سے جو اسم بنتا ہے اس کو **منسوب** کہتے ہیں۔ اسم منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس اسم کے آخر میں "یـــاء" نسبت لگائی گئی ہے اُس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے، جیسے: هِـنْـدِيٌّ (جس کو ہند سے کچھ تعلق ہو)، مَسِيـحِـيٌّ (جو مسیح کے مذہب کا معتقد ہو)۔ نسبت کے قواعد حسبِ ذیل ہیں:

(۱) جس لفظ کے آخر میں "ـة" مدورہ ہو نسبت کے وقت اُس کا حذف کرنا واجب ہے، جیسے: كُوْفَةُ سے كُـوْفِيٌّ، مَكَّةُ سے مَكِّيٌّ، اور نسبت کے بعد مؤنث کے لیے آخر میں " ة "زیادہ کردی جاتی ہے، جیسے: كُوْفِيَّةٌ، مَكِّيَّةٌ (کوفہ/مکہ کی باشندہ)۔

(۲) فَعِيْلٌ، فَعِيْلَةٌ، فُعَيْلَةٌ: جب ناقص ہوں تو پہلی " یاء" کو دور کریں اور دوسری کو " واو" سے بدل کر ماقبل کو فتحہ دیں، جیسے: عَلِيٌّ سے عَلَوِيٌّ، غَنِيَّةٌ سے غَنَوِيٌّ، اُمَيَّةٌ سے اُمَوِيٌّ۔

(۳) جو اسم غیرِ اجوف وغیرِ مضاعف " فَعِيْلَةٌ یا فَعُوْلَةٌ " کے وزن پر یا غیرِ مضاعف " فُعَيْلَةٌ " کے وزن پر ہو تو" حرف علت اور ـة "کا حذف اور عین کلمہ کا مفتوح کرنا واجب ہے، جیسے: مَدِيْنَةٌ سے مَدَنِيٌّ، كَهُوْلَةٌ سے كَهَلِيٌّ، جُهَيْنَةٌ سے جُهَنِيٌّ۔ ۞ مگر " طَبِيْعَةٌ " اور " سَلِيْقَةٌ " سے " طَبِيْعِيٌّ " اور " سَلِيْقِيٌّ " خلاف قیاس آیا ہے۔

(٤) فَعِيْلٌ اور فُعَيْلٌ: صحیح سے " یاء " نہیں گرتی، جیسے: رَبِيْعٌ سے رَبِيْعِيٌّ، عُبَيْدٌ سے عُبَيْدِيٌّ۔ ۞ مگر " ثَقِيْفٌ" سے ثَقَفِيٌّ اور " قُرَيْشٌ" سے قُرَشِيٌّ خلاف قیاس آیا ہے۔

(۵) "الف مقصورہ" اگر تیسری یا چوتھی جگہ ہو تو "واو" سے بدل جاتا ہے، جیسے: رَضٰی سے رَضَوِیٌّ، مَوْلٰی سے مَوْلَوِیٌّ، اور پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے، جیسے: مَصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ۔ ❁ مگر "مُصْطَفَوِیٌّ" بھی آیا ہے۔[۱]

(٦) "الف ممدودہ" کا "ء" اگر اصلی ہو تو بحال رہتا ہے، جیسے: قُرَّاءٌ سے قُرَّائِیٌّ [۲]، اگر علامتِ تانیث ہو تو "واو" سے بدل جاتا ہے، جیسے: بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیٌّ، اور اگر اصلی حرف کا بدل ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں، جیسے: سَمَاءٌ سے سَمَائِیٌّ اور سَمَاوِیٌّ (اصل میں سَمَاوٌ تھا)۔

(۷) جو "یـــاء" مشدد دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو وہ قائم مقام "یائے نسبت" کے ہو جاتی ہے، جیسے: شَافِعِیٌّ (امام شافعیؒ) سے شَافِعِیٌّ (امام شافعیؒ کا پیروکار)۔[۳]

(۸) اگر "یاء" [۴] تیسری جگہ بعدِ کسرہ یا "یاء" کے ہو تو "واو" سے بدل جاتی ہے [۵] اور ماقبل کو فتحہ دیا جاتا ہے، جیسے: عَمٍ سے عَمَوِیٌّ (اصل میں عَمِیٌ تھا)، حَیٌّ سے حَیَوِیٌّ (اصل میں حَیْیٌ تھا)، اور اگر چوتھی جگہ ہو تو اُس کا حذف اور "واو" سے ابدال: دونوں جائز ہے، جیسے: دِھْلِیْ سے دِھْلِیٌّ اور دِھْلَوِیٌّ،[٦] اور اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتی ہے، جیسے: مُشْتَرٍ سے مُشْتَرِیٌّ (اصل میں مُشْتَرِیٌ تھا)۔[۷]

---

[۱] اور "جَمَزٰی" سے جَمَزِیٌّ کہا جاتا ہے کیوں کہ دوسرے حرف کی حرکت حرف کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے "الف مقصورہ" حرفِ خامس شمار ہوتا ہے [فصول از فیوض: ۲۵۷]۔

[۲] بضم "ق" بروزنِ "فُعَّالٌ" عابد و زاہد اور درویش صفت انسان کو کہا جاتا ہے، اور بفتح "ق" بروزنِ "فَعَّالٌ" خوش الحان قاری کو کہا جاتا ہے، یہ دونوں واحد ہیں۔[المعجم الوسیط، المنجد، وافی: ٦١٧ ج ۴، فیوض عثمانی]

[۳] اسی طرح "کُرْسِیٌّ" میں۔[فیوض:]

[۴] غیرِ مشدد مراد ہے، خواہ مقدر ہو یا ظاہر ہو۔[فصول از فیوض: ۲۵۴]

[۵] لیکن "الف" کے بعد "ہمزہ" ہو جاتی ہے، جیسے: سِقَایَۃٌ سے سِقَائِیٌّ۔[فصول از فیوض: ۲۵۷]

[٦] اسی طرح "قاضٍ" سے "قاضیٌّ، قاضَوِیٌّ"۔[فصول از فیوض: ۲۵۴]

(۹) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہوکر دوحرفی رہ گیا ہوتو " **نسبت** " کے وقت حرف اصلی واپس آجاتا ہے، جیسے: أَخٌ سے أَخَوِیٌّ، أَبٌ سے أَبَوِیٌّ، دَمٌ سے دَمَوِیٌّ۔

(۱۰) بعض الفاظ کی " **نسبت** " خلاف قیاس بھی مسموع ہوئی ہے، جیسے: نُـوْرٌ سے نُوْرَانِیٌّ، حقٌّ سے حَقَّانِیٌّ، هِنْدٌ سے هِنْدَوَانِیٌّ (سیفِ ہندی)، مَرْوٌ سے مَـرْوَزِیٌّ (مَرْو کا رہنے والا)، رَیْ سے رَازِیٌّ (رَیْ کا رہنے والا)، یَـمَـنٌ سے یَمَانِیٌّ، بَادِیَةٌ سے بَدَوِیٌّ (جنگلی)۔

۞

سبق: ۷۷

تصیغر کا بیان

اسم میں ایک خاص تغیر دینے کو **تصغیر** کہتے ہیں، جس لفظ کو متغیّر کریں اُسے **مُکبّر** اور جو تغیر پا کر بنے اُسے **مصغّر** کہتے ہیں۔ اسم مصغر سے اُس کے مدلول کی چھوٹائی معلوم ہوتی ہے۔[۱]

تصغیر کے پانچ وزن ہیں:[۲]

(۱) فُعَیْلٌ : اسم ثلاثی کی تصغیر کے واسطے ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رُجَیْـلٌ، عَبْدٌ سے عُبَیْدٌ۔

(۲) فُعَیْلِلٌ : اسم ثلاثی مزید فیہ اور رباعی اور خماسی کی تصغیر کے واسطے جب کہ چوتھا حرف مدہ نہ ہو، جیسے: مِضْرَبٌ سے مُضَیْرِبٌ، جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ، سَفَرْجَلٌ

---

[۷] یا اس سے زائد ہوتو بھی گر جاتی ہے، جیسے: مُسْتَفْتِیٌّ۔[فصول از فیوض:۲۵۴]

[۱] تقلیل، تعظیم اور ترحم کے واسطے بھی تصغیر کا استعمال ہوتا ہے۔[فصول، فیوض:]۔اول کی مثال:دُرَیْهِـمٌ، ثانی کی مثال:قُرَیْشٌ، ثالث کی مثال:طُفَیْلٌ۔

[۲] یہاں وزنِ صوری مراد ہے۔[فصول، فیوض:] تفصیل سبق:۲۱ر میں ملاحظہ ہو

سے سُفَیْرِجٌ۔[۱]

(۳) فُعَیْلِیْلٌ: ثلاثی اورر باعی اورخماسی مزید فیہ کی تصغیر کے واسطے جب کہ چوتھا حرف مدہ ہو، جیسے: مِضْرَابٌ سے مُضَیْرِیْبٌ، قِرْطَاسٌ سے قُرَیْطِیْسٌ، خَنْدَرِیْسٌ سے خُدَیْرِیْسٌ۔

(٤) فُعَیْلَالٌ: ثلاثی مزید فیہ کی تصغیر کے واسطے جو" فَعْلَانٌ " اور " أَفْعَالٌ " کے وزن پر ہو، جیسے: سَکْرَانٌ سے سُکَیْرَانٌ، أَجْمَالٌ سے أُجَیْمَالٌ۔

(٥) فُعَیْلِلٌ: صرف خماسی مجرد کی تصغیر کے واسطے، جیسے: سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجلٌ۔

فائدہ: (۱) اگر مؤنثِ معنوی ثلاثی ہوتو تصغیر میں" ة " مدورہ ظاہر کی جاتی ہے، جیسے: أَرْضٌ سے أُرَیْضَةٌ، شَمْسٌ سے شُمَیْسَةٌ۔

فائدہ: (۲) علامت تانیث و تثنیہ و جمع اور" نسبت " بحالت تصغیر قائم رہتی ہیں، جیسے: طَلْحَةُ سے طُلَیْحَةُ، حُبْلٰی سے حُبَیْلٰی، حَمْرَاءُ سے حُمَیْرَاءُ، رَجُلَانِ سے رُجَیْلَانِ، هِنْدَاتٌ سے هُنَیْدَاتٌ، بَصرِیٌّ سے بُصَیْرِیٌّ۔

فائدہ:(۳) جو کلمہ حذف کے بعد دو حرفی رہ گیا ہو تصغیر کے وقت اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے، جیسے: مُذْ سے مُنَیْذٌ، عِدَةٌ سے وُعَیْدَةٌ، اِبْنٌ سے بُنَیٌّ [۲]، بِنْتٌ سے بُنَیَّةٌ۔

فائدہ: (٤) الف جو دوسری جگہ ہو تصغیر میں" واو" سے بدل جاتا ہے اور تیسری جگہ ہو وہ "یاء" سے، جیسے: ضَارِبٌ سے ضُوَیْرِبٌ، حِمَارٌ سے حُمَیِّرٌ **(اصل میں حُمَیْیِرٌ تھا)۔**

---

[۱] یہاں تصغیر بحذفِ حرفِ خامس ہے، نمبر پانچ کے مطابق بھی آتی ہے۔

[۲] یہ اصل میں " بَنَوٌ " تھا، " فُعَیْلٌ " کے وزن پر " بُنَیْوٌ " تصغیر آئے گی، بقاعدۂ سیدٌ " بُنَیٌّ " ہوگیا۔

سبق:۷۵
ضمیمہ

علم صرف کے متعلق جو مضامیں علماءِ عرب اپنی کتابوں میں لکھتے چلے آئے ہیں اُن میں سے ضروری بحثیں بفضل الٰہی لکھی جا چکی ہیں، اُن بزرگوں کے علاوہ ہمارے زمانے کے اہلِ علم اور بالخصوص مصنفینِ یورپ نے معرفہ ونکرہ کے اقسام اور بحث حروف کے متعلق جو اضافہ کیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ بیان اُس کا بھی کیا جائے، چنانچہ یہ ضمیمہ انہی پر مشتمل ہے۔

معرفہ و نکرہ کا بیان

اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرفہ، (۲) نکرہ۔

معرفہ: وہ اسم ہے جو معیّن شئی پر دلالت کرے۔

نکرہ: وہ ہے جو غیر معیّن شئی پر دال ہو۔

اسم معرفہ کی چھ قسمیں ھیں:

۱-**علم**: جو کسی شخص یا چیز کا نام ہو، جیسے: زَیْدٌ " (نام شخص) کُوْفَۃُ (نام شہر)۔

۲-**معرف باللام**: یعنی جس اسم پر " أَلْ "داخل ہو، جیسے: اَلْحَبِیْبُ۔[۱]

۳-**ضمیر**: جیسے: أَنَا (میں)، أَنْتَ (تو) وغیرہ۔

۴-**اسم شارہ**: جیسے: هٰذَا (یہ)، ذٰلِكَ (وہ)۔

۵-**اسم موصول**: جیسے: اَلَّذِيْ (جو)، اَلَّذِیْنَ (جن)۔

۶-**مضاف الی المعرفہ**: جو ان پانچوں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، جیسے: کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب)۔

نوٹ: اِن میں سے نمبر ۳/ ۴/ ۵/ کا بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

---

[۱] " اَلْ " حرف تعریف ہے اور اسم نکرہ پر آکر اُس کو معرفہ بنا دیتا ہے، جیسے: رَجُلٌ ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں مگر " اَلرَّجُلُ " خاص وہ شخص ہے جو متکلم یا مخاطب کو معلوم ہو۔

ضمیر کا بیان

ضمیر: وہ ہے جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے، اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ضمیر منفصل: جو ایک مستقل کلمہ یعنی اسم ظاہر کی طرح مستقل ہو، جیسے: أَنَا (میں)۔

(۲) ضمیر متّصل: جو اپنے ماقبل کا جزء بن کر مستعمل ہو، جیسے: ضَرَبْتُ کی "ت"۔

ضمیر منفصِل: کی دو قسمیں ہیں: مرفوع منفصل، منصوب منفصل۔

(۱) ضمائر مرفوع منفصِل

❁❁	مذکرّ غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
واحد	هُوّ	هِیَ	اَنْتَ	اَنْتِ	اَنَا
تثنیہ	هُمَا	هُمَا	اَنْتُمَا	اَنْتُمَا	نَحْنُ
جمع	هُمْ	هُنّ	اَنْتُمْ	اَنْتُنّ	//

(۲) ضمائد منصوب منفصل

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
واحد	اِیَّاهُ	اِیَّاهَا	اِیَّاكَ	اِیَّاكِ	اِیَّایَ
تثنیہ	اِیَّاهُما	اِیَّاهُمَا	اِیَّا کُمَا	اِیَّا کُمَا	//
جمع	اِیَّاهُمْ	اِیَّاهُنَّ	اِیَّا کُمْ	اِیَّا کُنَّ	اِیَّانَا

ضمائر مرفوع متصل: ان کی دو قسمیں ہیں: بارز، مستتر۔

بارز (ظاہر) کو کہتے ہیں، وہ تعداد میں گیارہ ہیں: ا، ون، تَ، تِ، تُ، تُمَا، تُمْ، تُنَّ، نَا، ي۔

❁ **فائدہ**: " ي " مضارع، امر اور نہی کے واحد مؤنث مخاطب کے ساتھ خاص ہے۔ (تفصیل اِن کی سبق نمبر ۳ / اور ۷ / میں مذکور ہو چکی ہے)

مستتر: (پوشیدہ) کو کہتے ہیں، وہ لفظوں نہیں ہوتی بلکہ ذہن میں پائی جاتی

ہے، یہ ماضی کے دوصیغوں میں آتی ہے، جیسے: ضَرَبَ میں " هُوَ " اور ضَرَبَتْ میں " هِیَ " اور مضارع کے پانچ صیغوں میں، جیسے: یَضْرِبُ میں " هُوَ " اور تَضْرِبُ مؤنث غائب میں " هِیَ " اور تَضْرِبُ مذکر مخاطب میں " أَنْتَ " اور أَضْرِبُ میں " أَنَا " اور نَضْرِبُ میں " نَحْنُ "۔

❁

سبق: ۷٦

ضمائر منصوب متصل: یہ ضمیریں فعل کے ساتھ آتی ہیں[١] اور مفعول واقع ہوتی ہیں، جیسے: ضَرَبَهٗ (اُس کو مارا) میں " ہ "، ضمیرِ مفعول ہے۔ گردان یوں آئے گی:

غائب	مخاطب	متکلم	
ضربه	ضَربك	ضربَنِيْ	" ضربَنِيْ " اصل ضمیر کے لحاظ سے " ضَرَبِيْ " ہونا چاہیے تھا، مگر ماضی کا آخر مبنی بر فتح ہوتا ہے اس لیے فتح کی حفاظت واسطے " ن " " ی " کے ماقبل بڑھا دیا، اس کو **نون وقایہ** کہتے ہیں۔
ضربهما	ضربکُمَا	ضربنا	
ضربهم	ضربکم		
ضربها	ضربكِ		
ضَربهما	ضربکما		
ضربهنَّ	ضربکُنّ		

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ " ہ " ضمیر کا ضمّہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد اشباع ہو کر " واو " معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے، جیسے: ضَرَبَهٗ اور حرف ساکن کے بعد صرف ضمّہ کی آواز دیتا ہے، جیسے: اِضْرِبْهُ۔

ضمائر مجرور متصل: یہ ضمیریں حرف اور اسم کے ساتھ مستعمل ہوتی ہیں اور ان کی گردان مثلِ ضمیر منصوب متصل کے آتی ہے، ضمیر مجرود متصل بحرف میں

[١] عامل ناصب حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ بھی آتی ہیں۔

کہیں گے: لَـه، لَهُـمَـا، لَهُـمْ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ الخ اور ضمیر مجرود متصل باسم میں کہیں گے: کِتابُه، کِتبُهُمَا، کِتَابُهُمْ، کِتَابُهَا، کِتَابُهُمَا، کِتَابُهُنَّ الخ۔

تنبیہ: " ہ " ضمیر کا ضمہ حرفِ مفتوح و مضموم کے بعد مجرور متصل میں مثل منصوب متصل کے اشباع ہوکر " واو " معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے، جیسے: کِتَابُهٗ لیکن اگر اس کے ماقبل حرفِ مکسور ہوتو کسرہ اشباع ہوکر " ی " معروف کی مانند پڑھا جائے گا جیسے: بِهٖ اور اگر ماقبل " ی "ساکن ہوتو اس پر صرف کسرہ پڑھیں گے، جیسے: عَلَيْهِ، فِيْهِ۔

سبق: ۷۷

اسم اشارہ اور موصولہ کا بیان

اسم اشارہ کے واسطے یہ الفاظ مقرر ہیں:

❁❁	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذَا	ذَانِ، ذَيْنِ	أُلَآءِ (بالمد)، أُوْلٰی (بالقصر)
مؤنث	تَا، تِيْ، تِهْ، تِهِيْ، ذِيْ، ذِهْ، ذِهِيْ،	تَانِ، تَانَيْنِ	أُلَآءِ (بالمد)، أُوْلٰی (بالقصر)

ان ہی اسم اشارہ کے پہلے لفظ " ھَا " داخل ہوتا ہے اور اس سے مخاطب کو تنبیہ کرنی مقصود ہوتی ہے، وہ ہی **اسم اشارہ قریب** کہے جاتے ہیں:

مذکر کے واسطے	هٰذَا	هٰذَانِ– هٰذَيْنِ	هٰؤُلَاءِ
مؤنث کے واسطے	هٰذِهٖ	هَاتَانِ– هَاتَيْنِ	هٰؤُلَاءِ

ان کے آخر میں " ل–ك" یا صرف " ك" لگانے سے **اسم اشارہ بعید** بن جاتا ہے:

مذکر کے واسطے	ذَاكَ/ ذَالِكَ	ذَانِكَ– ذَيْنِكَ	أُولَائِكَ/ أُولَاكَ
مؤنث کے واسطے	تَاكَ/ تِلْكَ	تَانِكَ– تَيْنِكَ	أُولَائِكَ/ أُولَاكَ

فائدہ: اسمائے ذیل خاص کر اشارۂ مکان کے واسطے موضوع ہیں، اوران میں واحد، تثنیہ اور جمع کا کوئی امتیاز نہیں ہے، مگر قریب و بعید کا فرق ضرور ہے:

قریب کے واسطے	هُنَا، هٰهُنَا
بعید کے واسطے	هُنَاكَ، هُنَالِكَ، ثَمَّ، ثَمَّه

اسمائے موصولہ: کے واسطے یہ الفاظ مستعمل ہیں:

مذکر کے واسطے	اَلَّذِيْ	اَلَّذَانِ – اَلَّذَيْنِ	اَلَّذِيْنَ، اَلْاُولٰى
مؤنث کے واسطے	اَلَّتِيْ	اَللَّتَانِ – اَللَّتَيْنِ	اَللَّاتِيْ، اَللَّوَاتِيْ، اَللَّائِيْ، اَللَّاءِ

فائدہ: " مَنْ اور مَا " بھی اسم موصول ہیں، " مَنْ " اکثر ذوی العقول کے لیے اور " مَا " اکثر غیر ذوی العقول کے لے مستعمل ہوتا ہے۔
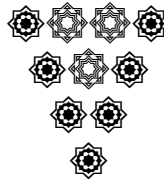
سبق: ۷۸، ۷۹

اسم عدد کا بیان

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں: عددِ ذات، عددِ وصف:

عددِ ذات: وہ ہے جو کسی شیء کے افراد کی مقدار پر دلالت کرے، جیسے: اثنان (دو)۔

عددِ وصف: وہ ہے جس سے ترتیبِ افراد کا فائدہ حاصل ہو، جیسے: ثانی (دوسرا)۔

اسمائے اعداد ذاتی تذکیر و تانیث کے لحاظ سے حسب ذیل مستعمل ہوتے ہیں۔

صورتِ عددی	اسم عدد مذکّر	اسم عدد مؤنّث	صورتِ عددی	اسم عدد مذکّر	اسم عدد مؤنّث
١	وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ	❁❁	❁❁	❁❁
١	اَحَدٌ	اِحْدٰی	١١	اَحْدَ عَشَرَ	اِحْدٰی عَشَرَةَ
٢	اِثْنَانِ	ثِنْتَانِ	١٢	اِثْنَاعَشَرَ	اِثْنَتَاعَشَرَةَ
٣	ثَلٰثَةٌ	ثَلٰثٌ	١٣	ثَلٰثَةَعَشَرَ	ثَلٰثَ عَشَرَةَ
٤	اَرْبَعَةٌ	اَرْبَعٌ	١٤	اَرْبَعَةَعَشَرَ	اَرْبَعَ عَشَرَةَ
٥	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ	١٥	خَمْسَةَعَشَرَ	خَمْسَ عَشَرَةَ
٦	سِتَّةٌ	سِتٌّ	١٦	سِتَّةَعَشَرَ	سِتَّ عَشَرَةَ
٧	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ	١٧	سَبْعَةَعَشَرَ	سَبْعَ عَشَرَةَ
٨	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٌ	١٨	ثَمَانِيَةَعَشَرَ	ثَمَانَ عَشَرَةَ
٩	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ	١٩	تِسْعَةَعَشَرَ	تِسعَ عَشَرَةَ
١٠	عَشَرَةٌ	عَشَرٌ			

قاعدہ: یادرکھنا چاہیےکی" وَاحِدٌ " اور" اِثْنَانِ " کی تذکیروتانیث مطابقِ قیاس ہے، " ثَلٰثٌ " سے" عَشَرٌ " تک کی خلاف قیاس یعنی مذکّر " ة " کے ساتھ اور مؤنّث بغیر " ة " کے اور ١١-١٢، ٢١-٢٢، ٣١-٣٢ وغیرہ بھی دونوں قیاس کے موافق ہیں۔

قاعدہ: ان کے علاوہ میں ٩٩ تک مذکّر میں پہلی جزء کے ساتھ " ة " آئے گی اور مؤنث میں دوسرے جزء کے ساتھ۔

قاعدہ: " عَشَرَات " یعنی دہائیوں میں مذکّر مؤنث برابر ہے، اوران کے واسطے یہ الفاظ مقرر ہیں: عِشْرُوْنَ، ثَلٰثُوْنَ، أَرْبَعُوْنَ، خَمْسُوْنَ، سِتُّوْنَ، سَبْعُوْنَ، ثَمَانُوْنَ، تِسْعُوْنَ۔

قاعدہ: جب اکائیاں اُن کے ساتھ ملائی جائیں تو" وَاحِدٌ " اور" اِثْنَانِ " تذکیروتانیث میں قیاس کے موافق ہوتے ہیں[١] اور" ثَلٰثٌ " سے " تِسْعٌ " تک

خلاف قیاس۔

قاعدہ: عشرات کے بعد سینکڑے اور ہزار کا درجہ ہے، سینکڑے کے لیے " مِـائَۃٌ " اور ہزار کے لیے " أَلْفٌ " مقرر ہے، اور اِن دونوں کے ترکیب دینے سے گنتی کا شمار دور تک پہنچتا ہے، مثلاً: مِأَۃُ اَلْفٍ (ایک ہزار)، اَلْفُ اَلْفٍ (دس لاکھ) وغیرہ۔

قاعدہ: بولتے وقت " آحَـاد " (اکائی) کو پہلے بولیں گے، پھر " عَشـرَات " (دہائیوں) کو پھر " مِأَت " (سینکڑا) کو، اور " اُلُوْف " (ہزار) سب سے پیچھے آئے گا اور ہر درجہ کے بعد " واو " عاطفہ بڑھائی جائے گی، جیسے: ھٰـذِہِ السَّنَۃُ: سَنَۃُ اَرْبَعَ عَشَرَۃَ و ثلٰث مِئَۃٍ واَلْفٍ مِنَ الھجرۃ (۱۳۱۴ھ ہجری)۔

اسمائے اعداد وصفی: پہلے عدد (ایک) کے سوا " فَـاعِلٌ " کے وزن پر آتے ہیں اور ان کی تذکیر و تانیث قیاس کے موافق ہوتی ہے، یہ صیغے اسمائے اعدادِ ذاتی سے اس طرح آتے ہیں:

مذکر کے واسطے	مؤنث کے واسطے		مذکر کے واسطے	مؤنث کے واسطے
أَوَّلُ	أُوْلٰی	۞	سَادِسٌ	سَادِسَۃٌ
ثَانٍ	ثَانِیَۃٌ	۞	سَابِعٌ	سَابِعَۃٌ
ثَالِثٌ	ثَالِثَۃٌ	۞	ثَامِنٌ	ثَامِنَۃٌ
رَابِعٌ	رَابِعَۃٌ	۞	تَاسِعٌ	تَاسِعَۃٌ
خَامِسٌ	خَامِسَۃٌ	۞	عَاشِرٌ	عَاشِرَۃٌ

اس کے آگے " حَـادِیْ عَشَـرَ، حَادِیَۃَ عَشَرَ (گیارہوا)، ثَـانِيْ عَشَرَ، ثَانِیَۃَ عَشَرَ (بارہوا)" وغیرہ اسی ترتیب سے کہیں گے۔

اعداد کسری: کسور نصف کے سوا " تہائی سے دسویں " حصے تک " فُـعُلٌ " کے

[1] یعنی ۱۱-۱۲، ۲۱-۲۲، ۳۱-۳۲، ۴۱-۴۲، ۵۱-۵۲، ۶۱-۶۲، ۷۱-۷۲، ۸۱-۸۲، ۹۱-۹۲ میں بھی دونوں قیاس کے موافق ہیں۔

وزن پر آتے ہیں، اور ان میں تذکیر و تانیث کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا۔ شمار کی یہ صورت ہے:

نِصْفٌ	ثُلُثٌ	رُبُعٌ	خُمُسٌ	سُدُسٌ	سُبُعٌ	ثُمُنٌ	تُسُعٌ	عُشُرٌ
۱/۲	۱/۳	۱/۴	۱/۵	۱/۶	۱/۷	۱/۸	۱/۹	۱/۱۰

عُشُرٌ کے بعد ترکیبی لفظوں سے کسور کی تعبیر ہوتی ہے، جیسے: جُزْءٌ مِنْ أَحَدَ عَشَرَ (۱/۱۱) وغیرہ۔

❁

حروف کا بیان

حروف کی دو قسمیں ہیں: حروفِ عاملہ، حروف غیر عاملہ:

حروفِ عاملہ: کلمے یا جملے پر داخل ہوکر اس میں عمل کرتے ہیں اور حروف غیر عاملہ کچھ عمل نہیں کرتے، حروف عاملہ کی کئی قسمیں ہیں، ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) **حروف الجر**: تعداد میں سترہ ہیں۔ اسم پر داخل ہوکر اُسے جر دیتے ہیں، وہ یہ ہیں:

بَا وُ تَا وُ کَافُ و لَامُ و وَاوُ و مُنْذُ، مُذْ، خَلَا
رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلٰی، حَتّٰی، إِلٰی

ان کی امثلہ پر غور کرو:

۱	مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کے پاس سے گزرا)	۲	تَاللّٰهِ لَأَقْتُلَنَّ زَيْداً (خدا کی قسم میں زید کو ضرور قتل کروں گا)
۳	زَيْدٌ كَالْأَسَدِ (زید شیر کی مانند ہے)	۴	اَلْمَالُ لِزَيْدٍ (یہ مال زید کا ہے)
۵	وَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْداً (خدا کی قسم میں زید کو ماروں گا)	۶	مَارَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اُس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)
۷	مَارَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ (میں نے اُسے جمعرات کے دن سے نہیں سیکھا)	۸	رَأَيْتُ الْقَوْمَ خَلَا زَيْدٍ (میں نے سب قوم کو زید کے سوا دیکھا)
۹	رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهُ (میں نے کئی بزرگ آدمیوں سے ملاقات کی)	۱۰	جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ (تمام قوم زید کے سوا آئی)

١١	خَـرَجْـتُ مِـنَ الدَّارِ (میں گھر سے باہر نکلا)	١٢	مَـرَرْتُ بِـالْقَوْمِ عَدَا زَيْدٍ (میں زید کے سوا تمام قوم کے پاس سے گزرا)
١٣	زَيْدٌ فِی الدَّارِ (زید گھر میں ہے)	١٤	رَمَيْـتُ الْسَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے تیر کمان سے چلایا)
١٥	زَيْدٌ عَلٰی السَّطْحِ (زید چھت پر ہے)	١٦	ذَهَبْتُ اِلیٰ زَيْدٍ (میں زید کے پاس گیا)
١٧	أَكَلْتُ الْسَّمَكَةَ حَتّٰی رَأْسِهَا (میں نے مچھلی کو مع سر کے کھالیا)۔		

فائدہ: "عَدا اور خَلَا" کے پہلے جب لفظ "مَا" آئے تو دونوں اسم کو نصب دیتے ہیں، جیسے: جَـاءَ الرَّهْطُ مَاعَدَازَيْدً (تمام گروہ زید کے سوا آیا)، قَدِمَ الْقَافِلَةُ مَاخَلَا بَكْراً (تمام قافلہ بکر کے سوا آیا)۔

(۲)**حروف مشبہ بالفعل**: تعداد میں چھ ہیں، جملے پر داخل ہوکر اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع، وہ یہ ہیں:

إِنَّ با أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ	❁	ناصب اسم اندو رافع در خبر ضدِ "مَا و لَا"

امثلہ پر غور کرو

١	إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)	٢	سَمِعْتُ أَنَّ زَيْداً ذَاهِبٌ (میں نے سُنا کہ زید جانے والا ہے)
٣	كَاَنَّ زَيْداً اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)	٤	لَيْتَ الْشَّبَابَ يَعُوْدُ (کاش جوانی واپس آتی)
٥	قَـامَ زَيْـدٌ لٰـكِـنَّ عَمْرواً جَالِـسٌ (زید کھڑا ہے مگر عمر بیٹھا ہے)	٦	لَـعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بِعْدَ ذٰلِكَ اَمْراً (شاید اللہ اس کے بعد کوئی اور حکم بھیجے)

(۳)**حروف الندا**: تعداد میں پانچ میں ہیں: يَا، اَيَا، هَيَا، اَیْ، أَ۔

فائدہ: "يَـا" عام ہے: قریب و بعید دونوں کے واسطے مستعمل ہوتا ہے، "اَيَـا، هَيَا" بعید کے واسطے، "أَیْ، أَ"، قریب کے واسطے۔

قاعدہ: منادی مفرد معرفہ ان کے بعد مضموم ہوتا ہے اور مضاف یا مشابِ مضاف منصوب، جیسے: يَااَللّٰهُ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(٤)**حروف الشرط**: تعداد میں چار ہیں: إِنْ، لَوْ، لَوْلَا، أَمَّا۔

❁❁❁ امثلہ پر غور کرو

۱	إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ (اگرتم خدا کی مدد کروتو تمہاری مدد کرے گا)۔	۲	لَوْجَاءَنِیْ زَیْدٌ لَاَکْرَمْتُهٗ (اگرزیس میرے پاس آتا تو میں کی عزت کرتا)
۳	لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (اگرحضرت علیؓ نہ ہوتے تو عمرؓ تباہ ہوجاتے)	۴	جَآءَ أَخَوَاكُمَا أَمَّا زَيْدٌ فَأَكْرَمْتُهٗ وَأَمَّا عَمْرٌو فَأَهَنْتُهٗ (تیری دونو بھائی آئے: زید کی تو میں نے عزت کی اور عمرو کی ذلت کی)

(۵) **حروف نواصب المضارع**: تعداد میں چار ہیں، فعل مضارع پر داخل ہوکر اُس کونصب دیتے ہیں، وہ یہ ہیں:

أَنْ و لَنْ پس كَیْ، إِذَنْ این چار حرف معتبر	نصبِ مستقبل کنند این جملہ سائم اقتضاء

نوٹ: ان کا بیان مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے۔

(٦) **حروف جوازم المضارع**: تعداد میں پانچ ہیں، فعل مضارع پر داخل ہوکر جزم دیتے ہیں وہ یہ ہیں۔

إِنْ و لَمْ و لَمَّا ولَامِ امرو لاءِ نہی نیز	پنج حرف ایں جازِم فعل اند ہریک بے دغا

نوٹ: ان کا بیان مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے۔

(۷) **حروف النفی**: تعداد میں دو ہیں: مَا اور لَا، یہ جملے پر داخل ہوکر اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کونصب، جیسے: مَازَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے)، لَارَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ (تجھ سے بہتر کوئی نہیں)۔

سبق: ۸۱

حروف غیر عاملہ کا بیان

(۱) **حروف عطف**: تعداد میں دس ہیں: واو، فاء، ثمّ، حتّٰی، أَوْ، إِمَّا، أَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِن۔

١	جَآءَ زَيْدٌ وَ عَمْرٌو (زیداورعمروآئے)	٢	قَامَ رَشِيْدٌ فَمَأْمُوْنٌ (رشید کھڑا ہوا پھر مامون)
٣	أَتٰـى بَـكْرٌ ثُمَّ أَخُوْهُ (بکرآیا پھراُس کا بھائی)	٤	قَـدِمَ الْـقَـوْمُ حتّـٰـى رَئِيْسُهُمْ (لوگ آئے یہاں تک کہ اُن کا سردار بھی)
٥	هٰـذَا إِمَّـا حَجَرٌ وَإِمَّا شَجَرٌ (یہ پتھر ہے یادرخت)	٦	هٰـذَاإِنْسَـانٌ أَوْحَيَـوَانٌ (یہ انسان ہے یا حیوان)
٧	أَ زَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو	٨	جاءَ زَيْدٌلَابَكْرٌ (زیدآیا بکرنہیں)
٩	قَدِمَ زَيْدٌ بَلْ بَكْرٌ (زیدآیا بلکہ بکر)	١٠	مَاقَامَ زَيْدٌ لٰكِنْ عَمْرٌو (زیدنہیں کھڑا ہوا مگر عمرو)

(٢)**حروف التنبيه**: تین ہیں: أَلَا، أَمَا، هَا۔

١	هَا زَيْدٌ قَائِمٌ (دیکھو!! زید کھڑا ہے)	٢	أَمَا لَا تَفْعَلُ (خبردار!! تم مت کرو)
٣	أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (خبردار تحقیق وہ لوگ مفسد ہیں)		

(٣)**حروف الايجاب**: پانچ ہیں: نَعَمْ، بَلىٰ، إِىْ، أَجَلْ، جَيْرِ، إِنَّ۔

نَـعَمْ: ثبوتِ ماسبق کے واسطے آتا ہے، مثلاً: " جَاءَ زَيْدٌ " کے جواب میں کہا جائے: نَعَمْ یعنی جاءَ زَيْدٌ۔

بَـلىٰ: اثباتِ نفی کے واسطے آتا ہے، جیسے: " أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ " کے جواب میں کہا جائے: بَلىٰ یعنی أَنْتَ رَبُّنَا۔

إِىْ: کا استعمال قسم کے ساتھ ہوا کرتا ہے، جیسے: أَ جَـاءَ زَيْدٌ؟ کے جواب میں کہا جائے: إِىْ وَاللّٰهِ۔

(٤)**حروف التفسير**: دو ہیں: أَىْ، أَنْ۔

هُوَمَكِيٌّ أَىْ: مَنْسُوْبٌ إِلىٰ مَكَّةَ۔

نَادَيْنٰهُ أَنْ: يَّآ اِبْرَاهِيْمُ (ہم اُسے پکارا کہ اے ابراہیمؑ)۔

(٥)**حروف الردع**: صرف ایک لفظ: " كَلَّا " ہے، جیسے: يَقـول ربـي اهانن كَلَّا۔

(٦)**حروف الاستفهام**: دو ہیں: أَ، هَلْ، جیسے: أَجَائَكَ زَيْدٌ؟ (کیا زید

تیرے پاس آیا؟)، هَلْ عِنْدَكَ دِرْهَمٌ؟ (کیا تیرے پاس درہم ہے؟)، ان کے سوا بعض اور کلمات استفہام کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں، جیسے: مَنْ، مَا، مَاذَا، أَيٌّ، مَتٰى، أَيَّانَ، أَنّٰى، أَيْنَ۔ امثلہ ان کی یہ ہیں:

۱	مَنْ فِي الدَّارِ (گھر میں کون ہے)	۲	مَاتَفْعَلُ (تو کیا کرتا ہے)
۳	مَاذَا يَقُوْلُ هٰذَالرَّجُلُ (یہ شخص کہیا کہتا ہے)	۴	أَيُّ الْبِلَادِاَحْسَنُ (کونسا شہرا چھا ہے)
۵	مَتٰى تَذهَبُ (تو کب جائے گا)	۶	أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ (قیامت کب ہوگی)
۷	أَنّٰى لَكِ هٰذَا(یہ تیرے پاس کہاں سے آیا)	۸	أَيْنَ تَمْشِيْ (تو کدھر جائے گا)

(۷) **حروف التحضيض و التوبيخ**: تین ہیں: هَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا۔

جب یہ حروف ماضی پر آتے ہیں تو توبیخ کا فائدہ دیتے ہیں، جیسے: هَلَّاأَكْرَمْتَ زَيْداً وَقَدْ كَانَ ضَيْفَكَ؟! (تونے زید کی تعظیم کیوں نہیں کی حالانکہ وہ تیرا مہمان تھا؟!)، اور جب مستقبل پر آتے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں، جیسے: هَلَّا تَقْرَأُ فَتكُوْنَ عَالِماً (تو کیوں نہیں پڑھتا تا کہ عالم ہو جائے)۔

(۷) **حروف مصدريه**: دو ہیں: مَا، أَنْ، جیسے: أَعْجَبَنِيْ أَنْ تَضرِبَ زَيْداً، أَيْ: ضَرْبُكَ۔

(۹) **حروف توقع**: " قَدْ " ہے، ماضی کے پہلے تحقیق کے معنی اور مضارع کے پہلے تقلیل کے معنی دیتا ہے، جیسے: قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (تحقیق نماز کھڑی ہوئی)، اَلْجَوَّادُ قَدْ يَقْتُرُ (سخی کبھی کنجوسی کرتا ہے)۔

(۱۰) **حروف التاكيد**: نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ اور لامِ مفتوح ہیں۔

نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ صرف مضارع کے ساتھ خاص ہے، جیسے: ﴿لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْناً مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ﴾ اور لامِ مفتوح فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے، جیسے: ﴿لَوْكَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ (اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا کئی خدا ہوتے تو یہ دونوں بالضرور تباہ ہو جاتے)، إِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)۔

تمت بالخير

قواعدِ تعلیل

قاعدہ:۱ (قاعدۂ یَعِدُ): جو" واوْ " علامت مضارع مفتوح اور" کسرۂ عین" کے درمیان واقع ہو حذف ہوجاتا ہے، جیسے: یَعِدُ؛ (کہ اصل میں " یَوْعِدُ " تھا)۔

فائدہ: یَهَبُ اور یَضَعُ سے " واو" اس واسطے گرا کہ " عین کلمہ" ان کا بھی دراصل " مکسور" تھا، مگر عین اور لام کلمہ کے حرف حلقی ہونے کے باعث ان کو بابِ فَتَحَ یَفْتَحُ میں لائے اور " کسرۂ عین" کو " فتحہ" سے بدلا گیا ہے۔

قاعدہ:۲ (قاعدۂ عِدَةٌ): جو مصدر مثال " واوی" سے " فِعْلٌ " کے وزن پر ہو اور اس کے مضارع سے " واو" حذف ہو چکا ہو اس " واو" کو مصدر سے حذف کرتے ہیں اور اس کے عوض آخر میں " ة " بڑھاتے ہیں، جیسے: عِدَةٌ کہ اصل میں " وِعْدٌ" تھا۔

قاعدہ:۳ (قاعدۂ مِیْزَانٌ): جو" واو" کہ ساکن غیر مدغم ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو وہ " یاء" سے بدل جاتا ہے، جیسے: مِیْزَانٌ [صیغہ اسم آلہ]، اِیْجَلْ [صیغۂ امر] کہ اصل میں " مِوْزَانٌ، اِوْجَلْ " تھا۔

قاعدہ:٤ (قاعدۂ یُوْسِرُ): جو" یاء " ساکن غیر مدغم اور اس کا ماقبل مضموم ہو وہ " واو " سے بدل جاتی ہے، جیسے: مُوْقِنٌ [صیغہ اسم فاعل]، یُوْسِرُ [صیغۂ مضارع] کہ اصل میں " مُیْقِنٌ، یُیْسِرُ " تھا۔

تنبیہ: جو صفت " فُعْلٰی " کے وزن پر یا " أَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ " کی جمع " فُعْلٌ " کے وزن پر ہو اور عین کلمہ " ی " ہو تو " ضمۂ" ماقبلِ " ی" کو " کسرہ" سے بدلیں گے، جیسے: حُیْکٰی سے حِیْکٰی، بُیْضٌ سے بِیْضٌ، [أَبْیَضُ، بَیْضَاءُ کی جمع ہے]۔

قاعدہ:۵ (قاعدۂ اِتَّقَدَ): جو" واو " یا " ی" کہ باب افتعال کے فاء کلمہ میں واقع ہو اور " ہمزہ" کے عوض میں نہ ہو تو اس کو " ت " سے وجوباً بدلتے ہیں اور " ت" کا " ت" میں ادغام کرتے ہیں، جیسے: اِتَّقَدَ، و اِتَّسَرَ کہ اصل میں " اِوْتَقَدَ و اِیْتَسَرَ " تھا۔

قاعدہ:٦ (قاعدۂ أُجُوْهٌ): جو" واو" فاء کلمہ یا عین کلمہ میں مضموم ہو اس کا " ہمزہ " سے بدلنا جائز ہے، جیسے: أُجُوْهٌ، أَدْؤُرٌ ؛ [کہ اصل میں " وُجُوْهٌ، أَدْوُرٌ" تھا، پہلا " وَجْهٌ " کی اور دوسرا " دَارٌ " کی جمع ہے]۔

فائدہ: بعض صرفی " واو " مکسور کو بھی جو فاء کلمہ میں واقع ہو " ہمزہ " سے بدل لیتے

ہیں، جیسے: إِشَاحٌ، إِسَادَةٌ ؛[کہ اصل میں " وِشَاحٌ" (بمعنی گلے کا ہار)، " وِسَادَةٌ " (بمعنی تکیہ) تھا]۔ اور "واو" مفتوحہ کا " ہمزہ " سے بدلنا شاذ ہے، جیسے: أَحَدٌ، أَنَاةٌ؛ (کہ اصل میں " وَحدٌ، وَنَاةٌ "(بمعنی سست عورت) تھا)۔

قاعدہ:۷ (قاعدۂ أَوَاصِلُ): اگر دو " واو " اول کلمہ میں واقع ہوں اور ❁ دونوں متحرک ہوں تو پہلا "واو" وجوباً " ہمزہ" ہو جاتا ہے، جیسے: أَوَاصِلُ، أُوَيْصِلٌ ؛ کہ اصل میں " وَوَاصِلُ، وُوَيْصِلٌ " تھا، [پہلا " واصِلَةٌ " کی جمع ہے، اور دوسرا " واصِلٌ " کی تصغیر ہے]۔
❁ اگر دوسرا "واو" ساکن ہو تو پہلے کو " ہمزہ " سے بدلنا جائز ہے، جیسے: أُوْرِیَ: (کہ اصل میں " وُوْرِیَ " تھا۔

تنبیہ: " أُوْلٰی " میں جو اصل میں " وُوْلٰی " تھا؛ " أُوَلٌ " کی موافقت کے لحاظ سے "واو " وجوباً " ہمزہ " ہوا ہے۔

قاعدہ:۸ (قاعدۂ قالَ، باعَ): جو " واو" اور " ی" متحرک اور اس کا ماقبل مفتوح ہو وہ "واو اور یاء" ؛ " الف " سے بدل جائے گی۔

فائدہ: اس قاعدہ میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے:

(۱) "واو، یاء "؛ " ف " کلمہ میں نہ ہو، جیسے: تَوَسَّطَ، تَیَقَّظَ۔
(۲) عین کلمہ ناقص کا یا بصورتِ ناقص کا نہ ہو، جیسے: طَوٰی، إِرْعَوٰی۔
(۳) الف تثنیہ کے پہلے نہ ہو، جیسے: دَعَوَا، رَمَیَا۔
(۴) مدہ زائدہ کے پہلے نہ ہو، جیسے: طَوِیْلٌ، غَیُوْرٌ۔
(۵) یائے مشدد اور نون تاکید کے پہلے نہ ہو، جیسے: عَلَوِیٌّ، اِخْشَیَنَّ۔
(٦) وہ کلمہ اس کلمہ کے ہم معنی نہ ہو جس میں تعلیل کا قاعدہ مفقود ہے، جیسے: عَوِرَ بمعنی اِعْوَرَّ، اِجْتَوَرَ بمعنی تَجاوَرَ۔ [ان دونوں میں "واو " کا ماقبل ساکن مانع تعلیل ہے]
(۷) فَعَلَانٌ ، فَعَلٰی ، فَعَلَةٌ کے وزن پر نہ ہو، جیسے: دَوَرَانٌ، حَیَدٰی، حَوَکَةٌ۔

قاعدہ:۹ (قاعدۂ قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ): جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ "واو و یاء " بسبب اجتماعِ ساکنین گر جائے اور ❁ وہ کلمہ "یائی" یا "ماضی مکسور العین" ہو تو فاء کلمہ کو "کسرہ " دیا جائے گا، اور ❁ اگر " یائی" یا "مکسور العین " نہ ہو تو " ضمہ " دیا جائے گا۔

قاعدہ:۱۰ (قاعدۂ قِیلَ، بِیْعَ، خِیْفَ): جو " واو "، " ی " ماضی مجہول کے عین کلمہ میں مکسور ہو اور ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو تو اس کا " کسرہ " بعدِ ازالۂ حرکتِ ما

قبل، ماقبل کو دیں گے، اگر ❁ وہ "واو" ہے تو " ی" سے بدل جائے گی، اور ❁ " ی " ہے تو قائم رہے گی۔

قاعدہ: ۱۱ (قاعدۂ یَقُوْلُ، یَبِیْعُ): جو" واو اور یاء " متحرک حرف صحیح ساکن کے بعد واقع ہو تو اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی جائے گی: ❁ اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو " واو اور یاء " کو " الف" سے بدل دیں گے، جیسے: یَخَاف، یُقَالُ، یُبَاعُ۔ ❁ اگر وہ حرکت ضمہ یا کسرہ ہو اور ضمہ " واو " سے اور کسرہ " ی " سے نقل کیا گیا ہو تو وہ دونوں اپنی حالت پر رہیں گے، جیسے: یَقُوْلُ، یَبِیْعُ۔ ❁ اور اگر ضمہ " ی " سے اور کسرہ " واو " سے نقل کیا گیا ہو تو وہ اس حرکت کے موافق حرف سے بدل جائیں گے، جیسے: یُقِیْمُ اصل میں یُقْوِمُ تھا۔

فائدہ: اس قاعدہ میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے:

(۱) " واو اور یاء " فعل، مصدر یا مشتق کے عین کلمہ میں واقع ہوں۔

(۲) ان کے ماقبل حرف لین زائد نہ ہو، جیسے: بَوْیِعٌ، سَیِّدٌ۔

(۳) وہ کلمہ ملحق نہ ہو، جیسے: اِجْوَنْدَدَ۔ [ملحق بـ اِحْرَنْجَمَ ہے]۔

(۴) وہ کلمہ ناقص نہ ہو، جیسے: یَقْوٰی، یَحْیٰی۔

(۵) وہ کلمہ باب افعلال اور افعیلال سے نہ ہو، جیسے: اِعْوَرَّ، اِسْوَادَّ۔

(٦) وہ کلمہ صیغۂ تعجب: مَا أَفْعَلَهُ، أَفْعِلْ بِهِ اور اسم آلہ: مِفْعَلٌ، مِفْعَلَةٌ، مِفْعَالٌ، اور اسم تفضیل: أَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو، جیسے: مَا أَقْوَلَهُ، أَقْوِلْ بِهِ، مِقْوَلٌ، مِقْوَلَةٌ، مِقْوَالٌ، أَقْوَلُ۔

قاعدہ: ۱۲ جو حرف علت کہ حالتِ جزم میں اجتماع ساکنین سے حذف ہو گیا ہو جب لام کلمہ بسبب اتصال ضمیر یا نون تاکید کے متحرک ہو جائے تو حرف علت اپنی جگہ واپس آجائے گا، جیسے: " لَمْ یَقُلْ اور قُلْ " میں لام کلمہ کے ساتھ " الف" ضمیر کا اور نون تاکید کا متصل ہوا تو " لَمْ یَقُوْلَا" بن گیا۔

قاعدہ: ۱۳ جو" واو اور یاء" مکسور اسم فاعل کے عین کلمہ کی جگہ الفِ زائد کے بعد واقع ہو اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو یا اس کا فعل مستعمل نہ ہو تو وہ" ہمزہ" سے بدل جاتی ہیں۔

قاعدہ: ۱٤ (قاعدۂ دُعِیَ، رَضِیَ): جو" واو" کسرہ کے بعد طرفِ کلمہ میں واقع ہو وہ" ی" ہو جاتا ہے، جیسے: رَضِيَ اصل میں رَضِوَ تھا۔

قاعدہ: ۱۵ (قاعدۂ دُعُوْا، رَضُوْا): جب لام کلمہ میں حرف علت مضموم اور اس کا ماقبل مکسور ہو اور اس کے بعد " واو" ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں، پھر اجتماع ساکنین

ہوتو گرادیتے ہیں، جیسے:رَضِوُوْا سے رَضُوْا، اگر" واو"نہ ہوتو حرکت حذف کردیتے ہیں، جیسے:یَرْمِيُ سے یَرْمِيْ۔

قاعدہ :١٦ (قاعدۂ یَدْعُوْ): جوحرف علّت لام کلمے میں مضموم ہواوراس کا ماقبل بھی مضموم ہوتو اس کی حرکت حذف کرتے ہیں، جیسے:یَدْعُوُ سے یدعُوْ، پھر اجتماعِ ساکنین ہوتو اس کوگرادیتے ہیں، جیسے:یَدْعُوُوْنَ سے یدعُوْنَ۔

قاعدہ:١٧ (قاعدۂ تَدْعِیْنَ " واحد مؤنث حاضر"): جوحرف علّت لام کلمے میں مکسور ہواوراس کا ماقبل مکسور نہ ہوتو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں، بشرطیکہ اس کے بعد " ی" ہو، جیسے:تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ ۔ ورنہ حذف کرتے ہیں[٢] پھر اجتماعِ ساکنین ہوتو اس کو گرادیتے ہیں۔

قاعدہ:١٨ (قاعدۂ تَرْمِیْنَ" واحد مؤنث حاضر"): جوحرف علّت لام کلمے میں مکسور اوراس کا ماقبل بھی مکسور ہوتو اس کی حرکت کو حذف کرتے ہیں، پھر اجتماعِ ساکنین ہوتو اس کوگرادیتے ہیں، جیسے:تَرْمِیِیْنَ سے تَرْمِیْنَ

قاعدہ:١٩ (قاعدۂ یُدْعیٰ، یَرْضٰی): جو" واو "کلمے میں تیسری جگہ ہوجب اس سے زیادہ ہوجائے اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہوتو وہ" واو" " ی"ہوجاتی ہے، جیسے: یَرْضَوُ سے یَرْضٰی۔

قاعدہ:٢٠ (قاعدۂ مَدْعُوٌّ): جب دو" واو"ایک کلمہ میں جمع ہوں اوراول ساکن ہوتو اُس کو دوسرے میں ادغام کردیتے ہیں، جیسے: مَدْعُوْوٌ سے مَدْعُوٌّ۔

قاعدہ:٢١ (قاعدۂ سَیِّدٌ/مَرْمِیٌّ): جب" واو" اور" ی"ایک کلمہ میں جمع ہوں اوّل ان میں سے ساکن ہوتو" واو"کو" ی" سے بدل کر ادغام کرتے ہیں اوراگر ماقبل مضموم ہوتو ضمہ کوکسرہ سے بدلتے ہیں، جیسے: سَیْوِدٌ سے سَیِّدٌ۔

قاعدہ:٢٢ فَعْلٰی اسمی کے لام کلمہ کی جگہ "یَ" ہوتو" واو"ہوجاتا ہے، جیسے:فَتْوٰی و تَقْوٰی کہ اصل میں فَتْیَا اور تَقْیَا تھا۔

تنبیہ: مگر فَعْلٰی وصفی میں "ی" قائم رہتی ہے، جیسے: صَدْیَا (پیاسی عورت)، مؤنثِ" صَدْیَانُ "صفتِ مشبہ ہے۔

قاعدہ:٢٣ فُعْلٰی اسمی کے لام کلمہ کی جگہ "واو" ہوتو" ی "ہوجاتی ہے، جیسے:دُنْیَا ، عُلْیَا کہ اصل میں دُنْوٰی اور عُلْوٰی تھا۔

تنبیہ: مگر فُعْلٰی وصفی میں " واو " قائم رہتا ہے، جیسے: غُزْوٰی (بہت زیادہ حملہ کرنے والی عورت)، مؤنثِ " أَغْزٰی " اسم تفضیل ہے۔

قاعدہ: ۲۴ جو "واو"، " ی " اسم کے آخر میں الف زائد کے بعد ہو تو " ہمزہ" ہوجاتی ہے بشرطیکہ اس کے آخر میں " تائے " تانیث لازم نہ ہو، جیسے: " دُعَاءٌ، بِنَاءٌ " کہ اصل میں " دُعَاوٌ اور بِنَایٌ " تھا، برخلاف " عَدَاوَۃٌ اور ھِدَایَۃٌ " کے۔

قاعدہ: ۲۵ جو "واو"، " ی "اسم کے آخر میں ضمۂ اصلی کے بعدہ اور " ہمزہ " سے بدلا ہوا نہ ہو تو ضمۂ ماقبل کسرہ سے بدل جاتا ہے اور " واو " برعایتِ کسرۂ ماقبل " ی " ہوجاتی ہے، جیسے: أَدْلٍ، تَقَلْسٍ کہ اصل میں أَدْلُوٌ اور تَقَلْسُیٌ تھا۔

قواعدِ ادغام

قاعدہ: ۱ جب دو حرف متحد المخرج یا قریب المخرج جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کرنا چاہیے، جیسے: مَدَدَ سے " مدَّ " ہوا۔

قاعدہ: ۲ جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں: ❁ اگر ماقبل ان کا حرف صحیح ساکن ہوں تو پہلے حرف کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیں اور دوسرے میں ادغام کریں، جیسے: یَمْدُدُ سے یَمُدُّ اور یَوْدَدُ سے یَوَدُّ ہوا، اور ❁ اگر ان کا ماقبل حرف متحرک یا لین زائد ہو تو پہلے حرف کی حرکت کو حذف کردیتے ہیں، جیسے: حَابَبَ سے حَابَّ اور حُوْبِبَ سے حُوْبَّ ہوا۔

شرائط ادغام:

(۱) اعلال مزاحم نہ ہو جیسے: اِرْعَوٰی۔ (رکنا، باز آنا، بابِ افعلال سے)

(۲) اسم متحرک العین جس میں ادغام کرنے سے التباس لازم آئے نہ ہو جیسے: سَبَبٌ، سُرُرٌ۔

(۳) پہلا حرف ہمزہ اور الف سے بدل نہ ہو جیسے: اُوْوِيَ (اِیْوَاءٌ سے) اور قُوْوِلَ (مُقَاوَلَۃٌ سے)

(۴) حرف اول مشدد نہ ہو جیسے: حَبَّبَ (تَحْبِیْبٌ سے)۔

(۵) پہلا حرف متحرک اور دوسرا الحاق کے واسطے نہ ہو جیسے: جَلْبَبَ۔

قاعدہ: ۳ جس جگہ دو حرف ایک جنس کے جمع ہوں اور ان میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور دوسرے کا سکون اگر لازم ہو تو ادغام ممتنع ہے، جیسے: مَدَدْنَ اور اگر سکون جزمی یا وقفی ہو تو ادغام بہ نقل حرکت اور فک ادغام دونوں جائز ہیں، بحالت ادغام دوسرے حرف کو فتحہ یا

کسرہ دیتے ہیں اور اگر ماقبل مضموم ہو تو اس کی موافقت کے لیے ضمہ بھی جائز ہے۔

قاعدہ: ٤ جس جگہ دو حرف ہم جنس جمع ہوں، پہلا ساکن غیر مدہ اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں، جیسے: مَدٌّ، صَرَّفَ کہ **اصل میں** مَدْدٌ، صَرْرَفَ تھا۔

ایسا ہی اگر دو حرف قریب المخرج جمع ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے سے بدل کر ادغام کرتے ہیں، جیسے: عَبَدتُّمْ۔

''تاء'' افتعال کے احکام:

قاعدہ: اگر فاء کلمہ افتعال کا: د، ذ، ز ہو تو تائے افتعال ''دال'' سے بدل جاتی ہے، جیسے: اِدِّعَاءٌ، اِدِّخَارٌ، اِزْدِحَامٌ کہ **اصل میں** اِدْتِعَاءٌ، اِذْتِخَارٌ، اِزْتِحَامٌ تھا۔

قاعدہ: اگر فاء کلمہ افتعال کا: ص، ض، ط، ظ ہو تو ''تاء'' ''طاء'' ہو جاتی ہے، جیسے: اِصْطِلَاحٌ، اِضْطِرَابٌ، اِطِّلَاعٌ، اِظْطِلَامٌ کہ **اصل میں** اِصْتِلَاحٌ، اِضْتِرَابٌ، اِطْتِلَاعٌ، اِظْتِلَامٌ تھا۔

''تاء'' تفعّل اور تفاعل کے احکام:

قاعدہ: جب تفعّل اور تفاعل کا ''فاء'' کلمہ منجملہ بارہ حروف: ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ کے ہوں تو جائز ہے کہ ''تاء'' تفعّل اور تفاعل کو ''فاء'' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کریں، اس صورت میں مصدر اور ماضی اور امر کے پہلے ''ھمزۂ وصل'' آئے گا، جیسے: اِطَّهَّرَ، يَطَّهَّرُ، اِطَّهُّراً، اِثَّاقَلَ، يَثَّاقَلُ، اِثَّاقُلاً۔

قواعدِ تخفیف

قاعدہ: ۱ (قاعدۂ رَأْسٌ/بُؤْسٌ/ذِئْبٌ): اگر ہمزہ ساکن اور ماقبل اس کا متحرک ہو تو ہمزہ کو ہمزہ کے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، [یعنی فتحہ کے بعد الف سے اور ضمہ کے بعد واو سے اور کسرہ کے بعد یاء سے]، جیسے: رَاسٌ، بُوْسٌ، ذِيْبٌ کہ اصل میں رَأْسٌ، بُؤْسٌ، ذِئْبٌ تھا۔

قاعدہ: ۲ اگر ہمزہ مفتوح اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ بعدِ ضمّہ ''واو'' سے اور بعدِ کسرہ ''یاء'' سے جوازاً بدل جاتا ہے، جیسے: جُوَنٌ، مِيَرٌ کہ اصل میں جُؤَنٌ، مِئَرٌ تھا۔

قاعدہ: ۳ (قاعدۂ مَقْرُوٌّ/خَطِيَّةٌ/اُفَيِّسٌ): اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اُس کا ''واو'' یا ''یاء'' ساکن زائد غیر الحاقی اسی کلمہ میں ہو تو ہمزہ کو جنسِ ماقبل سے بدلنا جائز ہے اور بعدِ ابدال

ادغام واجب ہے، جیسے: مَقْرُوٌّ، خَطِیَّۃٌ، اُفَیِّسٌ کہ اصل میں مَقْرُوْءٌ، خَطِیْئَۃٌ، اُفَیْئِسٌ تھا۔

قاعدہ: ٤ (قاعدۂ یَسْئَلُ): اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اُس کا ساکن سوائے مدّہ زائدہ اور نون انفعال اور یائے تصغیر کے ہو تو جائز ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ حذف کریں، جیسے: یَسَلُ، شَیٌ، ضَوٌ، قَدَ فْلَحَ کہ اصل میں یَسْئَلُ، شَیْءٌ، ضَوْءٌ، قَدْ أَفْلَحَ تھا۔

قاعدہ: ٥ (قاعدۂ اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَاناً): اگر دو ہمزہ میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو موافقِ حرکتِ اول کے بدلنا واجب ہے، جیسے: اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَاناً، اصل میں أَئْمَنَ، أُئْمِنَ، إِئْمَاناً تھا۔

فائدہ: "کُلْ، خُذْ، مُرْ" کہ اصل میں "اُءْ کُلْ، اُءْ خُذْ، اُءْ مُرْ" تھے، قاعدۂ بالا کے مطابق "اُوْ کُلْ، اُوْ خُذْ، اُوْ مُرْ" آنا چاہیے تھا لیکن دونوں ہمزے خلاف قیاس حذف کیے جاتے ہیں، "کُلْ اور خُذْ" میں تو حذف واجب ہے، مگر "مُرْ" کی دو حالتیں ہیں: شروع کلام میں ہمزہ حذف ہوگا اور درج کلام میں باقی رہے گا۔

قاعدہ: ٦ (قاعدۂ جاءٍ): اگر دو ہمزہ متحرک ہوں اور ایک اُن میں مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو "یاء" سے بدلنا واجب ہے، جیسے: جَآءٍ کہ اصل میں "جَاءِءٌ" تھا۔ مگر "أَیِمَّۃٌ" میں - کہ اصل میں "أَئِمَّۃٌ" تھا - یہ قاعدہ جوازی ہے۔

قاعدہ: ٧ (قاعدۂ اَوادِمُ): اگر دونوں ہمزہ متحرک ہوں اور کوئی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو "واو" سے بدلنا واجب ہے، جیسے: "اَوَادِمُ، اُوَمِّلُ" کہ اصل میں "اَءَادِمُ، اُءَمِّلُ" تھا۔

قاعدۂ بالا سے مستثنیٰ حکم: ہمزۂ "أُکْرِمُ" کہ اصل میں "أُءَکْرِمُ" تھا، خلافِ قیاس دوسرا "ہمزہ" حذف ہوا ہے اور باقی تمام صیغوں سے بھی "أُکْرِمُ" کی موافقت کے لیے - گو اُن میں اجتماع ہمزتین نہیں ہے - دوسرے "ہمزہ" کو حذف کیا گیا ہے۔

IDARATUSSIDDEEQ

P.O.DABHEL, DIST. NAVSARI, GUJARAT, INDIA (396415)

CELL & : +91 9913319190 / 9904886188

Email:idaratussiddiq@gmail.com